سانس کی بیماریاں

اور

علاجِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر خالدِ غزنوی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سانس کی بیماریاں

اور

علاجِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر خالد غزنوی

الفیصل
ناشران و تاجرانِ کتب
غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

Marfat.com

615.321 Khalid Ghaznavi, Dr.
Saans ki Bimarian aur Elaj-e-Nabvi/
Dr. Khalid Ghaznavi.- Lahore: Al-Faisal
Nashran, 2014.
382P.

1. Elaj-e-Nabvi I. Title Card.

ISBN 969-503-010-6

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

اپریل2014ء
محمد فیصل نے
آر۔آر پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔

قیمت:-/350روپے

AI-FAISAL NASHRAN
Ghazni Street, Urdu Bazar, Lahore, Pakistan
Phone: 042-7230777 & 042-7231387
http: www.alfaisalpublishers.com
e.mail: alfaisalpublisher@yahoo.com

Marfat.com

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ
1-	باعث تحریر		7
2-	ابتدائیہ	ڈاکٹر مرزا محمد انور	9
3-	باعث تالیف	ڈاکٹر خالد غزنوی	15
○	ناک کی بیماریاں:		19
4-	ناک کی سوزش (مزمن)	CHRONIC RHINITIS	21
5-	ناک کی بدبودار سوزش	CHRONIC ATROPHIC RHINITIS (OZAENA)	23
6-	ناک کی ہڈی کا ٹیڑھا ہونا	DEFLECTED SEPTUM	26
7-	ناک کے اندر مسے (نوامیر الانف)	NASAL POLYPUS	28
8-	نکسیر (رعاف)	EPISTAXIS	31
9-	ناک کی تمام بیماریوں کیلئے علاج نبوی ﷺ		35
○	گلے کی بیماریاں:		39
10-	التہاب حلق (التہاب لوزتین) (گلے پڑنا)	TONSLLITIS	41
11-	گلے کی سوزش	PHARYNGITIS	47
12-	گلے کا پھوڑا	(QUINSY) PERITONSILLAR ABS CESS	55
○	سعال:		67
13-	سعال شدید کھانسی بخار (سانس کی نالیوں کی سوزش)	ACUTE BRONCHITIS	69
14-	پرانی کھانسی - سعال مزمن	CHRONIC BRONCHITIS	77
15-	نمونیہ (ذات الریہ)	PNEUMONIAS	82
16-	سانس کی چھوٹی نالیوں کا نمونیہ	BRONCHIOLITIS. BRONCHOPNEUMONIA	93
17-	سانس کی نالیوں کا پھیل جانا	BRONCHIECTASIS	96

Marfat.com

صفحہ	مندرجات		نمبر شمار
101	EMPHYSEMA	انتفاح الریہ	-18
104	LUNGS ABSCESS	پھیپھڑوں کا پھوڑا	-19
119	LUNGS CANCER	پھیپھڑوں کا سرطان	-20
127	PLEURISY	پلورسی۔(ذات الجنب)	-21
139	DIAGNOSE OF CHEST DISEASES THROUGH X-RAYS	ایکسرے کے ذریعے چھاتی کی بیماریوں کی تشخیص	-22
149		متعدی بیماریاں اور ان سے بچاؤ کے منصوبے:	○
158	EXPANDED PROGRAMME OF IMMUNISATION	حفاظتی ٹیکوں کا پروگرام	-23
169	WHOOPING COUGH	کالی کھانسی (سعال الدیکی)	-24
177	MEASLES	خسرہ (حصبہ)	-24
187	DIPHTHERIA	خناق	-25
198	INFLUENZA	انفلوئنزا (جنگی بخار) کھانسی بخار	-26
208	MUMPS(EPIDEMIC PAROTITIS)	کن پیڑے	-27
216	COMMON COLD (CORYZA)	نزلہ زکام خشام	-28
234	BRONCHIAL ASTHMA	دمہ: ربو۔ ضیق النفس	-29
285	PULMONARY TUBERCULOSIS CONSUMPTION PTHISIS	تپ دق: دق کھانسی بخار تدرن سل	-30
347	PLAGUE	طاعون: (مہاماری) کالی آندھی	-31

Marfat.com

باعث تحریر

قرآن مجید رشدوہدایت اور بیماریوں سے شفاء کا سرچشمہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قد جاء تکم موعظة من ربکم و شفاء لما فی الصدور (یونس)

(تمہارے پاس رب کی طرف سے ہدایت کا ایک خزانہ آیا ہے۔ جس میں سینے میں پائی جانے والی تمام بیماریوں سے شفاء ہے)

اس آیت کریمہ کی رو سے قرآن مجید کو سینے کے تمام مسائل (خواہ وہ عضوی ہوں یا نفسیاتی) کے لئے شفاء کا مظہر قرار دیا ہے۔ لہٰذا کوشش کی گئی ہے کہ یہ کتاب اس آیہ مبارکہ کی طبی تفسیر کی عملی شکل اختیار کرلے۔

Marfat.com

ابتدائیہ

ابتدائے آفرینش سے انسان اپنی صحت اور تندرستی کے بارے میں فکر مند رہا ہے۔ کیونکہ بیماری روزگار میں کمی کا باعث ہوتی تھی۔ بیماریوں کا مطلب بیروزگاری' فصلوں کی خرابی اور موت ہوتا تھا۔ بیمار اگر تندرست بھی ہو جائے تو کمزوری کے باعث گھر میں تنگدستی آ جاتی تھی۔ کسی اچھے بھلے کنبے کا غریب ہو جانا اور ان کے کمانے والے یا اس کے بچوں کی بیماری یا ہلاکت دیوتاؤں کے غضب کا اظہار قرار دیا گیا۔ اس لئے ہر شخص دیوتاؤں کو راضی رکھنے کیلئے زمین پر ان کے نائبوں یعنی معبدوں کے پجاریوں کی خدمت کرتا تھا۔ بھگوان کے مندر میں رکھے گئے کھانے' نقدی اور زیورات بیماریوں سے بچاؤ کے علاوہ اچھی فصلوں اور منافع بخش کاروبار کے ضامن تھے۔

دن رات کی سیوا کے باوجود بیمار ں' قحط اور وبائیں آتی رہیں۔ اس معمے کو حل کرنے کے لئے کپل وستو کے راجکمار سدھارتھ نے 12 برسوں تک جنگلوں میں بھگوان کو یاد کیا اور آخر بھارتی صوبہ بہار کے شہر گیا میں اسے بھگوان کے درشن ہوئے۔ بڑھاپا بیماری اور موت کے خلاف جدوجہد کرنے کیلئے اس نے خود کو مہاتما بدھ قرار دے کر بدھ مذہب کی بنیاد ڈالی۔ اب اس مذہب کو جاری ہوئے دو ہزار سالوں سے زیادہ ہو چکے ہیں' لیکن بدھ مذہب اختیار کرنے کے باوجود لوگ بیمار ہوتے ہیں۔ بڑھاپا ان کو کمزور کرتا ہے اور موت ضرور آتی ہے۔ بدھ نے جس کام کیلئے 12 سال جنگلوں میں گزارے وہ مسئلہ آج بھی اسی طرح کھڑا ہے۔

Marfat.com

45 - 1939 کی جنگ کی تباہ کاریوں اور ہیضہ کی وباء کو بھگوان کے غصہ کا اظہار قرار دے کر ہندوستان کے کئی شہروں میں "ہون" کیے گئے۔ جن میں سینکڑوں پنڈت ہزاروں من دیسی گھی پوتر اگنی میں ڈال کر اشلوک پڑھتے ہوئے دنیا کو اس عذاب سے نجات دلانے کی ناکام کوششیں کرتے رہے۔

بیماریوں سے نجات کیلئے مندروں اور پجاریوں والی ترکیب ناکام ہوتے دیکھ کر مصر، بابل اور بھارت کے پروہتوں نے علم طب کا استعمال شروع کیا۔ انہوں نے اپنی طب کو الہامی قرار دے کر اسے بھگوان کی انسانوں کیلئے عنایت قرار دیا۔ بھگوان برہما نے بیماریوں کے اسباب اور علاج پر ایک لاکھ اشلوکوں پر مشتمل طب کا پورا علم اسنی کمار کو ازبر کروا دیا۔ جن نے بھار دواج سے مل کر عمل طب کی ایک دلچسپ کتاب "شسرت" تصنیف کی۔ اس کے بعد ویدوں اور شاستروں میں بیماریوں کا علاج الہامی صورت میں نازل ہوا، لیکن اڑھائی ہزار سال گزر جانے کے بعد ان کے اکثر نسخے غیر یقینی اور ناقابل استعمال یا مضر صحت پائے گئے۔

بھارتی وید اور ڈاکٹر مل کر ان نسخوں کو پچھلے اسی سالوں سے تبدیل کر کے اس طریقہ علاج کو آریو ویدک نام سے مقدس بنا کر پیش کرتے آئے ہیں لیکن ابھی تک ان کے اپنے لوگ بھی ان پر اعتبار کرنے کو تیار نہیں اور وید بن جانا کسی خاص مالی فائدے کا باعث نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ ابتدائے آفرنیش ہی سے اپنی مخلوق کو آسان اور تندرست زندگی عطا کرنے میں دلچسپی کا اظہار کرتا رہا ہے۔ اس نے ہر ملک ہر قوم اور ہر زبان میں اپنے پیغامبر بھیجے جو لوگوں کو صحت مند زندگی گزارنے کے ساتھ اس کی عبادت کا اسلوب سکھاتے رہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے ادویہ کے اثرات اور فوائد پر علم الادویہ (Pharmacology) کی پہلی کتاب مرتب فرمائی۔ لوگوں کو خوراک کی صفائی کا ادراک دیا گیا۔ اصحاب کہف کا زمانہ قبل از تاریخ سے تعلق تھا۔ وہ بھی اس امر سے آگاہ تھے کہ کھانا اگر خراب ہو تو بیمار کر سکتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے جب اپنے ایک

Marfat.com

ساتھی کو خوراک لینے روانہ کیا تو ہدایت کی کہ

جو بھی صاف ستھرا ملے وہ لے آنا۔

دنیا کے پہلے مسلمان حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے اہل خانہ کو اپنے مذہب کی اہمیت سمجھائی تو اپنے معبود کی صفات میں سے ایک اہم صفت یہ بیان فرمائی۔

واذا مرضت فھو لیشفین (الشعراء)

(میں جب بیمار ہوتا ہوں تو میرا رب وہ ہے جو مجھے شفا کا راستہ دکھاتا ہے)

یہ وضاحت ایک عظیم طبی اہمیت رکھتی ہے۔ بیماری انسان کی اپنی غلطیوں کی وجہ سے ہوتی ہے جبکہ معبود اس سلسلہ میں شفا کا راستہ دکھاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بیماریوں کے علاج کے مسئلہ کو ایک مکمل علم کی صورت دینا چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنی اولاد میں سے اور خدا کے پہلے گھر کے مضافات میں ایک ایسے نبی کی تمنا کی جو لوگوں کو علم اور حکمت سکھائے۔ ان کی دعا قبول ہوئی اور مکہ معظمہ ہی میں ان کی اولاد سے ایک عظیم ہستی پیدا ہوئی جنہوں نے یہ خوشخبری عطا فرمائی۔

ما انزل اللہ داء الا انزل لہ دواء فاذا اصیب الاواء الداء برا باذن اللہ۔
(مسلم)

(اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری نہیں اتاری جس کی دوائی بھی ساتھ ہی اتاری نہ گئی ہو۔ جب دوائی کے اثرات بیماری کی ماہیت کے مطابق ہوتے ہیں تو اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے)

یہ علم العلاج کا ایک بہت بڑا اصول ہے کہ سب سے پہلے بیماری کی نوعیت کو جاننے والا علم Pathology پڑھا جائے۔ پھر ادویہ کے فوائد سے آگاہی کیلئے علم الادویہ پر دسترس حاصل ہو اور تب شفا ہوتی ہے۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ علم کی باقاعدہ تعلیم کے بغیر علاج نہ کیا جائے۔ ساتھ ہی یہ خوشخبری شامل ہے کہ دوا ہر بیماری کی موجود ہے۔ تم اسے تلاش کرنے کی محنت کرو اور خود کو موجد قرار دینے کی خوشی حاصل کرو۔ پھر تاکید فرمائی۔

Marfat.com

من تطبب ولم یعلم منہ الطب قبل ذلک، ھھنو ضامن

(جس نے لوگوں کا علاج کرنے سے پہلے علم الطب کی تعلیم حاصل نہ کی ہو وہ اپنے ہر عمل کا ذمہ دار ہوگا)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسمانی صفائی، لباس کی صفائی اور پاکیزگی، کھانے کے آداب پینے والے پانی کا معیار، بیماریوں کے پھیلاؤ اور ان سے بچاؤ کے بعد بیماریوں کے علاج اور اصول علاج پر ایک مکمل اور مربوط علم عطا فرمایا ہے۔ چونکہ یہ علم وحی الٰہی پر مبنی ہے۔ اس لئے اسی میں کسی غلطی یا نقصان کا کوئی احتمال نہیں۔ اس علم کا مکمل، مفید اور متوثر ہونا بھی اسلام کی سچائی کا ایک ثبوت ہے۔ اس کی افادیت کے پیش نظر ہر دور کے قدر دانوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔

مصطفیٰ احمد التیفاشی رحمۃ اللہ علیہ نے طب النبوی کا پہلا مجموعہ "المسند الشفافی الطب" دوسری صدی ہجری میں مرتب کی اور نویں صدی تک اس موضوع پر سینکڑوں کتابیں مرتب ہوئیں اور آج بھی اسی رفتار سے ہو رہی ہیں۔ کحال ابن طرخان رحمۃ اللہ علیہ اور ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں صحیح معنوں میں طب کی جدید کتابوں کے ہم پلہ اور مد مقابل عملی مشوروں پر مبنی ہیں جن کے نئے ایڈیشن آج بھی شائع ہو رہے ہیں۔

قرآن مجید نے اپنے فوائد ہی سے ایک اہم نکتہ یوں بیان فرمایا ہے۔

قد جاء تکم موعظنہ من ربکم و شفاء لما فی صدور

(یونس)

(تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ہدایت کا ایک سرچشمہ آیا ہے جس میں تمہارے سینے کے مسائل سے شفا ہے)

مجھے اسلام اور اس کی تعلیمات سے وابستگی ایمان کی حد تک ہے لیکن اس آیت کریمہ نے میرے شوق اور دلچسپی کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ میں بنیادی طور پر سینے کے امراض کا معالج ہوں اور میں ان بیماریوں کا علاج کرتا ہوں جن کے لئے آپریشن

معالجات میں ہمارا موجودہ اور جدید علم ضرورت کے مطابق نہیں۔ اس میں سینکڑوں خامیاں ہیں اب تک کی صورت حال یہ ہے کہ ہم ہر مسئلے کیلئے یوروپ سے حل کی توقع کرتے ہیں۔

قرآن مجید یہ نوید دیتا ہے کہ وہ سینے کے مسائل سے شفاء ہے۔ اس یقینی بشارت کے بعد ہمارا یہ فرض بن جاتا ہے کہ اس کی مدد سے امراض صدر کا علاج تلاش کریں۔

میرے دوست ڈاکٹر خالد غزنوی نے اس اہم مسئلہ کو توجہ دی ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ سینے کی بیماریوں کے علاج میں دکھی انسانیت کیلئے کوئی مفید اور قابل عمل راستہ دکھائیں گے۔

سینے کی اکثر بیماریاں مریض کے قریب سانس لینے سے یا Droplet Infection کے ذریعہ ہوتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

واذا کلم المجنوم و بینک و بینہ' قدر رمح او رمحین

(جب تم متعدی بیماریوں کے مریضوں سے بات کرو تو اپنے اور ان کے درمیان ایک سے دو تیر کے برابر فاصلہ رکھا کرو)

Droplet Infection سے بچنے کی یہ ترکیب سینے کی آدھی بیماریوں سے بچاؤ کا باعث ہو سکتی ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ ڈاکٹر غزنوی نے ان بیماریوں سے بچاؤ اور علاج کے تمام طریقے بیان کر دیئے ہیں۔ خدا کرے کہ لوگ ان سے استفادہ کریں' کیونکہ یہ سب یقینی ہیں۔

ڈاکٹر مرزا محمد انور

ایم بی بی ایس' ایم سی پی ایس ایف سی پی ایس

چیسٹ سرجن

ہیڈ آف چیسٹ سرجری

میو ہسپتال لاہور

Marfat.com

باعث تالیف

بیماریوں سے شفا دینے کی قوت اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہ ان سے نجات دیتا ہے یا شفا کا راستہ دکھاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس باب میں دو اہم انکشاف فرمائے۔

- ○ بیماری میری اپنی غلطی سے ہوتی ہے۔ میرا رب وہ ہے جو مجھے اس سے نجات کی راہ دکھاتا ہے۔
- ○ شفا دینا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ یہ شفا وہ طبیب کے ذریعہ ارسال کرتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نکات کو واضح فرماتے ہوئے علاج کے اور اہم اصول مرحمت فرمائے۔

- ★ اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری نہیں اتاری۔ جس کے ساتھ میں شفا موجود نہ ہو۔
- ★ جب مرض کی نوعیت کے مطابق دوا کے اثرات مرتب ہو جائیں تو اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے۔ یعنی کہ معالج کیلئے مرض کی ماہیت اور دوا کے اثرات سے واقف ہونا ضروری ہے۔
- ★ جس نے علم طب کی باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی وہ بیماریوں کا علاج نہ کرے۔ اگر وہ ایسا کرے تو وہ اپنے ہر فعل پر گرفت میں لیا جائے۔
- ★ معالج کا کام مریض کو اطمینان دلانا ہے۔ مریض کا علاج وہ کرے گا

جس نے اسے تخلیق کیا ہے۔

- ★ ایسی ادویہ استعمال نہ کی جائیں جن کے برے اثرات بھی ہوں۔
- ★ کسی حرام چیز میں اور منشیات میں شفا نہیں ہے۔ یہ بذات خود بیماری ہیں۔
- ★ جسم کی قوت مدافعت بڑھانے پر توجہ دی جائے۔ اور مریض کو عام حالات میں فاقہ نہ دیا جائے۔
- ★ مریض کو وضو' نماز' روزہ اور دوسرے فرائض میں رعایت حاصل ہے۔
- ★ بیماری کی اذیت مریض کے گناہوں کو کم کرتی ہے۔ مریض کی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ اس سے مریض کو حوصلہ افزائی اور تکلیف کو برداشت کرنے کی ہمت پیدا ہوتی ہے۔
- ★ زخموں کو جلانا یا Cautery درست علاج نہیں۔
- ★ زخموں کو کھلے پانی سے دھو کر ان سے غلاظت کو دور کیا جائے اور مریض کو Surgical Shock سے نجات دلائی جائے۔
- ★ مریض کو تفکرات میں مبتلا نہ ہونے دیا جائے۔ لوگ اس کی عیادت کے لئے جائیں اور اس کا حوصلہ بڑھائیں۔

قرآن مجید نے خود کو شفا کا مظہر قرار دیا ہے۔ ہمارے موجودہ موضوع کے بارے میں ارشاد باری ہے۔

یایہا الناس قد جاء تکم موعظة من ربکم و شفاء لما فی الصدور' و ھدی و رحمة للمومنین۔

(یونس- 57)

(اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ہدایت کا ایک سرچشمہ آیا ہے' اور اس میں سینے کے اندر پائے جانے والے مسائل سے شفاء ہے' اور یہ تمہارے

Marfat.com

رب کی طرف سے سیدھے راستے کی نشان دہی کرتا ہے' اور ایمان اور یقین رکھنے والوں کے لئے رحمت کا باعث ہے)

قرآن مجید نے خود کو سینے کی تمام بیماریوں کیلئے شفا اور رحمت کا ذریعہ ہے۔ قرآن مجید سے فائدہ اٹھانے کا نسخہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرماتے ہیں۔

ان کے ارشاد گرامی کو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ یوں بیان فرماتے ہیں۔

علیکم بالشفائین: العسل والقرآن۔

(ابن ماجہ۔ الحاکم)

(تمہارے لئے شفا کے دو مظہر ہیں۔ شہد اور قرآن)

قرآن مجید ہی نے شہد کو شفا کا ذریعہ قرار دیا' اور اس ارشاد نبویؐ میں قرآن سے شفا حاصل کرنے اور اس میں مذکور چیزوں سے فائدہ اٹھایا جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ ایک مریض کی بیماری کے سلسلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے علاج کی ایک اہم ترکیب بیان فرماتی ہیں۔

اعالجھا بکتاب اللہ (اس کا علاج اللہ کی کتاب سے کیا جائے)

قرآن مجید سے شفا حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں۔

- اسے پڑھ کر اس سے برکت حاصل کی جائے۔ جیسے کہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بچھو کے ڈنگ سے تڑپنے والے پر سورۃ الفاتحہ پڑھ کر اسے تسکین مہیا کی۔
- قرآن مجید نے معالجات میں شہد' زیتون کا تیل' کھجوریں' کیلا' انجیر' بارش کے پانی' ادرک' یاقوت اور کستوری کے علاوہ متعدد چیزوں کا تذکرہ کیا ہے جن سے شفا حاصل کی جاسکتی ہے۔

یہ ایک کوشش ہے کہ سانس کی بیماریوں کے علاج میں جو کچھ میری دانست میں آیا اسے پیش کروں۔ جوں جوں معلومات میں اضافہ ہوگا انشاء اللہ اگلے ایڈیشنوں میں ان کا اضافہ بھی ہوتا رہے گا۔

Marfat.com

یہ ایک مشکل کام تھا جسے فرد واحد کے لئے مکمل کرنا ممکن نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرما کر اتنی ہمت عطا کی اور ذرائع مہیا کئے کہ علم العلاج کا یہ مجموعہ پیش ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دنیاوی وسائل میں دین اور دنیا کے علماء کو میری امداد پر مامور فرمایا۔

میڈیکل کالج کے استادوں میں پروفیسر غلام رسول قریشی' پروفیسر معاذ احمد' پروفیسر شہباز منیر راجہ' میو ہسپتال کے چیسٹ سرجن ڈاکٹر انور مرزا نے ہمہ وقت معلومات مہیا کیں۔ T B پر ریسرچ کے ادارہ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر آفتاب حسین بھٹی نے ہمارے لئے مریضوں کے ٹیسٹ کئے۔

ڈاکٹر رشید قاضی' پروفیسر افتخار احمد صاحبان نے لیبارٹریوں کی رپورٹیں مہیا کیں۔

عزیزی محمود نے ایکسرے اکٹھے کئے۔

پاکستان بائبل سوسائٹی کے پادری حنیف حنوک صاحب نے کتاب مقدس سے حوالے مہیا کئے۔

کتاب کی ابتداء ایک بزرگ نے اپنے دست مبارک سے فرمائی اور جناب محمد فیصل خان صاحب' محمد ظہیر الاسلام خان اس کے پروف دیکھنے اور چھاپنے میں اپنے کام چھوڑ کر مصروف رہے۔

ان صاحبوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے علم پھیلانے اور ایک مبارک علاج کو لوگوں تک پہنچانے کے اس کار خیر میں میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

خالد غزنوی

42 حیدر روڈ۔

اسلام پورہ۔ لاہور

ناک کی بیماریاں

Marfat.com

ناک کی سوزش

(مزمن)

CHRONIC RHINITIS

پرانا زکام

ناک میں سوزش کی ابتدائی قسم زکام ہے۔ زکام جب پرانا ہو جائے یا بار بار ہوتا رہے تو یہ پرانا زکام بن جاتا ہے۔ ناک کبھی بہنے لگتی ہے اور کبھی بند ہو جاتی ہے۔

زکام زیادہ دنوں نہیں چلتا، لیکن مریض کی جسمانی حالت خراب ہو یا کمزوری کر دینے والی بیماریوں کا شکار ہو تو اس کا سلسلہ دراز ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ ذیابطیس، جوڑوں کی بیماریاں، گردوں کی خرابی، ناک اور گلے میں مسلسل سوزش کی وجہ سے آس پاس کے دوسرے آلات میں سوزش چلی جاتی ہے اور زکام ناک کی ہڈی کی خرابی یا Sinusitis یا حلق کی سوزش کی وجہ سے بھی جاری رہتا ہے۔

علامات

عام قسم کی سوزش میں ناک بہتا ہے۔ کبھی وہ بند ہو جاتا ہے۔ لیٹنے پر ناک میں

Marfat.com

رکاوٹ زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ مریض جب لیٹتا ہے تو ناک کا بالائی حصہ کھل جاتا ہے' لیکن نیچے والا بند ہو جاتا ہے۔ ناک سے نکلنے والا مواد مختلف شکلوں کا ہو سکتا ہے۔ کبھی کبھی ناک کا مواد سامنے سے نکلنے کی بجائے پچھلی طرف گلے میں گرتا ہے۔ مریض شکایت کرتے ہیں کہ نزلہ گلے میں گرتا ہے۔

بیماری اگر پرانی ہو جائے تو ناک کی جھلیاں بڑھ جاتی ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ سکڑ کر اندر کی ہیئت کو خراب کر دیتی ہیں اور رکاوٹ ایک مستقل اذیت بن جاتی ہے۔ ناک میں تکلیف کے ساتھ سردرد ایک روز مرہ کی شکایت بن جاتی ہے۔

علاج

عام طور پر ناک میں ڈالنے والی ادویہ تجویز کی جاتی ہیں۔ ہسپتالوں میں Argyrol with 1/2 % Ephedrine 5 % لگانا بڑا مقبول ہے۔ اس محلول میں پٹی کا ٹکڑا بھگو کر ناک کے اندر داخل کر دیا جاتا ہے۔ اسے وہاں ایک گھنٹہ رکھنے کے بعد نکال لیا جاتا ہے۔

مریض کو دھوئیں والے مقامات' سگریٹ اور شراب نوشی سے احتراز کرنا چاہیے اور اس کی عمومی صحت کو بہتر بنانے پر مناسب توجہ دی جائے۔

جراثیم کش ادویہ کے علاوہ مریضوں کو ناک کی رطوبت سے ویکسین بنانے کا مشورہ اکثر دیا جاتا ہے۔ اس ویکسین سے فائدہ حاصل کرنے والوں کی تعداد 20 فیصدی سے زائد نہیں ہوتی۔ طب نبوی میں زکام والا علاج مفید ہے۔

Marfat.com

ناک کی بدبو دار سوزش

OZAENA

CHRONIC ATROPHIC RHINITIS

یہ ناک کی ایک مزمن بیماری ہے جو سالوں چلتی ہے۔ اس میں سانس سے بدبو آتی ہے۔ نتھنے چوڑے ہو جاتے ہیں۔ اندر کی جھلیاں اور ہڈیاں گل جاتی ہیں اور ناک میں مسلسل تکلیف رہتی ہے۔

بیماریوں کے اسباب اور علاج میں وسیع پیمانے پر پیش رفت کے باوجود اس کا سبب معلوم نہیں ہوسکا۔ عام طور پر مریضوں میں یہ کیفیات بھی ہوتی ہیں۔ اس لئے ان پر سبب ہونے کا شبہ بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن صورت حال ہر مریض میں مختلف ہوتی ہے۔

1- بیماری کا آغاز نوجوانی میں ہوتا ہے۔

2- عورتیں زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔ اکثر اوقات یہ بیماری خاندانوں میں وراثت کی شکل میں چلتی ہے۔

3- کچھ علاقوں کے لوگ اس کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ جیسے کہ امریکی حبشی، جزائر شرق الہند میں انڈونیشیا، سنگاپور کے باشندے۔

Marfat.com

4- تپ دق اور آتشک کے مبتلا اس کا زیادہ شکار ہوتے ہیں' ممکن ہے کہ یہ ان کی اقسام میں سے بھی ہو۔

5- مریضوں کی اکثریت غذائی کمی کا شکار۔ غربت اور افلاس کے ماروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ کبھی کبھی کمزور کر دینے والی جسمانی بیماریاں بھی شامل ہوتی ہیں' جیسے کہ ذیابطیس' گنٹھیا اور ایڈز۔

6- ناک کی جھلیوں اور رطوبتوں سے اگرچہ کئی قسم کے جراثیم ملے ہیں' لیکن ان میں سے کسی ایک کو بیماری کا سبب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ حال ہی میں جراثیم کی ایک نئی قسم ایسے مریضوں کی ناک سے ملی ہے جسے Ozaina Bacilius کا نام دیا گیا ہے۔ اس پر عام جراثیم کش دواؤں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

7- اکثر مریضوں کے Adenoids اور Sinusitis بھی خراب ہوتے ہیں۔ ان میں مسلسل سوزش جھلیوں میں انحطاطی تبدیلیوں کا باعث بن جاتی ہے۔

8- اکثریت میں کسی قسم کا کوئی سبب نہیں ملتا۔

علامات

بیماری کا آغاز فوری نہیں ہوتا۔ اکثر مدتوں سے پرانے زکام' کھانسی اور ناک میں چھلکوں کی شکایت کرتے ہیں۔

ایک نوجوان خاتون ڈاکٹر کے پاس آ کر شکایت کرتی ہے کہ وہ سالوں سے زکام میں مبتلا ہے۔ ناک کا اندرونی حصہ چھلکوں سے بھرا رہتا ہے۔ کبھی کبھی خون بھی نکلتا ہے۔ سر درد رہتا ہے۔ گلا خشک ہو جاتا ہے جس سے خراش ہوتی اور بار بار پانی پینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ نتھنے چوڑے ہو جاتے ہیں۔ سانس سے بدبو آتی ہے۔ اس لئے لوگ پرے ہٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پنجابی میں اس قسم کی ایک کیفیت کو " بغل

Marfat.com

گندھ " کہتے ہیں۔

نتھنوں کے چوڑے ہونے کے ساتھ ناک کا ابتدائی حصہ (کوٹھی) بیٹھ جاتی ہے۔ ناک میں چھلکوں کی کثرت مکھیوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہے۔ جس سے ناک میں کیڑے بھی پڑ سکتے ہیں۔

علاج

اس بیماری سے مکمل شفا حاصل کرنے کا طریقہ موجود نہیں۔ تکلیف کو کم کرنے کیلئے صبح، شام Liquid Paraffin ڈالی جاتی ہے۔ تکلیف اگر زیادہ ہو تو پٹی کے چھوٹے سے ٹکڑے کو پیرافین میں بھگو کر ناک کے اندر رکھ لیا جائے۔ اس عمل سے تمام چھلکے آسانی سے اتر جاتے ہیں۔

گرم پانی میں سوڈا بائی کارب گھول کر اس مرکب کو ناک میں ڈالنے سے چھلکے نرم ہو کر اتر جاتے ہیں۔

25% گلوکوس کے محلول میں گلیسرین ملا کر اسے ناک میں بار بار ڈالنے سے ناک نرم ہو جاتی ہے اور چھلکے آسانی سے اتر جاتے ہیں۔

ناک کے اندر کی تخریب کاریوں کو ختم کرنے کے لئے متعدد اپریشن بھی کئے گئے ہیں۔ جن کی کامیابی مشتبہ رہی۔ حال ہی میں شیفیلڈ کے پروفیسر ینگ نے ایک مشکل اپریشن ایجاد کیا ہے۔ وہ ایک نتھنے کو لیتا ہے۔ اس کے اندر کی جھلیاں کھرچنے کے بعد وہ اس کو بند کر دیتا ہے۔ مریض ایک ماہ تک منہ سے اور ایک نتھنے سے سانس لیتا ہے۔ ایک ماہ کے بعد پہلا نتھنا کھول دیا جاتا ہے اور ایک ماہ کیلئے دوسرے نتھنے کو اندر سے چھیل کر بند کر دیا جاتا ہے۔ اس کا دعوی ہے کہ اس طرح دونوں اطراف ہمیشہ کیلئے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ جبکہ طب نبوی سے یہ ضرورت چند دنوں میں پوری ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

ناک کی ہڈی کا ٹیڑھا ہونا

DEFLECTED SEPTUM

ناک کے کسی ڈاکٹر کے پاس آج تک ایسا کوئی مریض نہیں گیا جس کی ناک کی ہڈی کو ٹیڑھا قرار نہ دیا گیا ہو۔

ایک ڈاکٹر دوست کے ناک کان کے ایک ماہر کے ساتھ ذاتی مراسم بھی زیادہ تھے۔ ایک روز ڈاکٹر صاحب کھانسی زکام میں مبتلا ہو کر اپنے دوست کے پاس گئے۔ گلے کے علاج کے بعد ان کی ناک کی ہڈی ٹیڑھی پائی گئی اور اپریشن کا مشورہ عطا ہوا۔

انہوں نے ماہر فن کو بتایا کہ ان کی عمر 50 سالوں سے زائد ہے۔ اس طویل عرصہ میں کبھی کبھی معمولی زکام کے علاوہ ان کو ناک میں کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ پھر یہ خم کب اور کیسے آ گیا؟

کہا جاتا ہے کہ یہ کیفیت کسی چوٹ کے بعد ہوتی ہے۔ عین ممکن ہے کہ مریض چوٹ بھول گیا ہو اور ہڈی میں خم آ گیا۔

Marfat.com

ناک میں رکاوٹ، ناک اکثر بند رہتا ہے۔ گلے میں سوزش، چہرے اور کانوں میں درد، سونگھنے کی قوت کم ہو جاتی ہے۔ منہ کا ذائقہ خراب رہتا ہے۔ کبھی کبھی نکسیر آ سکتی ہے۔ ناک کی جھلیاں کمزور ہو کر سکڑ جاتی ہیں۔

علاج

اس کا بہترین علاج ایک اپریشن ہے۔ جسے S M R کہتے ہیں - سنا ہے کہ اس اپریشن سے مریض ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ایسا ہی ہوتا ہو۔ مگر ہم نے کسی کو کبھی شفایاب ہوتے نہیں دیکھا۔

حال ہی میں ایک T V پروگرام میں لوگوں نے ناک کے ایک ڈاکٹر صاحب سے اس اپریشن کے بارے میں سوالات کئے۔ ایک مریض کو شکایت تھی کہ اس کا اپریشن بھی برائے نام ہوا اور اسے تکلیف بدستور موجود ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اسے سمجھایا کہ اپریشن کا کمال یہ ہے کہ مریض کو احساس نہ ہو۔ اگر تکلیف برقرار رہے تو وہ پھر سے اپریشن کروائے۔

Marfat.com

ناک کے اندر مسے

نواصیر الانف

NASAL POLYPUS

ناک میں کبھی کبھار لمبی لمبی غدودیں نکل آتی ہیں جن کو نواصیر کہتے ہیں۔ یہ ناک کو بند کر دیتی ہیں۔

صحیح معنوں میں ان کا سبب کسی کو بھی معلوم نہیں، لیکن الرجی، ناک میں بار بار کی سوزش۔ Sinusitis پرانے زکام کو ان کا باعث قرار دیا جاتا ہے۔ جن کی ناک کے سوراخ چوڑے نہ ہوں اور ان کو بار بار ناک صاف کرنی پڑے تو دباؤ سے جھلی کے کچھ حصے باہر نکل آتے ہیں۔ یہ نوجوان مردوں کی بیماری ہے۔ جس میں وراثت کا بھی کچھ تعلق ہے۔ کیونکہ یہ ایک ہی خاندان کے متعدد افراد میں بیک وقت دیکھی جا سکتی ہے۔ عورتوں میں بہت کم ہوتی ہے۔

علامات

ابتدا میں کوئی علامت نہیں ہوتی، لیکن مسہ جب بڑھتا ہے اور وہ ناک کو بند کر

Marfat.com

دیتا ہے تو مریض کو تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ ناک میں رکاوٹ کا احساس ہوتا ہے۔ ناک سے گاڑھی لیسدار رطوبت نکلتی رہتی ہے۔ بیماری کے باعث اگر الرجی ہو تو ناک سے نکلنے والا مادہ پتلا لیکن مقدار میں بہت زیادہ ہوتا ہے۔

سونگھنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔ سر میں درد رہتا ہے۔ یاداشت خراب ہونے لگتی ہے اور کسی چیز پر توجہ دینے میں مشکل پیش آتی ہے۔ ناک کی شکل مینڈک کی سی ہو جاتی ہے۔

سماعت کم ہوتی معلوم دیتی ہے اور کانوں میں سائیں سائیں کی آوازیں آتی ہیں۔

علاج

مرض کے ابتدائی مدارج میں کسی خاص علاج کی ضرورت نہیں۔ ناک بند ہونے سے اگر تکلیف محسوس ہوتی ہو تو ناک سے حساسیت کو کم کرنے والے یا سوزش کو رفع کرنے والی دوائیں ڈال کر گزارا کیا جا سکتا ہے۔ حساسیت اگر زیادہ ہو تو دافع حساسیت ادویہ یا وہ ادویہ جن کا زکام کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے کھانے کو دی جاتی ہیں۔

اس بیماری کا صحیح علاج اپریشن ہے۔ اکثر مریضوں کو اپریشن کے بعد یہی تکلیف دوبارہ ہو جاتی ہے۔

طب نبوی

ناک کی بیماریوں کا مکمل علاج اس باب کے آخر میں تفصیل سے مذکور ہے، لیکن اس کیفیت کیلئے چند اہم باتیں پھر سے پیش ہیں۔

1- ابلتے پانی میں بڑا چمچہ شہد، خالی پیٹ، صبح، شام۔

2- بڑا چمچہ زیتون کا تیل۔ سوتے وقت

3- زیتون اور کلونجی کا مرکب صبح۔ شام ناک میں ڈالا جائے۔ یہ بہت مفید ہے۔

Marfat.com

4- مروا (مرز بخوش) کے پتے ابال کر صبح۔ شام ناک میں ڈالے جائیں یا اس کا ایک گھونٹ شہد میں ملا کر صبح۔ شام پیا جائے۔

5- بار بار پیدا ہونے والے مسوں کو روکنے کیلئے۔

قسط شریں	110 گرام
حب الرشاد	15 گرام
میتھرے	4 گرام

اس مرکب کو باریک پیس کر اس کے 4 گرام صبح۔ شام پانی کے ساتھ کھانے کے بعد' کافی مدت کھائے جائیں۔

Marfat.com

نکسیر (رعاف)

EPISTAXIS

ناک سے خون بہنے کی یہ کیفیت بذات خود بیماری نہیں بلکہ دوسری متعدد بیماریوں کی علامت ہے۔ ناک کی کچھ بیماریاں ایسی ہیں جن سے خون بہ سکتا ہے۔ جن میں یہ اہم ہیں۔

1- باہر سے گھسی ہوئی کوئی چیز۔

2- ناک کے اندر یا باہر کی چوٹ' ناک پر براہ راست زخم کے علاوہ منہ کے بل گرنا۔

3- وہ تمام کیفیات جن میں خون کی نالیاں پھیل جاتی ہیں۔

4- ناک میں اندر ہونے والی رسولیاں۔ نوامیر۔

5- ناک میں پرانی سوزش کے باعث چھلکوں میں کیڑے پڑ جانا۔

کچھ جسمانی بیماریاں ایسی ہیں جن میں نکسیر آ سکتی ہے۔

1- خطرناک قسم کی متعدی بیماریاں جیسے کہ خسرہ' تپ محرقہ خناق اور چیچک۔

2- بخار اگر شدت سے ہو تو اکثر اوقات نکسیر آ جاتی ہے۔

Marfat.com

3- جسمانی بیماریوں میں یرقان، جگر، گردوں اور دل کی بیماریوں میں نکسیر آتی رہتی ہے۔

4- بلڈ پریشر میں زیادتی۔

5- خون کی بیماریاں، خون کا سرطان۔

6- زیادہ بلندی سے چھلانگ لگانے یا سمندروں کی تہہ میں زیادہ گہرائی تک جانے سے یہ حادثہ ہو سکتا ہے۔

پروفیسر لطیف ملک نے عمر کے مطابق نکسیر کو یوں قرار دیا ہے۔

بچوں میں	ناک اور حلق کی سوزش اور رکاوٹیں
بڑوں میں	متعدد اسباب
بوڑھوں میں	بلڈ پریشر کی زیادتی

علاج

ناک سے خون بہتے دیکھنا مریض اور آس پاس کے لوگوں کیلئے بھی بڑا وحشت ناک منظر ہوتا ہے۔ مریض کا گھبرا جانا ایک لازمی نتیجہ ہے اس بیماری کے اسباب پر توجہ دینے کی بجائے اہم ترین مسئلہ خون بہنے کو روکنا قرار دیا جائے۔

ایک مشہور ترکیب ہے کہ مریض کے سر پر پانی ڈالا جائے۔ اس طرح پانی ڈالنے کے ساتھ مریض کی ناک پر برف کے پانی کی پٹی رکھی جائے تو زیادہ مفید ہوتی ہے۔ اکثر اوقات اتنی سی کوشش سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد یہ معلوم کیا جائے کہ یہ حادثہ کیوں پیش آتا ہے۔

سب سے پہلے مریض کو تسلی دی جائے۔ کیونکہ خون بہنے سے ایک اچھے بھلے شخص کا بلڈ پریشر بھی گر سکتا ہے۔ تسلی اور اطمینان دلانے کے بعد اسے کوئی ٹھنڈا

Marfat.com

مشروب گھونٹ گھونٹ کر کے پلایا جائے۔ آئس کریم زیادہ پسند کی جاتی ہے۔ طب یونانی میں اس عمل کو بترید کہتے ہیں۔

جریان خون کو ٹھنڈے پانی سے روکنے کی ترکیب تاریخ طب میں سب سے پہلے جنگ احُد میں دیکھنے میں آئی - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے' ناک' سر اور منہ سے خون بہنے کو روکنے کے لئے پانی استعمال کیا گیا۔

پانی ڈالنے اور برف رکھنے کے باوجود بھی خون اگر بند نہ ہو تو ناک کو دو انگلیوں میں پکڑ کر اسے دبا دیا جائے اور مریض منہ کے راستے سانس لیتا رہے۔ مریض برف چوستا رہے۔ سر اور گردن پر برف کے پانی کی پٹیاں مسلسل لگانے سے خون بند ہو جاتا ہے۔

جن مریضوں کو بار بار نکسیر آتی ہے ان کے ناک میں حساس حصوں کو بجلی سے جلا دیا جاتا ہے۔

دوسری صورت میں کوکین یا ADRENALINE - LIGNOCAINE کے محلول میں پٹی بھگو کر اسکے ناک میں داخل کر دیتے ہیں۔ یہ عمل بار بار کیا جاتا ہے۔

نکسیر اگر بار بار پھوٹتی رہے تو مسئلہ ادویہ سے حل نہیں ہوتا۔ مریض کو ہسپتال لے جانا ضروری ہو جاتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ مرض کی بنیادی وجہ تلاش کی جائے۔ جیسے کہ بلڈ پریشر۔

طب نبوی

غزوہ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے' سر اور ہونٹوں پر زخموں کی وجہ سے خون بہہ رہا تھا۔ حضرت علیؓ اپنی ڈھال میں بار بار پانی لاتے گئے اور حضرت فاطمتہ الزہرہؓ ان زخموں کو دھوتی رہیں۔ اس کی بدولت ان سے سوزش کا امکان دور کر دیا گیا۔

Marfat.com

Histamine کی وجہ سے ہونے والے صدمہ (Surgical Shock) کو دور کر دیا جاتا۔ گیا۔ اور بعد کی تکالیف کی پیش بندی ہو گئی۔

سر اور چہرے کے زخموں سے خون بند کرنے کے لئے بعد میں بوریا جلا کر ان کو بند کر دیا گیا۔ یہ ایک قابل تقلید نسخہ ہے۔

مرزنجوش کے پتے ابال کر ان کا پانی گھونٹ گھونٹ پینے اور ناک میں مسلسل ڈالتے رہنے سے خون کی نالیاں اپنی اصلی حالت میں لوٹ آتی ہیں۔

جن مریضوں کو بار بار نکسیر آتی ہے وہ کلونجی اور زیتون کا تیل ملا کر ابال کر چھان لیں۔ صبح، شام ناک میں ڈالیں۔

کمزوروں کے لئے شہد اور ناک کی جھلیوں کی تندرستی کے لئے زیتون کا تیل مفید ہیں۔

ناک کی تمام بیماریوں کیلئے علاج نبوی

ناک کی اکثر بیماریوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کے جدید علاج میں تقریباً" یکساں طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ ہڈی کے ٹیڑھے ہونے اور ناک میں غدودیں نکل آنے یعنی Polypus کا علاج اپریشن بتایا جاتا ہے۔ غدودوں کے لئے اپریشن عام طور پر کئی مرتبہ کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ پھر سے پھوٹ پڑتے ہیں۔ جملہ معالجات پر نظر ڈالیں تو ایک دفعہ ناک میں تکلیف ہونے کے بعد علاج کا ایک لمبا اور مہنگا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ طب نبوی ان تمام مسائل کا آسان' سادہ اور کم خرچ حل ہونے کے ساتھ یقینی علاج مہیا کرتی ہے۔

1- ناک کی تمام بیماریوں میں بڑا چمچہ شہد' صبح نہار منہ اور عصر یا سوتے وقت ابلتے پانی میں ملا کر چائے کی طرح گرم گرم پیا جائے۔

2- سوتے وقت بڑا چمچہ زیتون کا تیل۔ بہتر ہے کہ یہ سپین کا نہ ہو۔ اکثر مریضوں کو زیتون کا تیل پینے کے بعد ہفتہ بھر میں شفا ہو جاتی ہے۔

ناک میں لگانے کیلئے طب جدید میں لیکوئیڈ پیرافین کے مرکبات کے علاوہ ناک میں ڈالنے والی مرکب ادویہ آتی ہیں۔ جن سے وقتی فائدہ ضرور ہوتا ہے لیکن کچھ عرصہ بعد ان ہی سے تکلیف ہو جاتی ہے۔ طب یونانی میں روغن گل بڑا مقبول ہے۔

Marfat.com

زکام کے علاج میں کلونجی اور زیتون کے تیل کا مرکب مفید بیان کیا گیا ہے۔ ایک چمچہ کلونجی پیس کر اس میں 14 - 12 چمچے زیتون کا تیل ملا کر اسے 5 منٹ ابال کر چھان لیا جائے۔ یہ تیل صبح۔ شام ناک میں ڈالا جائے۔

ناک میں ڈراپر سے ڈالنے کی بجائے یہ تیل اگر دن میں 3 - 2 مرتبہ روئی یا انگلی سے لگا دیا جائے تو بھی چھلکے وغیرہ اتر جاتے ہیں۔

" ہمارا ذاتی تجربہ ہے کہ ناک کی بیماریوں میں زیتون کا تیل پینے اور لگانے سے مرض چند دنوں میں جاتا رہتا ہے۔

ناک کی ٹیڑھی ہڈی (اگر کسی حادثہ کی وجہ سے نہ ہو) اور بڑھی ہوئی غدودوں کے لئے کلونجی اور تیل کا مرکب فوائد میں بے مثال ہے۔

3- غدودوں کے لئے ناک میں تیل ڈالنے کے ساتھ یہ نسخہ مفید ہے۔

قسط شیریں	100 گرام
برگ کاسنی	5 گرام
میتھرے	5 گرام پیس لیں۔

ان سب کو ملا کر پیس لیں۔

اس مرکب کا ایک چھوٹا چمچہ صبح، شام کھانے کے بعد سوزش سے ہونے والی ناک کی تمام بیماریوں میں مفید ہے۔

ناک کے ساتھ اگر سینہ میں بلغم بھی ہو تو اس نسخہ میں 10 گرام حب الرشاد کا اضافہ کر دیا جائے۔ حساسیت زیادہ ہو تو 15 گرام کلونجی شامل کر دی جائے۔ میتھرے اصل میں میتھی کے بیج ہیں۔ جدید تحقیقات کے مطابق یہ کاڈ لور آئیل کے تمام فوائد کے حامل بھی ہیں۔ چونکہ ان میں وٹامین A بھی شامل ہے۔ اس لئے میتھرے کی موجودگی ناک سے لے کر سینے کے اندر تک کی جھلیوں کی حفاظت کرے گی۔ آنکھوں

Marfat.com

کی کورشبی چونکہ وٹامن A کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس لئے میتھرے سانس کی نالیوں کے ساتھ آنکھوں کی حفاظت بھی کرتے ہیں۔

انگلستان سے کھانسی کیلئے ایک شربت Syrup of wild cherry کے نام سے آیا کرتا تھا۔ یہ جنگلی کاسنی کا شربت تھا۔ جو سانس کی نالیوں کو تندرست رکھنے میں بڑا مفید تھا۔

گلے کی بیماریاں

Marfat.com

گلے کی سوزش

التہاب لوزتین گلے پڑنا

(TONSI LITIS)

زبان کی پچھلی طرف حلق میں دونوں طرف چھوٹے گلینڈ ہوتے ہیں۔ یہ گلے سے پھیپھڑوں کو جانے والے جراثیم کو روکنے والے سنتری ہیں۔ جراثیم کو آگے جانے سے روکتے روکتے یہ خود متورم ہو جاتے ہیں۔

وہ حالات اور اسباب جو گلے میں سوزش کا باعث ہوتے ہیں وہ ان میں بھی سوزش کا باعث ہو سکتے ہیں۔ حقیقت میں یہ حلق کی سوزش کا حصہ ہیں۔ یہ سوزش عام طور پر بچپن سے 30 سال کی عمر کے دوران کسی وقت بھی ہو سکتی ہے۔ کہتے ہیں کہ تنگ و تاریک مکانات میں رہنے والے کمزور بچے اس کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ حالانکہ ہم نے جتنے بھی بچے دیکھے وہ کھاتے پیتے گھرانوں سے تعلق رکھتے تھے۔ ان میں سے کسی کو بھی غذائی قلت کی کوئی تکلیف نہ تھی۔ وہ کوٹھیوں میں رہتے تھے اور ان کے بیمار ہونے میں جسم کی قوت مدافعت میں کمی کا کوئی مسئلہ نہ تھا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ منہ میں گندی چیزیں ڈالتے رہنے۔ فیڈر اور چوسنی کے

استعمال سے جراثیم کی معقول تعداد گلے میں مسلسل جاتی رہتی ہے۔ یہ گلینڈ جب جراثیم کی ان یلغاروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو ورم کر جاتے ہیں۔

بچوں کو فیڈر سے دودھ پلانا بھی شان کا مظاہرہ بن گیا ہے۔ ہم نے 6-7 سال کے بچوں کو بھی فیڈر پیتے دیکھا ہے۔ یہ گلے اور پیٹ کو خراب کرنے میں لاجواب ہے۔

علامات

بیماری کی ابتدا گلے میں گرانی کی کیفیت سے ہوتی ہے۔ بچہ بار بار اپنا تھوک نگلتا ہے۔ گلے میں درد ہوتا ہے۔ یہ درد کانوں میں بھی محسوس ہوتا ہے۔ سردی لگ کر بخار آ جاتا ہے۔ یہ بخار 104F تک جا سکتا ہے۔ نبض تیز، جسم گرم اور سر گھمانے سے گردن میں درد ہوتا ہے۔ بھوک اڑ جاتی ہے۔ بھوک میں کمی گلے میں تکلیف کی وجہ سے بھی ہوتی ہے۔

اکثر نو عمر بچوں کے گلے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اس لئے جب وہ بیمار ہوتے ہیں تو اپنے گلے کی سمت اشارہ نہیں دیتے۔ اس لئے ڈاکٹر کبھی کبھی گلے کو توجہ دینا بھول جاتے ہیں۔ حالانکہ جب کسی بچے کو بخار ہو۔ نبض تیز چلتی ہو تو اس کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ ضرور پھیرنا چاہیے۔ وہاں پر پھولی ہوئی گلٹیاں تسبیح کے دانوں کی طرح علیحدہ علیحدہ محسوس ہو سکتی ہیں۔

بچے کو منہ کھولنے کو کہا جائے تو درد کی وجہ سے وہ ٹھیک سے کھول نہیں سکتا۔ اندر جھانکیں تو دونوں گلے اطراف میں پھولے ہوئے سرخ نظر آتے ہیں۔ ان کے اوپر سفید دانے بھی ہو سکتے ہیں یا ان سے پیپ نکلتی ہوئی دیکھی جا سکتی ہے۔ کبھی کبھی وہ اتنے پھول جاتے ہیں کہ دونوں آپس میں مل جاتے ہیں اور دیکھیں تو حلق میں خوراک وغیرہ کے نگلنے والی جگہ باقی نہیں بچتی۔

Marfat.com

منہ میں پیپ بھری رہے یا ہر تھوک کے ساتھ بچہ پیپ اور جراثیم نگل رہا ہو تو تندرستی کے حال کا خراب ہونا ایک لازمی نتیجہ ہے۔

پیچیدگیاں

1-گلے میں پھوڑے بن جاتے ہیں۔

2-حلق میں پھوڑا بن کر اسے بند کر دیتا ہے۔

3-زہریلے مادے خون میں جاتے رہنے سے جوڑوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔

4-دل کے والو متورم ہو کر ہمیشہ کیلئے مصیبت کا باعث بن جاتے ہیں۔

جیسے کہ Endocarditis

5-گلے کی سوزش کانوں میں جاکر وہاں پر سوزش اور اس کے بعد کان ہمیشہ کیلئے بہنے لگتے ہیں۔

6-گردوں کی خطرناک سوزش Acute Nephritis

7-زہرباد-

8-سانس کی نالیوں کی شدید سوزش

9-بچہ کمزور ہونے لگتا ہے۔ بڑھنے کی رفتار کم ہو جاتی ہے۔

10-بچہ منہ سے سانس لینے لگتا ہے۔

علاج

ان خطرناک نتائج کو دیکھنے کے بعد یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ مریض کا علاج جلد سے جلد کیا جائے۔ اتفاق سے یہ بیماری بڑی منافق ہے۔ مریض کا اگر صحیح علاج نہ بھی کیا جائے تو کچھ دنوں میں علامات غائب ہو جاتی ہیں۔ کچھ دن آرام سے گزر گئے پھر ایک اور شدید حملہ ہو گیا۔ معمولی علاج سے بھی تکلیف کی شدت میں کمی آ جاتی ہے،

Marfat.com

لیکن بیماری نہ صرف کہ برقرار رہتی ہے بلکہ اندر اندر سے گھن کی طرح کھائے جاتی ہے۔

مریض ہوا دار کمرے میں آرام کرے' اسے ہلکی اور زود ہضم خوراک دی جائے۔ مرغن اور کھٹی غذاؤں سے پرہیز کیا جائے۔ قبض نہ ہونے دیں۔

درد کی شدت کو کم کرنے کے لئے Paracetamol یا Aspirin دی جائیں۔

اکثر اوقات Disprin کو گرم پانی میں حل کر کے اس کے غرارے آرام دیتے ہیں۔

پرانے ڈاکٹر ان کی جگہ دن میں تین مرتبہ سوڈا ئیلی سلاس کی مکسچر کو بہت پسند کرتے تھے۔

Sod.Salicylate	10 grains
Sod.Bicarb.	gr10
Liq. Extr. Glycerrhiza	minims 20

Aqua Anisi to make / One Ounce

ادویہ کی مقدار عمر کی مناسبت سے کم کی جا سکتی ہے۔ ہماری ذاتی رائے میں یہ مکسچر اتنی زیادہ مفید نہیں۔ اس کی بجائے اسپرین کی گولیاں یا شربت استعمال کرنا مفید اور قابل اعتماد ہوتا ہے۔

گلے میں لگانے کے لئے

Tannic Acid Glycerine یا Iron Glycerine مفید بتائی جاتی ہے۔ ان کی بجائے آجکل

Penicillin-Iversal-Dybenal Strepsils-Tyno-Tyrozet کی چوسنے والی گولیاں آسان اور مفید رہتی ہیں۔ ان کے ساتھ اگر گرم پانی میں نمک کے غرارے بھی کئے جائیں تو فائدہ زیادہ جلد ہوتا ہے۔

گلے میں درد کیلئے ANTIPHLOGISTINE کو پانی کے دیگچے میں رکھ کر گرم کیا

Marfat.com

جائے' پھر اسے لیپ کی صورت میں کسی کپڑے پر لگا دیں۔ یہ کپڑا گردن کے گرد لپیٹ دیا جائے اس قسم کا لیپ نمونیہ اور پلوری میں چھاتی کی درد کے لئے مقبول رہا ہے۔ اندیشہ ہے کہ آجکل چونکہ اس علاج کا فیشن نہیں رہا اس لئے یہ دوائی بازار میں دستیاب نہ ہو گی۔

جب گلے میں ورم زیادہ ہو اور بچے کو شدید بخار ہو رہا ہو تو جراثیم کش ادویہ کا استعمال ضرورت بن جاتا ہے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ گلے کا مواد لیبارٹری سے کلچر اور Sensitivity ٹیسٹ کروانے کے بعد وہاں سے صحیح دوائی کا پتہ چلنے کے بعد علاج شروع کیا جائے۔ جس میں کچھ دیر ہو جاتی ہے۔ عام مریض اتنا اصراف اور انتظار پسند نہیں کرتے۔ اس لئے اکثر ڈاکٹر ابتدا ہی جراثیم کش ادویہ سے کرتے ہیں۔

عام طور ر Ampiclox یا Ampicillin سے ابتدا کی جاتی ہے۔ کچھ ڈاکٹر ان کے ساتھ انہی میں سے کسی ایک کا ٹیکہ یا Lincocin کا ٹیکہ لگا دیتے ہیں۔ جراثیم کش ادویہ کے شربت' گولیاں یا ٹیکے لگانے سے فوری تکلیف میں کمی آ جاتی ہے لیکن بیماری عام طور پر نہیں جاتی۔ ہمارے نزدیک Tetracyclin یا Erythrocin زیادہ اچھی ہیں۔

بچے کو تکلیف اور بخار بار بار ہوتے ہیں۔ بچہ کمزور پڑ جاتا ہے۔ اسے ان ادویہ کی عادت پڑ جاتی ہے۔ ایسے بچے کثرت سے دیکھے جاتے ہیں جن کو مائی سین قسم کی تمام ادویہ بار بار دی جا چکی ہیں اور اب ان پر کسی دوائی کا اثر نہیں ہوتا' ان کو بعض ادویہ سے حساسیت بھی ہو جاتی ہے۔

> پچھلے دنوں ایک ایسا بچہ دیکھنے کا اتفاق ہوا جسے Septran اور Ampiclox سے حساسیت ہو چکی تھی۔ اب پنسلین جیسی کار آمد دوائی وہ کبھی بھی استعمال نہیں کر سکے گا۔

Marfat.com

ایسے مریضوں میں اگر جراثیم کش ادویہ کے ساتھ سوزش کو رفع کرنے والی ادویہ میں سے Tamtum یا Danzen یا Chymoral کو بھی ساتھ شامل کر لیا جائے۔ تو دوائی کی ضرورت کم ہو جاتی ہے اور گلے سے ورم جلد اتر جاتا ہے۔

جب بچے کو گلے میں بار بار سوزش ہوتی رہتی ہو تو بہترین علاج ان گلوں کو اپریشن کے ذریعے نکلوا دینا ہے یہ اپریشن چھ سال سے چھوٹی عمر کے بچوں پر نہیں کیا جاتا لیکن تکلیف بار بار ہوتی ہو تو پھر اپریشن ہو جاتا ہے۔

جسم کے کسی حصے کو اوائل عمر میں کاٹ کر نکال دینا ایک افسوسناک عمل ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو گلے کی پریشانی میں تکلیف سے منع فرمایا ہے۔ اور ایسے بچوں کے لئے نہ صرف کہ مفید علاج مرحمت فرمایا بلکہ ایک بچے کا علاج کرکے اس کی افادیت کا مظاہرہ فرمایا۔

Marfat.com

التہاب حلق

PHARYNGITIS

زبان کا آخری حصہ اور گلا' حلق کہلاتا ہے۔ اس میں سوزش کا ہونا ایک روز مرہ کی بات ہے۔ سانس کے ذریعے داخل ہونے والے جراثیم کی اکثریت اگرچہ راستہ میں ہی روک لی جاتی ہے لیکن کچھ مقدار گلے کے آخری حصہ میں جا کر سوزش کا باعث بن جاتی ہے۔ جسم میں جراثیم کو روکنے کی استعداد موجود ہے۔ جسمانی کمزوری' غذا میں تیز چیزوں مثلاً مرچوں اور کھٹائی کی کثرت گلے کی جھلیوں میں خراش پیدا کر سکتی ہے۔ اس خراش پر جراثیم آکر سوزش پیدا کر دیتے ہیں۔

خناق بھی گلے کی سوزش ہے۔ (اس کا علیحدہ تذکرہ کیا جا چکا ہے) پیپ پیدا کرنے والے جراثیم از قسم

Staplylococcus_Pnemococcus_Streptococcus

گلے میں جا کر وہاں پر سوزش اور کبھی کبھار پھوڑا بنا سکتے ہیں۔ جسے Quinsy کہتے ہیں۔

اسباب

Marfat.com

1-گرم گرم کھانے نگلنے سے جھلیوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ گرم کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔

2- تیزابی مشروبات مثلاً بوتلیں' تیز مصالحے۔ تمباکو والے اور برابر کے پان۔

3-حلق اوپر سے نیچے کے اعضاء کی سوزش وہاں بھی آ جاتی ہے۔ جیسے کہ ناک کی Rhinitis یا Sinusitis پھیپھڑوں میں سوزش گلے پر اثر انداز ہوتی رہتی ہیں۔

4-جن پیشوں میں گلے کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔ جیسے کہ موسیقار' لیڈر' مجمع باز' استاد' اپنے گلے کو زیادہ استعمال کرتے اور وہاں پر خراش پیدا کرتے ہیں۔

5-جسمانی بیماریوں میں گنٹھیا' ذیابیطس' غذائی کمی' جسمانی کمزوری۔

6-جسم میں سوزش کی بیماریاں مثلاً تپ محرقہ' خناق' خسرہ' کالی کھانسی' کن پیڑے اور تپ دق۔ ان تمام بیماریوں میں گلے کا متورم ہونا اور کھانسی بیماری کی علامات میں سے ہیں۔

7-منہ میں گندی چیزیں ڈالنا چھوٹے بچوں کی عادت ہوتی ہے۔ ان میں سے اکثر چیزیں جراثیم آلود ہوتی ہیں اور حلق میں سوزش پیدا کرتی ہیں۔

فیڈر سے دودھ پینے والے بچے اور چوسنی چوسنے والے بچوں کا گلا ہمیشہ خراب رہتا ہے۔

8-سخت سردی' بارش اور ہوا میں نمی کی زیادتی سے جسم کی قوت مدافعت میں کمی ہو جاتی ہے اور گلے میں سوزش ہونا ایک لازمی نتیجہ ہے۔

9-کثرت سے سگریٹ نوشی۔ نسوار۔ تمباکو والے پان۔

10-سوڈا واٹر اور بہت زیادہ ٹھنڈے مشروبات کا مسلسل استعمال۔

11-کبھی کبھی گلے کا معائنہ کرنے والے کسی ڈاکٹر کے اوزار اگر گندے ہوں یا کسی سوزش زدہ مریض کو دیکھنے کے بعد ان کو پھر سے مصفانہ کیا گیا ہو تو گلے میں سوزش ہو

Marfat.com

سکتی ہے۔

علامات

ابتدا میں گلے میں خراش محسوس ہوتی ہے۔ نگلتے وقت تھوڑی سی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے گلے میں کوئی چیز پھنس رہی ہے۔ معمولی کھانسی کے ساتھ جسم میں بیماری' تھکن اور طبیعت میں بیزاری کا احساس ہوتا ہے۔

ایک دو دن میں بخار ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات بیماری کی ابتدا گلے میں گرانی اور بخار سے ہوتی ہے۔ بھوک کم ہو جاتی ہے۔ نگلنا مشکل ہو جاتا ہے گلے ہی میں درد اور بے قراری سے نیند اڑ جاتی ہے۔

گلے میں ورم کی وجہ سے آواز بیٹھ جاتی ہے یا آواز ناک سے نکلتی معلوم ہوتی ہے۔ بخار 101-F تک چلا جاتا ہے۔ جس سے گلے کے ساتھ ساتھ جسم میں بھی دردیں ہونے لگتی ہیں۔

ٹھوڑی کے اطراف اور نیچے کے گلینڈ سوج کر گلٹیاں بن جاتی ہیں جن میں درد کی وجہ سے منہ کھولنا تکلیف دہ ہو جاتا ہے۔ کان کی ایک نالی گلے میں کھلتی ہے۔ سوزش اگر زیادہ ہو تو یہاں سے کان کو جا سکتی ہے یا سنائی کم دینے لگتا ہے۔

سوزش پورے حلق میں ہوتی ہے۔ کبھی کبھی دانت بھی دکھنے لگتے ہیں۔ حلق میں واقع کوا UVULA سوج جاتا ہے۔ جس سے آواز میں خرابی' کھانسی اور نگلنے میں تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

تھوک بہت زیادہ آتا ہے' لیکن تھوکنے اور گردن گھمانے میں تکلیف ہوتی ہے۔

تشخیص

عام حالات میں بیماری کو اس کی علامات ہی سے تشخیص کر لیا جاتا ہے' لیکن کبھی

کبھی مشکل پڑ جاتی ہے۔ خاص طور پر بعض مریضوں پر خناق کا شبہ ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں مریض کے گلے میں روئی پھیر کر اسے لیبارٹری SENSITIVITY CULTURE کے لئے بھیجا جانا مناسب ہوتا ہے۔ لیکن روئی کی پھریری مصفا ہو بلکہ اسے لیبارٹری ہی سے منگوایا جائے۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ شبہ پڑنے کی صورت میں نتیجہ کا انتظار کئے بغیر خناق کا علاج بھی شروع کر دیا جائے۔

خناق کے خلاف دی جانے والی SERUM کے اپنے خطرناک اثرات ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ہر کسی کو یہ دوائی شبہ میں دینا آسان کام نہیں۔ مریض اگر ہسپتال میں ہو تو علیحدہ بات ہے۔

علاج

عام علاج میں کھانے کی بجائے مقامی اثر والی ادویہ استعمال کی جاتی ہیں۔ جیسے کہ نمک والے گرم پانی کے غرارے، درد کیلئے اسپرین، قبض کیلئے مسہل اور نیند کیلئے خواب آور ادویہ۔ یا گرم پانی میں اسپرین

گلے میں دوائی لگانا ایک پرانا رواج ہے۔ اس سلسلے میں مشہور ترین دوائی Mandl's Paint رہی ہے۔ یہ آیوڈین کو گلیسرین میں حل کر کے بنائی جاتی ہے اس سے گلے میں خراش ہو سکتی ہے۔ ہم نے ایک مریض کو اس دوائی کے بعد شدید الرجی میں مبتلا ہوتے دیکھا ہے۔ اگر اسے فوری امداد نہ ملتی تو سانس بند ہونے کا امکان بھی موجود تھا۔ اس لئے اب گلے میں لگانے کیلئے۔

BOROGLYCERINE
IRONGLYCERINE
TANNIC ACID GLYCERINE

میں سے کوئی ایک پسند کی جاتی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بازار میں چوسنے والی

جراثیم کش ادویہ کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے۔ جن میں

Peniclin Lozenges

Tyrozets Lozenges

Tyno Lozenges

Strepsils - Plain & With Lemon and Honey

Dybenal

آسانی سے میسر ہیں۔ ان کو بار بار چوسنا تکلیف کو کم کر سکتا ہے۔

خوراک میں سیال اور گرم اشیاء جیسے کہ یخنی' ہارلکس' دودھ' اوولٹین وغیرہ دیئے جائیں۔ ابلا انڈا' مصالحوں کے بغیر باریک قیمہ کے شامی کباب (گھی کے بغیر) مفید رہتے ہیں۔

مریض زیادہ سے زیادہ عرصہ آرام دہ بستر میں رہے' لیکن کمرہ بند نہ ہو اور بند کمرے میں گیس کا ہیٹر نہ لگا ہو۔ کمرے کو زیادہ گرم رکھنا مناسب نہیں ہوتا۔ تیمار داروں کی کثرت نہ ہونے پائے۔ ملنے والے ضرور آئیں لیکن فاصلہ پر بیٹھیں' کیونکہ مریض بیماری اور تنہائی سے زیادہ پریشان ہو جاتا ہے۔ عیادت سے اسے برداشت کا حوصلہ ملتا ہے' لیکن ملنے والے ہر وقت اس پر مسلط نہ رہیں۔ آرام کا مناسب وقفہ ضرور ملنا چاہیے۔

اکثر مریض اسپرین' غراروں' اچھی غذا اور آرام سے تندرست ہو جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو اور بخار میں اضافہ ہو رہا ہو تو جراثیم کش ادویہ کا استعمال ضروری ہو جاتا ہے۔

پرائیوٹ پریکٹس کرنے والے ڈاکٹر انجکشن ضرور لگاتے ہیں۔ معمولی تکلیف کے لئے انجکشن لگانا معقولیت کے خلاف ہے۔ مریض سے فیس نکلوانے کی مشکل کا حل ٹیکے کی صورت میں ملتا ہے۔ اکثر اوقات انجکشن میں بے معنی دوائیں دی جاتی ہیں اور

Marfat.com

کچھ لوگ صحیح ادویہ بھی دیتے ہیں' لیکن یہ غیر ضروری اور مہنگی ہوتی ہیں۔ دن میں Lincocin 500 mg کے تین کیپسول دینے کی بجائے اس کا ٹیکہ مریض کی اذیت میں اضافہ کرنے والی بات ہے۔ سرنج اور سوئی کو صحیح صورت میں جراثیم سے محفوظ رکھنا عام طور پر ممکن نہیں۔ ان کو ابالنے کے باوجود بعض جراثیم سے پاک نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے سرنج استعمال کرنا اگر مجبوری بن جائے تو وہ صرف Syringe Disposable (پلاسٹک کی لفافہ مہر بند) پر بھروسہ کیا جائے۔

عام حالات میں شدید سوزش 5-3 دن میں ختم ہو جاتی ہے۔ علاج اگر پوری طرح نہ کیا جائے تو بیماری مزمن شکل اختیار کر لیتی ہے۔

حلق کی پرانی سوزش یا CHRONICPHARYNGITIS کا زیادہ تر علاج مقامی طور پر لگانے والی ادویہ سے کیا جائے۔

پروفیسر محمد لطیف ملک گرم پانی میں نمک یا سوڈا بائی کارب کے غراروں کو مفید مانتے ہیں۔ ان کی رائے میں اگر اس مکسچر میں تھوڑی سی پھٹکری بھی شامل کر لی جائے تو فائدہ بڑھ جاتا ہے۔

مرض کا باعث تلاش کیا جائے۔ مریض کو ایک باقاعدہ اور صحت مند زندگی گزارنے کی تربیت دی جائے۔ قبض نہ ہونے پائے۔ اس کے لئے جلاب لینا آخری اور ناپسندیدہ صورت ہے۔ غذا میں سبزیوں کے اضافہ اور چہل قدمی سے یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی گنٹھیا' ذیابطیس اور کوئی کمزور کر دینے والی بیماری ہو تو اس کے علاج پر توجہ دی جائے۔ سگریٹ نوشی' کھٹائیوں اور بوتلیں پینے پر لمبے عرصہ کیلئے پابندی لگائی جائے۔

طب نبوی

1-ام المومنین حضرت سلمہؓ فرماتی ہیں۔

لا یصیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جرحتہ ولا شوکۃ الّا وضع علیہ الحناء۔ (ترمذی۔احمد)

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی میں کبھی ایسا زخم نہیں آیا یا کانٹا نہیں چبھا، جس پر مہندی نہ لگائی گئی ہو)

اس مبارک سنت سے یہ معلوم ہوا مہندی جراثیم کش ہونے کے علاوہ سوزش اور ورم کو رفع کرنے کی صلاحیت رکھتی اور زخموں کو بھرنے میں مفید ہے۔

اسی مفید عمل کی پیروی میں مہندی کے پتے ابال کر چھان لئے جائیں۔ اس پانی میں نمک ملایا جا سکتا ہے۔ نیم گرم حالت میں اس جوشاندہ کے صبح، شام غرارے گلے اور حلق میں ہر قسم کی سوزش (خناق سمیت) میں مفید ہونگے۔

ہم نے گلے کی سوزش کا یہ علاج مریضوں کے علاوہ اپنے خاندان کے افراد کو دیا اور ہمیشہ مفید پایا۔ اکثر اوقات بیماری کی شدت 2-1 دن میں کم ہو جاتی ہے مہندی میں اضافی فائدہ یہ ہے کہ کڑوی ہونے کے باعث بھوک کو واپس لاتی ہے۔

یہ یاد رہے کہ بازار میں ملنے والی پسی ہوئی مہندی میں رنگ ملے ہوتے ہیں جو کہ زہریلے ہوتے ہیں۔ اس کا استعمال خطرناک ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ پتے استعمال کئے جائیں جو محفوظ بھی ہیں اور مفید بھی۔

2-کھولتے پانی میں بڑا چمچہ شہد، صبح نہار منہ اور عصر کے وقت پینا سوزش کو کم کرنے کے علاوہ مریض کی جسمانی قوت مدافعت میں اضافہ کا باعث ہوتا ہے۔

3-گلا اس طرح ہمیشہ خراب رہتا ہو تو زیتون کے تیل کا بڑا چمچہ رات سوتے وقت یا گیارہ بجے دن کو پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

4-گلے میں خراش اگر زیادہ ہو تو بہی دانہ کے بیج منہ میں رکھ کر چوسنا آرام دیتا ہے۔ 10-12 بیج منہ میں رکھ لئے جائیں ان کو چیونگ گم کی طرح چوستے رہیں۔ جب ان کی لیس ختم ہو جائے تو ان کو تھوک دیں اور کچھ عرصہ بعد تھوڑی سی مقدار پھر سے چوسنی شروع کر دی جائے۔

عام حالات میں بالائی چار طریقے کافی سے زیادہ ہیں۔ جس طرح طب جدید میں مرض قابو نہ آئے تو جراثیم کش ادویہ پر توجہ دی جاتی ہے۔ اسی طرح طب نبوی کی مبارک ادویہ میں قسط شیریں بڑے کمال کی جراثیم کش ہے۔ یہ پھپھوندی سے لے کر وائرس تک میں مفید ہے۔ اس کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ جراثیم اس کے عادی نہیں ہوتے۔ یہ جراثیم کو براہ راست مارنے کے علاوہ جسم کی قوت مدافعت میں اضافہ کرتی ہے۔

(اس کے فوائد کی تفصیل حلق کے لوزتین (TONSILLITIS) کے بیان میں حاضر ہے)

ہم نے اپنے اکثر مریضوں کو یہ نسخہ دیا ہے۔

قسط شیریں	100 گرام
حب الرشاد	15 گرام
میتھرے	5 گرام

اس مرکب کو پیس کر ایک چھوٹا چمچہ صبح۔ شام۔ کھانے کے بعد دیا جائے. حلق کی تمام سوزش دو سے تین ہفتوں میں ختم ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

گلے کا پھوڑا (QUINSY)

PERITONSILLAR ABSCESS

زبان کی پچھلی طرف حلق میں لوزتین کے آس پاس کی جھلیاں بڑی کھلی اور ڈھیلی ڈھالی ہیں۔ وہاں اگر سوزش کا حملہ ہو تو اسے پھیلنے کے مواقع زیادہ میسر ہوتے ہیں۔ لوزتین میں بار بار کی سوزش یا ان کے نامکمل اپریشن کے بعد یہاں پر سوزش ہوتی ہے جو آگے بڑھتی ہے تو پھوڑا بن جاتا ہے۔

مریض کی عمر 20 سال سے زائد ہوتی ہے۔ گلے میں معمولی تکلیف سے بات شروع ہوتی ہے۔ پھر وہ بڑھتے بڑھتے ورم اور اس میں پیپ کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ گلے میں ورم کے ساتھ نگلنے میں مشکل پیدا ہوتی جاتی ہے۔ پھر ایک ایسا مرحلہ آ جاتا ہے جب کچھ بھی نگلا نہیں جا سکتا۔ مریض کیلئے اپنا تھوک نگلنا بھی ممکن نہیں رہتا۔ منہ کے کناروں سے تھوک بہہ رہا ہوتا ہے۔ درد کی لہریں بار بار اٹھتی ہیں اور کانوں کی طرف جاتی ہیں۔ مریض اپنے سر کو پھوڑے والی طرف جھکائے رکھتا ہے۔ کیونکہ گردن سیدھی رکھنے سے پھوڑے میں درد اٹھتا ہے۔ وہ اپنا ہاتھ اس طرف رکھ کر گردن سے پھوڑے کو آسرا دینے کی کوشش کرتا ہے۔ منہ میں درد کی وجہ سے زبان کا

Marfat.com

ہلانا بھی ممکن نہیں رہتا۔ گفتگو میں مشکل پڑتی ہے۔ بلکہ اس کی گفتگو کو سمجھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

پھوڑا گلے میں صرف ایک طرف ہوتا ہے۔ ہم نے بڑے صحت مند لوگوں کو اس کا شکار دیکھا ہے۔ بخار شدت سے ہوتا ہے۔ مریض کو دیکھ کر ہی پتہ چل جاتا ہے کہ وہ بہت زیادہ بیمار ہے۔ حلق کے اندر موجود تمام آلات متورم ہوتے ہیں۔ اور اندر دیکھیں تو پھوڑا صاف نظر آتا ہے۔ اس لئے کسی ٹیسٹ کی ضرورت نہیں پڑتی۔

علاج

مریض کی تشخیص اگر جلد ہو جائے تو غراروں۔ چوسنے والی گولیوں اور جراثیم کش ادویہ کی بھرپور مقدار سے بیماری کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ سوزش شروع ہونے سے پھوڑا بننے تک قدرت مریض کو کئی دنوں کی مہلت دیتی ہے۔ اگر وہ اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو اس کی بدقسمتی۔

پھوڑا بننے کے بعد اس کا بہترین علاج اپریشن ہے۔ اس کا اپریشن عام طور پر بڑا آسان اور مختصر ہوتا ہے۔ مریض کو سٹول پر بٹھا کر ایک جھٹکے میں پھوڑا نکل جاتا ہے۔

ڈاکٹر طاہر زیدی صاحب کا ایک تھانیدار دوست ان کے گھر روتا ہوا آیا۔ وہ تین دن سے بھوکا تھا۔ سخت گرمی کے باوجود وہ پانی کا گھونٹ تک نہیں پی سکتا تھا۔

ڈاکٹر صاحب نے اس کے اردلی کو لسی بنوانے بازار بھیجا۔ اسے کرسی پر بٹھایا اور ٹیڑھے چاقو سے گلے کا پھوڑا چاک کر دیا۔ آدھ کلو پیپ نکلی۔ وہ دیر تک خون اور پیپ تھوکتا رہا۔ اتنی دیر میں لسی آ گئی۔

وہ شخص جو تین دن سے پانی کا گھونٹ تک نہیں پی سکتا تھا۔ پانچ منٹ

Marfat.com

بعد تین پاؤ لسی غٹاغٹ پی گیا۔

کسی بھی بیماری میں مریض کو اتنی جلدی آرام آنے کی یہ دلچسپ مثال ہے۔ اپریشن کے بعد جراثیم کش ادویہ کی ایک معقول مقدار کئی دنوں تک دی جاتی ہے۔ تاکہ وہاں کی سوزش اطراف میں نہ پھیل جائے یا جراثیم آلود تھوک چھاتی کے اندر سوزش نہ پیدا کر دے۔

گلے کی بیماریاں اور طب نبوی

طب کے جید استادوں کی مانند نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ علاج کا اصول مرحمت فرماتے ہیں اور تفصیل تحقیق کرنے والوں کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ لیکن تین دلچسپ بیماریاں ایسی ہیں جن کا علاج۔ مرحمت فرمانے کے علاوہ انہوں نے مریض کا خود علاج فرما کر سیکھنے والوں کو راستہ عطا فرمایا انہوں نے Demonstration کے ذریعہ علاج کی ترکیب اور اس کا فائدہ دکھایا۔ ان میں دل کا دورہ۔ پیٹ میں پانی بھرنا اور گلے کی سوزش زیادہ اہم ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت فرماتے ہیں۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی عائشتہ و عندھا صبی یسیل منخراہ دما فقال ما ھذا؟ قالوانہ العنرۃ؟ قال؛ ویلکن لا تقتلن اولاد کن، ایما امراۃ اصاب ولدھا العنرۃ اووجع فی راسہ فلتا خذ قسطا ھندیا فلتحکہ بالماءثم تسعط بہ، فامرت عائشتہ فصنعت ذٰلک بہ فبرا۔

(مسلم)

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے گھر میں داخل ہوئے تو ان کے

Marfat.com

پاس ایک بچہ تھا جس کے منہ اور ناک سے خون نکل رہا تھا۔ حضورؐ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ بچے کو عذرہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اے خواتین تم پر افسوس ہے کہ اپنے بچوں کو یوں قتل کرتی ہو۔ اگر آئندہ کسی بچے کو حلق میں عذرہ کی تکلیف ہو یا اس کے سر میں درد ہو تو قسط ہندی کو رگڑ کر اسے چٹا دو۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ نے اس پر عمل کروایا اور بچہ تندرست ہو گیا)

مسلم کی اس روایت میں بچے کی بیماری اور اس کی پوری تفصیل موجود ہے۔ یہ روایت جابر عبداللہؓ کی ان روایات کی مکمل صورت معلوم ہوتی ہے۔ جو ابن الفرات۔ الشامشی مسند الحاکم اور ابو نعیم نے ان سے مختلف شکلوں میں بیان کی ہیں۔ اس روایت کو محمد احمد ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔

اس بچے کو گلے میں سوزش تھی۔ اسے قسط ہندی (قسط شیریں) پتھر پہ رگڑ کر چٹائی گئی اور وہ بچہ تندرست ہو گیا۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لاتحرقن حلوق اولاد کن علیکن بقسط ھندی وورس فاسعطہ ایام۔

(مستدرک الحاکم)

(اپنے بچوں کے حلق جلایا نہ کرو۔ جبکہ تمہارے پاس قسط ھندی اور ورس موجود ہیں۔ ان کو چٹایا کرو۔)

انہی جابر بن عبداللہؓ سے ایک اور روایت یوں میسر ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

Marfat.com

ویلکن لاتقتلن اولاد کن ایما امراۃ کانت یاتیھا العذرۃ اووجع براسہ فلتاخذ قسطا ھندیا فلتحکہ بالماء ثم تسعطہ ایاہ۔

(مستدرک الحاکم الشاشی' ابن الفرات)

(اے عورتو! تمہارے لئے مقام تاسف ہے کہ تم اپنی اولاد کو خود قتل کرتی ہو۔ اگر کسی بچے کے گلے میں سوزش ہو جائے یا سر میں درد ہو تو وہ قسط ہندی لے کر پانی میں رگڑ کر اسے چٹا دے)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے ابو نعیم۔ ابن السنی۔ اور مصنف عبدالرزاق نے اسی مضمون اور مفہوم کی پانچ احادیث روایت کی ہیں۔ جن میں مختلف انداز میں یہی نسخہ بار بار کے اصرار کے ساتھ گلے کی سوزش کیلئے بتایا گیا ہے۔

گلے کی سوزش میں قسط کی اہمیت دوسرے ذرائع سے بھی یوں میسر ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لاتعذبوا صبیانکمہ بالغمز من العذرۃ وعلیکم بالقسط۔

(بخاری و مسلم)

(اپنے بچوں کو حلق کی بیماری میں گلا دبا کر عذاب نہ دو جبکہ تمہارے پاس قسط موجود ہے)

وہ بار بار ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر بچے کا گلا خراب ہو تو اسے گلا دبا کر یا ناک میں بتیاں ڈال کر اذیت نہ دی جائے۔

ہمارے ملک میں بھی رواج رہا ہے کہ بچے کا گلا خراب ہونے پر سیانی عورتیں اس کا منہ کھول کر گلا دبایا کرتی تھیں یا توے کی سیاہی گلوں میں لگائی جاتی تھی۔ یہ طریقے تب بھی بیکار تھے لہٰذا آج بھی فضول ہیں۔

حضرت ام قیس بنت محصنؓ بیان کرتی ہیں۔

دخلت بابن لی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اعقلت عنه من العذرة فقال علی ماتد غرن اولاد کن بهذا العود العلاق علیکن بهذا العود الهندی فان فیه سبعته اشفیته منهاذات الجنب یسعط من العذرة ویلد من ذات الجنب

(بخاری)

(میں اپنا بیٹا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی۔ اسے غدرہ کی شکایت تھی۔ اس کے ناک میں بتی پڑی تھی اور گلا دبایا گیا تھا۔ حضور اس امر پر خفا ہوئے کہ تم لوگ اپنے بچوں کو کیوں اذیت دیتے ہو جبکہ تمہارے پاس یہ عودالہندی موجود ہے۔ جس میں سات بیماریوں سے شفا ہے۔ جن میں ذات الجنب بھی ہے۔ ذات الجنب میں یہ کھلائی جائے جبکہ عذرہ میں چٹائی جائے)

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان امثل ماتداویتم به الحجامته والقسط البحری۔

(بخاری، مسلم، مسند احمد، ترمذی، النسائی۔ موطا امام مالک)

(وہ چیزیں کہ جن سے تم علاج کرتے ہو ان میں سے پچھنے لگانا اور قسط البحری بہترین علاج ہیں)

قسط بنیادی طور پر جراثیم کش ہے۔ یہ جراثیم کے علاوہ طفیلی کیڑوں جیسے کہ Bilharzia اور امیبا کو بھی مار سکتی ہے۔ پیٹ کی بیماریوں میں جہاں جراثیم کے علاوہ امیبا بھی موجود ہوتا ہے۔ وہاں رنگ برنگی ادویہ کی بجائے قسط تنہا ہی کافی رہتی ہے۔ قسط کا ایک اہم کمال یہ ہے کہ جسم کی قوت مدافعت میں اضافہ کرتی ہے۔

روایات میں قسط کا ذکر بطور ہندی اور البحری آیا ہے۔ اس لئے محدثین نے اسے قسط

Marfat.com

کی اقسام فرض کر لیا بلکہ ابن البیطار نے بھی اس کے بیان میں مغالطہ کھالیا۔ کیونکہ یہ ہندی دوائی تھی جس میں علاقہ کی وجہ سے رنگ میں معمولی فرق پڑ سکتا ہے بخاری اور مسلم کے عظیم مترجم نواب وحید الزماںؒ نے قسط الجبری سے وہ قسم مراد لی ہے جو سمندر سے آتی ہے وہ نام کے ساتھ بحری کی نسبت سے متاثر ہو گئے حالانکہ یہ پودا سمندروں کے کھارے پانی کے پاس نہیں ہوتا۔ یہ بلندی اور ٹھنڈک میں پرورش پاتا ہے۔ کشمیر میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔

ابن القیم کہتے ہیں کہ اس کے فوائد بیش بہا اور لاجواب ہیں۔ یہ بلغم کو نکال کر آئندہ کی پیدائش روک دیتی ہے۔ زکام کو ٹھیک کر دیتی ہے۔ اگر اسے پیا جائے تو معدہ اور جگر کی کمزوری کو رفع کرتی ہے۔ زہروں کا تریاق ہے۔ چوتھے کے بخار میں مفید ہے۔ اگر اسے شہد اور پانی میں حل کر کے رات کو چہرے پر لگایا جائے تو چہرے کے داغ اتار دیتی ہے۔ جالینوس نے اسے کزاز اور پیٹ کے کیڑوں میں مفید بتایا ہے۔

ابن القیمؒ بیان کرتے ہیں کہ بعض جاہل طبیب اس کے ذات الجنب میں اثر سے انکار کرتے ہیں۔ یہ ان کی اپنی کم علمی کی علامت ہے۔ وہ ایک طرف یہ مانتے ہیں کہ یہ کھانسی اور بلغم میں مفید ہے بخار کو اتار دیتی ہے اور دوسری طرف ذات الجنب میں اس کی افادیت سے منکر ہیں۔ اطباء کی اکثریت دواؤں کے اثرات اور علاج کو اپنے قیاس سے مرتب کرتی ہے۔ جبکہ ان کے پاس اپنی رائے کی تصدیق کا کوئی یقینی ذریعہ نہیں ہوتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آج تک اکثر بیماریوں کا علاج اور اصول علاج لوگوں کی بھلائی کے لئے پیغمبر بتاتے رہے ہیں اور اطباء کو جو کچھ بھی معلوم ہے۔ وہ انہوں نے اسی ذریعہ سے حاصل کیا ہے۔ بلکہ ان کے علم کی اساس یہی ہے۔ اس میں بعض مشاہدات اور مفروضوں کا اضافہ کر کے علم طب بنایا گیا ہے جبکہ انبیاء علیہ السلام کا بتایا ہوا علاج وحی الٰہی پر مبنی ہوتا ہے اور اس میں کسی غلطی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ جو

طبیب اس میں غلطی نکالتا ہے وہ خود غلط ہے۔

جناب ام قیسؓ کی روایت میں گلے کیلئے جس دوائی کا ذکر کیا گیا وہ عود الندی ہے۔ عود کو ہم اگر کے نام سے جانتے ہیں۔ یہ وہی خوشبو ہے جس کے نام سے اگر بتی موسوم ہے۔ عود الندی کے نام سے معاملہ مزید وضاحت کا طلبگار ہے۔

امام بخاریؒ کو یہ روایت سفیان سے ملی جنہوں نے زہری اور عبید اللہ کی وساطت سے اسے ام قیس سے روایت کیا۔ زہری کہتے ہیں کہ مجھے دو بیماریوں کا نام یاد رہا انہوں نے شاید بقایا سات بیان نہیں کیں۔

بخاری کی تمام روایات میں دوائی کا نام عود الندی مذکور ہے۔ جبکہ دیگر تمام کتابوں میں دوائی کا نام قسط الندی یا قسط البحری مذکور ہے۔ عود الندی بالکل مختلف چیز ہے جسے "اگر" بھی کہتے ہیں۔ علامہ انور شاہ کاشمیریؒ نے اس حدیث کی تفسیر میں قرار دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد قسط الندی ہی ہے۔ اسی ضمن میں مصری عالم محمود ناظم النسیمی نے بھی جرح اور بحث کے بعد علامہ کشمیری کے استدلال کو درست قرار دیا ہے۔ بخاری نے یہی حدیث صدقہ بن فضل کی معرفت زہری اور عبیداللہ بن عبداللہ سے بیان کی ہے۔ جس میں الفاظ کا کچھ فرق ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ روایت میں زہری یا عبیداللہ قسط الندی اور عود الندی میں گڑ بڑا گئے ہیں۔ یہی روایت ام قیس بنت محصنؓ سے دوسری جگہ یوں مروی ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلمه عليكم بالعود الهندى
يعنى به الكست فان فيه سبعته اشفيته منها ذات الجنب۔

(ابن ماجہ)

Marfat.com

(یہاں پر راوی عود الہندی بیان کرنے کے بعد اس کی تشریح کست قرار دیتے ہیں جبکہ ام قیسؓ کی ایک اور روایت جو کہ ابن ماجہ ہی نے بیان کی میں دوائی کا نام عود الہندی یعنی قسط ہے۔ اس روایت کے بعد تو معلوم ہوتا ہے کہ محترمہ ام قیسؓ ہی دوائی کے نام کا مخمصہ کر گئیں۔

جب وہ عود الہندی کہتی ہیں تو ان کا مطلب قسط ہے۔ جسے بعض محدثین نے کست کا نام بھی دیا ہے۔ قسط کو زیتون کے تیل کے ساتھ تپ دق اور پلورسی کا علاج بھی قرار دیا گیا ہے۔ جس سے اس کے جراثیم کش ہونے کے اثر کو تقویت ملتی ہے۔

اس تمام بحث سے ایک اہم بات ثابت ہوتی ہے کہ گلا خراب ہونے پر حلق میں کسی قسم کے اپریشن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے ناپسند فرمایا۔ مذکورہ احادیث میں دو مختلف بچوں کا ذکر ملتا ہے جن کو لوزتین کے التہاب کی شکائت تھی۔ ان بچوں کا قسط کے ساتھ باقاعدہ علاج کیا گیا اور ان میں سے ہر بچہ شفایاب ہوا ہے۔

ہمارے پاس حلق کی سوزش کے لئے ایک موثر۔ مفید۔ یقینی اور متبرک علاج موجود ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی کے گلے کا اگر اپریشن کروایا جائے تو وہ کفران نعمت اور زیادتی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گلے کا اپریشن کروانے سے منع کیا ہے۔ آج کے حالات میں ہی دیکھ لیجئے بہترین ڈاکٹروں کے مشورہ پر قابل سرجنوں

Marfat.com

نے جن بچوں کے گلے کے اپریشن کئے ہیں ان کا حال اپریشن کے بعد دیکھا ہُوا۔ گلے میں ٹانسلز جراثیم کے داخلہ کو روکنے والے سنتری ہیں۔ جب یہ نکال دیئے جائیں تو جراثیم کے راستہ کی رکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ اور وہ حلق کے علاوہ پھیپھڑوں تک بلا روک ٹوک چلے جاتے ہیں۔ اپریشن کروانے کے بعد گلے ہمیشہ خراب رہتے ہیں اور وہ کھانسی کے ہمیشہ کیلئے مریض بن جاتے ہیں۔

التہاب لوزتین کے علاج میں ہم نے عام طور پر یہ علاج تجویز کئے۔

1- نہار منہ اور عصر کے وقت بڑا چمچہ شہد۔ ابلتے ہوئے پانی میں چائے کی مانند پیا جائے۔

2- مہندی کے پتے ابال کر چھان لئے جائیں۔ اس جوشاندہ سے صبح۔ شام۔ غرارے کئے جائیں۔ لوزتین کے ساتھ یہ جوشاندہ گلے کی سوزش کو بھی دور کرے گا۔

3- ہر کھانے کے بعد 3 دانے خشک انجیر۔ اکثر مریضوں کو قبض اور بد ہضمی کی شکائت بھی رہتی ہے۔ انجیر پیٹ سے ہوا نکالتی اور قبض کشا ہے۔ یہ اورام کو دور کرتی ہے اور اس طرح گلے کا ورم دور ہو جاتا ہے۔

4- قسط شیریں	80	گرام
حب الرشاد	15	"
میتھرے	5	"

ان کو پیس کر 5-3 گرام صبح۔ شام۔ کھانے کے بعد (عمر کے مطابق مقدار میں کمی کر دی جائے)

اس علاج سے گلے میں سوزش سے پیدا ہونے والا ہر مسئلہ اللہ کے فضل سے

Marfat.com

حل ہو جاتا ہے۔ جن بچوں کو ابتدا میں بخار ہو یا لوزتین میں پیپ پڑی ہو ان کو 6-4 دن کیلئے اضافی طور پر جدید جراثیم کش ادویہ میں سے کوئی چیز اس نسخہ کے ساتھ دی جا سکتی ہے۔

نسخے کی افادیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ پندرہ سالوں کے طویل عرصہ میں الحمدللہ کبھی ناکامی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ ہزاروں بچے شفایاب ہوئے اور اپریشن کی اذیت سے بچ گئے۔

سعال شدید

Marfat.com

سعال شدید

ACUTE BRONCHITIS

کھانسی بخار (سانس کی نالیوں کی سوزش)

یہ سانس کی نالیوں کی سوزش ہے جو جراثیم' وائرس یا گلے اور نالیوں میں خراش پیدا کرنے والے کیمیاوی مرکبات سے ہوتی ہے۔

زکام اور انفلوئنزا جو وائرس کی وجہ سے ہوں یا الرجی کے باعث ان کے بعد گلے اور سانس کی نالیوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔ کالی کھانسی کا عمومی عرصہ 21 دن ہوتا ہے۔ کبھی کبھی گلے میں سوزش ہو جانے کی وجہ سے علامات کافی دیر بعد تک بھی چلتی رہتی ہیں۔ تمباکو نوشی' نسوار کھانے' پانوں میں تیز قوام' چونا' گردوغبار' دھواں اور کیمیاوی بخارات سانس کی نالیوں میں سوزش پیدا کرتے ہیں۔

پچھلے دو سالوں سے پورے ملک میں پہلے بجلی کی تاروں اور پھر ٹیلیفون کی تاریں بچھانے کے سلسلے میں سڑکوں کی وسیع پیمانے پر کھدائیاں کی گئیں۔ ہر طرف گرد تھی اور سانس لینا دشوار ہو رہا تھا۔ اس پروگرام کی دلچسپ چیز یہ تھی کہ ایک ہی سڑک کو ایک ہی محکمہ نے تین' تین بار کھودا۔ شاید ان کو اپنے اصل مقصد کا پتہ نہ تھا یا ان

Marfat.com

کے یہاں کوئی تعلیم یافتہ انجینئر نہ تھا۔ ورنہ ایک ہی کام کے سلسلہ میں ایک ہی سڑک کو تین بار کھودنے میں کیا تک تھی؟ عوامی دولت کے ساتھ انہوں نے شہریوں کی صحت کو بھی تباہ کر دیا۔ اب جبکہ کھدائی کبھی کبھی ہوتی ہے ہزاروں ایسے ہیں جن کو مستقل کھانسی رہنے لگی ہے اور اچھے بھلے لوگ دمہ کا شکار ہو گئے۔

اسباب

مریض کے جسم میں وٹامین A کی کمی ہو تو سانس کی نالیوں کی دیواریں کمزور پڑ جاتی ہیں اور وہ جراثیم کے خلاف مدافعت سے محروم ہو جاتی ہیں۔ چونکہ ہمارے گردونواح میں جراثیم ہر وقت موجود رہتے ہیں اس لئے ان کے لئے معمولی مقدار بھی بیمار کر دینے کے لئے کافی ہوتی ہے۔

خسرہ، ذیابیطس، ایڈز، کالی کھانسی کے بعد جسمانی مدافعت ماند پڑ جاتی ہے۔ اس لئے سوزش کے بڑھنے کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے۔

تمباکو نوشی اور کھانسی

سانس کی نالیوں میں سوزش پیدا کرنے میں تمباکو نوشی ایک اہم باعث ہے۔ حقہ پاکستان کی ایجاد ہے۔ یہ تمباکو کی مضرت رسانی کو بڑی حد تک کم کرتا ہے۔ یہ صدیوں سے پنجاب کے دیہات میں موجود ہے لیکن یہ گلے کی خرابیوں اور کینسر کا باعث نہیں ہوتا دیکھا گیا۔

سگریٹ، بیڑی، سگار ایذا رسانی میں بدترین ہیں، جبکہ پائپ ان سے کم نقصان دہ ہے۔ سگریٹ اور سگار کی برائی میں اضافہ انہیں بجھا کر دوبارہ سلگانے سے ہوتا ہے۔ سگریٹ اگر بجھ جائے یا اسے بجھا کر دوبارہ جلایا جائے تو ذائقہ میں فرق ہوتا ہے۔ بجھنے پر تمباکو کی کولتار آخری سرے پر جمع ہو جاتی ہے۔ دھوئیں سے چھن چھن کر کولتار اور

Marfat.com

نکوٹین سگریٹ کے آخری حصہ میں جمع ہوتی رہتی ہیں۔ اس لئے آخری حصہ نقصان دہ کیمیکلز سے لبریز ہوتا ہے۔ جو لوگ سگریٹ کو آخری سرے تک پیتے ہیں یا سڑکوں سے "ٹوٹے" اٹھا کر پیتے ہیں ان کو گلے اور سانس کی خرابیاں ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

سگار کا بار بار بجھنا معمول کی بات ہے۔ اس لئے وہ زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ جب یہ پتہ چلا کہ سگریٹ پینے سے کینسر ہو سکتا ہے تو لوگوں نے سگریٹ ہولڈر پر بھروسہ کیا۔ یہ دھوئیں کی کثافت کو کم کرتا ہے' لیکن دھوئیں سے گلے میں پیدا ہونے والی خیزش کو کم نہیں کرتا۔

تمباکو نوشی کرنے والوں کو کھانسی ہمیشہ رہتی ہے۔ سانس کی نالیوں میں خراش دھوئیں سے ہوتی ہے۔ دوسروں کی سانس سے نکلنے والے جراثیم ان خراشوں کے راستے سانس کی نالیوں میں داخل ہو کر وہاں پر سوزش پیدا کر دیتے ہیں۔

علامات

ابتدا میں کھانسی' اس کے ساتھ تھوڑی سی بلغم' متلی' شدید کمزوری' اختلاج قلب اور بخار' سینے میں گھٹن' گلے میں سوجن' درد اور جلن۔

دو چار دن میں بلغم گاڑھی' لیسدار اور مقدار میں زیادہ ہو جاتی ہے۔ جب بلغم نہ نکل رہی ہو تو کھانسی تکلیف دہ بن جاتی ہے' لیکن بلغم جب نکل جائے تو کھانسی کی شدت میں کمی آ جاتی ہے۔ کبھی کبھی بلغم میں خون کی پتلی سی لکیر بھی آ سکتی ہے۔

سانس میں آوازیں آتی ہیں۔ سینے میں نمونیہ کی مانند گھٹن محسوس ہوتی ہے۔ بیماری کا حملہ ایک ہفتہ سے کم عرصہ تک رہتا ہے۔ اگر قوت مدافعت موجود ہو تو بغیر کسی خاص علاج کے ختم ہو جاتی ہے۔ ورنہ سعال مزمن یا پرانی کھانسی میں تبدیل ہو

Marfat.com

جاتی ہے۔ نالیاں اندر سے پھیل جاتی ہیں اور سوزش چھوٹی نالیوں میں چلی جاتی ہے۔ اس صورت میں کھانسی زیادہ شدید اور بلغم کو نکالنا مزید مشکل ہو جاتا ہے۔

علاج

ابتدائی مرحلہ میں مریض کو آرام کرنا چاہیئے۔ جسمانی توانائی کو آمدورفت میں ضائع کرنے کے نتیجہ میں بیماری کا مقابلہ کرنے کی طاقت میں کمی آ جاتی ہے۔ گھومنے پھرنے سے جراثیم دوسروں تک پہنچ کر ان کو بھی بیمار کر سکتے ہیں۔

غذا ہلکی اور سیال ہونی چاہیئے۔ تھوڑی مقدار میں کھانا بار بار کھایا جا سکتا ہے۔ گرم دودھ، اس میں انڈا ملا کر یا

COMPALAN - HORLICKS - OVALTINE

کو دودھ میں ملا کر دینا قوت مدافعت کو بڑھاتا ہے۔ اور بیماری کی شدت میں کمی آسکتی ہے۔ دھوئیں، سگریٹ نوشی، گردوغبار سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

کھولتے ہوئے پانی میں ایک چمچہ TR. BENZOIN CO. ڈال کر اس کی بھاپ لینی مفید ہے۔ چونکہ اس کا جزو عامل لوبان جراثیم کش بھی ہے۔ اس لئے بیماری کے سبب میں بھی کمی آسکتی ہے۔

بازار میں کھانسی کے درجنوں شربت ملتے ہیں۔ ان میں افیون کے مرکبات اس امید پر شامل کئے جاتے تھے کہ وہ دماغ پر اثر انداز ہو کر کھانسی کی شدت کو کم کرتے ہیں۔ اسی مقصد کے لئے کھانسی کے نسخوں میں ہیروئن بھی استعمال ہوتی رہی ہے۔

1938ء میں تپ دق کے ایک مریض کے لئے بہت بڑے ڈاکٹر صاحب نے کھانسی کی مکسچر تجویز کی۔ جس میں 1/8 گرین ہیروئن ہر خوراک میں شامل تھی۔ مریض مکسچر پی کر بڑا خوش ہوتا کہ صرف ایک

خوراک سے دن بھر کھانسی نہ ہوتی تھی، لیکن چند دنوں میں اس کے لئے سانس لینا دوبھر ہو گیا۔

کھانسی جسم کا دفاعی رد عمل ہے۔ وہ بلغم کو اکھاڑ کر نکالتی ہے۔ دوائی نے کھانسی بند کر دی تو سانس کی نالیاں بلغم سے بھر گئیں اور مریض کے لئے سانس لینا مشکل ہو گیا۔

آجکل کھانسی کے ہر شربت میں دافع حساسیت ANTI ALLERGIC ادویہ کے ساتھ کھانسی کو دبانے کے لئے

DEXAMETHORPHON HYDROBROMIDE

شامل کی جاتی ہے۔ بلغم کو اکھاڑنے اور نالیوں کو کھولنے والی ادویہ شامل ہوتی ہیں۔ اکثر و بیشتر شربت یکساں سے نسخوں سے مرتب ہوتے ہیں۔ ان میں انتخاب کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہوتی۔

جراثیم کش ادویہ کے آنے کے بعد کھانسی کے شربت کی ضرورت کم ہو گئی ہے۔ ہسپتالوں میں دی جانے والی

SALINE EXPECTORANT

بڑی مفید تھی۔ اس کا یہ نسخہ کھانسی کی اکثر اقسام میں کار آمد تھا۔ اس میں منشیات شامل نہ تھیں۔ ایک عام نسخہ یہ تھا۔

Sodium Chloride	10graims
Soda Bicarb	10graims
Amonium Bicorb	5 graims
Tr. Ipecac	1 minms
Liq. Extract of Liquorice	20 minims
Chloroform Water up to 1 ounce	

اب مشکل یہ آن پڑی ہے کہ دوافروشوں نے نسخے بنانے بند کر دیئے ہیں۔ لاہور جیسے بڑے شہر میں کمپوڈر تیار کرنے والی صرف دو، تین دوکانیں ہیں اور ان کے نرخ

Marfat.com

افسوس ناک ہیں۔

جراثیم کش ادویہ میں

AMPICILLIN - AMOXYCILLIN - ERYTHROCIN - SEPTRAN - CEPHALEXIN - CHLOROMYCETIN TETRACYCLIN

کو عمومی مقبولیت حاصل ہے۔

ہمیں ان تمام ادویہ میں ERYTHROCIN زیادہ پسند ہے۔ اس کے 500mg کی ایک گولی صبح، شام کافی رہتی ہے۔ یہ مہنگی بھی نہیں۔ TETRACYCLIN بھی اچھی ہے، لیکن CHLOROMYCETIN کے کیپسول میں یہ اضافی خوبی ہے کہ وہ انفلوئنزا کے جراثیم کو بھی مار سکتا ہے۔

ادویہ کے ڈھیروں سے پسندیدہ نسخہ مرتب کرنا بعض اوقات مشکل ہو جاتا ہے۔ میو ہسپتال کے ایک استاد نے کھانسی کے ایک مریض کے لئے یہ نسخہ تجویز کیا تھا۔

1- Erythrocin Tabs,
250 mg.
1 + 1 + 1 + 1

2- Chymoral Tabs,
2 + 2 + 2
کھانے سے ادھ گھنٹہ قبل

3- Polybion - c
1 + 1 + 1

اس نسخہ کے استعمال کے دو روز بعد بیماری کی شدت ختم ہوگئی۔ مزید دو روز میں بلغم آسانی سے نکلنے لگی جو کہ دو دنوں میں ختم ہوگئی۔ مریض کی علامات اور نقاہت جاتے رہے۔

یہ ایک مثالی نسخہ تھا جس میں کھانسی کا شربت استعمال نہ کیا گیا۔ اگر کھانسی میں شدت ہو تو ایسے شربت اشد ضروری ہیں۔

مریضوں کی ایک کثیر تعداد کو اس نسخہ سے فائدہ نہ ہوگا۔ ان کے لئے ANTIBIOTIC تبدیل کرنی پڑے گی۔ طب جدید میں چونکہ الرجی کا مکمل علاج نہیں ہوتا۔ اس لئے الرجی کے مریض کی بیماری پرانی ہو جائے گی اور اس کو ہمیشہ علاج کرواتے رہنا ہوگا۔

مرض کے ساتھ سانس میں رکاوٹ یا دمہ کی سی کیفیت پیدا ہو جائے تو ڈاکٹر PREDNISOLONE DECADRON DELTACORTIL LEDERCORT قسم کی ادویہ استعمال کرتے ہیں۔ ان ادویہ سے بیماری کی شدت میں فوری کمی آ جاتی ہے۔ ڈاکٹر کی نیک نامی میں اضافہ ہوتا ہے' لیکن اندرونی طور پر مریض کا بیڑا غرق ہو رہا ہوتا ہے۔ دو چار دن کے لئے ان ادویہ سے کوئی خاص خطرہ نہیں ہوتا' لیکن اس کے بعد ان کی خباثت شروع ہو جاتی ہے۔ سوزش کی جس کیفیت میں بھی ڈاکٹروں کو علاج سمجھ نہ آئے وہ بے کھٹکے ان کو کام میں لاتے ہیں۔

یونانی علاج

اس قدیم اور مفید علم میں جراثیم کش ادویہ تو نہیں ہیں' لیکن مریض کی اذیت کو کم کرنے اور بیماری کا زور توڑنے میں یہ علم لاجواب ہے۔

کھانسی کی شدت کو کم کرنے اور بلغم نکالنے کے لئے جوشاندہ ایک عجیب چیز ہے۔ اس کے اہم اجزا میں گل بنفشہ' گاؤزبان' عناب' زوفا' سپستان شامل ہیں۔ ہمدرد اور اجمل کے یہاں سے جوشاندہ مکمل نسخہ کی صورت میں بند آتا ہے۔ لعوق سپستان' تریاق نزلہ' لعوق حب الصنوبر' کشتہ بیخ مرجان' اکثر دوا خانوں سے مل جاتی ہیں اور

Marfat.com

مفید ہیں۔

حکیم کبیر الدین نے ایک اچھا جوشاندہ تجویز کیا ہے۔

زنجبیل (3 ماشہ)　　گل دھاوا (3 ماشہ)　　کوکنار (1 ماشہ)

کو پانی میں ابال کر دن میں دو مرتبہ پلانا مفید رہتا ہے۔

(طب نبوی سے سعال کا علاج سعال مزمن کے بعد پیش ہے)

پرانی کھانسی — سعال مزمن

CHRONIC BRONCHITIS

پرانی کھانسی میں مریض کو معمولی کھانسی کے ساتھ پیسدار بلغم کی کافی مقدار اکثر خارج ہوتی رہتی ہے۔ سال میں کم از کم تین مہینے بلغم اور کھانسی کا زور رہتا ہے اور یہ سلسلہ سالوں تک چلتا ہے۔ بنیادی طور پر یہ سانس کی نالیوں کی سوزش ہے اور اس کو پیدا کرنے والے جراثیم کا پتہ چل چکا ہے' بلکہ اگر چاہیں تو کسی بھی مریض کی بلغم کو Culture کروا کر جراثیم کو پہچانا جا سکتا ہے۔

یہ بیماری سانس کی نالیوں میں خراش پیدا کرنے والی چیزوں کے مسلسل استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ جیسے کہ تمباکو نوشی' ایسے پیشے جن میں دھواں اور گرد و غبار سے ہمیشہ سابقہ پڑتا ہے۔ کیمیکلز کی فیکٹریوں میں کام کرنے والے۔ جراثیم اور کرم کش ادویہ فروخت کرنے والے۔ عمارتی کارکن۔ پرانی کھانسی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اس مرض میں آب و ہوا کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ سرد اور مرطوب آب و ہوا میں رہنے کے علاوہ نمی والی رہائش گاہیں' زیادہ بارشیں' ائر کنڈیشن کمروں میں رہنا یا سونا سانس کی نالیوں کو خراب کرنے کے بڑے اسباب ہیں۔

Marfat.com

شراب نوشی' موٹاپا' گردوں کی بیماریوں اور سوزش والی کھانسی کے بعد نالیوں کا مستقل طور پر متاثر ہو جانا ایک لازمی نتیجہ ہے۔

سوزش اور خیزش کی وجہ سے نالیوں میں ہر وقت خراش ہوتی رہتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں اندرونی گلینڈ ہر وقت رطوبت پیدا کرتے رہتے ہیں۔ ان کی ساختہ بلغم سانس کی نالیوں کو مسدود کئے رہتی ہے۔ جس سے سانس میں آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کیفیت سے جراثیم فائدہ اٹھا کر اندر جا کر کئی قسم کی سوزشیں پیدا کر سکتے ہیں۔

سوزش کی وجہ سے نالیوں میں ہر وقت ورم رہتا ہے۔ اور اس طرح بلغم کا پوری طرح اخراج نہیں ہوتا۔ سانس کی آمدورفت کا نظام متاثر ہوتا ہے۔ سانس کو اندر لینا اتنا طویل نہیں ہوتا جتنا اس کا باہر نکلنا ہوتا ہے۔ مسلسل رکاوٹ اور اندر بلغم کے جمع ہو جانے کی وجہ سے نالیوں میں دراڑیں آ سکتی ہیں یا یہ پھول جاتی ہیں اور ان کے آبلے بن جاتے ہیں۔ اس کیفیت کو EMPYEMA کہتے ہیں۔

علامات

مریض کھانسی کا پرانا مریض ہوتا ہے۔ جسے کھانسی ہوتی ہی رہتی ہے۔ سردی' بارشوں یا نم آلود آب و ہوا میں کھانسی کے شدید دورے پڑتے ہیں۔ صبح کے وقت بلغم کی مقدار کافی ہوتی ہے جو آسانی سے نکلنے میں نہیں آتی۔ اس لئے کھانسنا مجبوری بن جاتا ہے۔ درجہ حرارت میں معمولی تبدیلی بھی اذیت کا باعث بن جاتی ہے۔

ہم نے پرانی کھانسی کی ایک عجیب مریضہ دیکھی ہے۔ جب وہ ٹھنڈے کمرے یا ائر کنڈیشن میں ہو تو اسے کھانسی نہیں آتی۔ ٹھنڈے کمرے سے باہر نکلنے پر اسے شدید کھانسی ہو جاتی ہے۔

بلغم کی نوعیت بدلتی رہتی ہے۔ عام طور پر بیماری لمبی ہونے کے بعد اس کی مقدار

Marfat.com

کم ہوتی ہے لیکن گاڑھی' پیسدار اور جھاگ کی طرح کی بھی ہو سکتی ہے۔

سانس کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔ کبھی کبھی سانس لینے میں مشکل پڑتی ہے۔ سانس کے ساتھ چھاتی سے آوازیں نکلتی ہیں۔

عام طور پر بخار نہیں ہوتا' لیکن ساتھ ہی شدید سوزش یا جراثیم کی کسی دوسری قسم کا بھی حملہ ہو جائے تو بخار ہو جاتا ہے۔

کھانسی کے بعد بلغم میں کبھی کبھی خون کی پتلی سی لکیر ہو سکتی ہے۔ یہاں پر توجہ کے قابل ایک اہم بات یہ ہے کہ سگریٹ پینے والوں کو کینسر کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی بلغم میں خون کی آمیزش دوسری خطرناک بیماری کی نشان دہی بھی کر سکتی ہے۔

بیماری کی تصدیق کے لئے ایکسرے ایک معقول طریقہ ہے' لیکن اکثر اوقات ایکسرے کی تصویر نارمل نظر آتی ہے۔ بعض استاد ایسے مریضوں کی BRONCHOGRAPHY پسند کرتے ہیں۔ یہ ایک بڑا تکلیف دہ طریقہ ہے۔ جس سے بچنا ہی اچھی بات ہے۔ البتہ اگر کوئی اچھا سرجن مل جائے تو سانس کی نالیوں میں آلہ ڈال کر ان کو براہ راست دیکھا جا سکتا ہے۔ اس عمل کو BRONCHOSCOPY کہتے ہیں۔ اس آلہ کی مدد سے بلغم کی کچھ مقدار نالیوں سے براہ راست نکال کر ٹیسٹ کی جا سکتی ہے اور اگر کینسر کا شبہ ہو تو جھلیوں کا ٹکڑا نکال کر اس کا معائنہ کروایا جا سکتا ہے۔

علاج

مریض کو معتدل آب و ہوا میں رکھا جائے۔ اگر ممکن ہو تو وہ سردی کا موسم کسی گرم علاقہ میں گزارے۔

بیماری کے اسباب یعنی دھواں' گرد و غبار' تمباکو نوشی سے پرہیز کیا جائے۔ مریض اگر زیادہ موٹا نہ ہو تو اس کی غذا میں مکھن' پنیر' دودھ اور گوشت کا اضافہ کر کے اس کی

Marfat.com

قوتِ مدافعت بڑھائی جائے۔

مریض ہلکی ہوا میں موسم کے مطابق لباس پہن کر چہل قدمی کرے۔ اسے لمبے سانس لینے کی مشق کروائی جائے۔ موٹاپے میں وزن کم کرنے کی کوشش کی جائے۔

شراب نوشی ایک خطرناک عادت ہے۔ شراب کی موجودگی میں جسم کا دفاعی نظام پھیپھڑوں میں ٹھیک طور پر کام نہیں کر سکتا۔ جس سے سانس کی ہر بیماری بڑھتی چلی جاتی ہے۔ شراب اس لئے حرام ہے کہ وہ صحت کی دشمن ہے۔

تمباکو نوشی سے مکمل پرہیز ضروری ہے۔ کیونکہ تمباکو کا دھواں گلے اور سانس کی نالیوں میں خراش پیدا کرتا ہے۔ تلی ہوئی اور کھٹی چیزوں سے بھی اجتناب کرنا چاہئے۔ دیکھا گیا ہے کہ وہ مریض جو بہتر ہو رہے ہوں وہ چاول یا تلی ہوئی مچھلی کھانے کے بعد پھر سے بیمار ہو جاتے ہیں۔

عام طور پر یہ علاج کئے جاتے ہیں۔

1- کھانسی کی شدت کو روکنے کے لئے کھانسی کے شربت

2- سانس کی نالیوں سے ورم کو دور کرنے کے لئے TR. BENZOIN CO کی

میں لایا گیا۔ بلغم کی زیادتی اور سوزش کی وجہ سے سانس لینا دوبھر تھا' ہم نے کوشش کی کہ بلغم کی کچھ مقدار کسی آلہ کی مدد سے نکال کر اس کے تنفس کو آسان کر دیں۔ لیکن وہاں ضروری آلات میسر نہ تھے۔

نرسوں کی انچارج ایک بہادر خاتون تھیں' انہوں نے ربڑ کی نالی بچے کے گلے میں ڈال کر بلغم کو اپنے منہ سے چوس لیا۔ دو چار دفعہ ایسا کرنے سے بچہ ٹھیک سے سانس لینے لگا' لیکن ان کے منہ میں جراثیم جانے سے ان کو شدید نمونیہ ہو گیا۔

پھیپھڑوں میں سوزش پیدا کرنے والے جراثیم مریض کے قریب سانس لینے' گلے اور ناک میں پرانی سوزش کی بدولت جسم میں داخل ہو کر بیماری کے باعث ہوتے ہیں۔ ایک اچھے بھلے تندرست شخص کو نمونیہ نہیں ہو سکتا' لیکن وہ مسلسل بادہ نوشی' ذیابطیس' سگریٹ نوشی کی وجہ سے کمزور ہو چکا ہو یا ایڈز کی وجہ سے اس کی قوت مدافعت ماند پڑ گئی ہو۔

علامات

عام طور پر بیماری کا آغاز بخار' کھانسی' سردی لگنے سے ہوتا ہے۔ پہلے زور کی سردی لگتی ہے۔ جسم پر کپکپی طاری ہوتی ہے۔ جی متلاتا ہے۔ شدید کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ بھوک اڑ جاتی ہے۔ سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ شدید کھانسی کے ساتھ ابتدا میں تھوڑی سی بلغم اور کچھ دن گزرنے پر بلغم کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کا رنگ زنگاری اور کبھی کبھی خون بھی شامل ہوتا ہے۔ بلغم نکالنے میں مشکل پڑتی ہے۔

بڑی عمر کے لوگوں کے دماغ پر اثر ہو سکتا ہے۔ اور وہ ہذیان میں مبتلا ہو جاتے

ہیں۔ کھانسنے سے چھاتی میں درد ہوتا ہے۔ درد کروٹ بدلنے اور لمبا سانس لینے سے بھی ہوتا ہے۔

وہ مریض جو پہلے سے سانس کی نالیوں میں سوزش کا شکار ہیں۔ اگر ان کی قوت مدافعت کسی اور وجہ سے یا کسی اور ضرورت کے تحت کارٹی سون کے مرکبات کھا رہے ہوں تو ان کو بیماری کا حملہ ناگہانی طور پر بھی ہو سکتا ہے۔

آواز بدل جاتی ہے۔ سانس لینے اور نکالنے کے دوران چھاتی میں حرکات یکساں نہیں ہوتیں۔

تشخیص

نمونیہ کے مریض کی حالت اور علامات اتنی واضح ہوتی ہیں کہ اس کی تشخیص کے لئے کسی خاص کاریگری کی ضرورت نہیں پڑتی' لیکن علاج کے لئے صحیح ادویہ کی تلاش اور مریض کی تندرستی کا جائزہ لینے کے لئے کچھ ٹیسٹ کر لئے جائیں تو مفید رہتے ہیں۔

1- تھوک - کا براہ راست معائنہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن کسی معتبر لیبارٹری میں اسے

CULTURE AND SENSITIVITY کے لئے بھیجنا ایک اچھی کوشش ہے۔

لیبارٹری سے جراثیم کی قسم اور ان کو ہلاک کرنے والی صحیح دوائی کا پتہ مل سکتا ہے۔

ایک ایسے مریض کے تھوک کا جب کلچر کروایا گیا تو یہ رپورٹ میسر آئی۔

6- خون کے ٹیسٹ کا نتیجہ پہلے جیسا خراب ہو۔

7- تیز اور مسلسل بخار۔

علاج میں تاخیر، نامکمل علاج، دوائی کا کم مقدار میں استعمال کرنا، یا اندازے سے کوئی دوائی دی جائے تو نمونیہ پھوڑے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ پھوڑا اگرچہ جان لیوا ہوتا ہے اور جان بچ جائے تو بقیہ زندگی کیلئے مستقل اذیت کا باعث ہوتا ہے۔

ذہنی اثرات سے بے قراری' بے خوابی' ہذیان اور بے ہوشی بیماری کی وجہ سے بھی ہوتے ہیں اور جراثیم اگر دماغ کی جھلیوں تک چلے جائیں تو ہذیان کا باعث ہو سکتے ہیں۔

تشخیص

مریض کے ایکسرے پر سانس کی نالیاں پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں۔
چھاتی میں نمونیہ کے علاوہ ایسے آثار نظر آتے ہیں کہ نالیاں پھیل کر متورم بھی ہیں اور ان میں پیپ کا شبہ بھی معلوم ہوتا ہے۔
خون کے TLC - DLC معائنہ پر سفید دانے زیادہ نظر آتے ہیں۔ لیکن تعداد میں شدید نمونیہ سے کم ہوتے ہیں۔
ایک بچے کی رپورٹ یہ رہی -

QAZI CLINICAL LABS

HAEMATOLOGY

17-SHALIMAR LINK ROAD,LAHORE DATE_14_3_94

NAME_ Rahila Age_ 3fc Sex_

TLC 17800 /CMM

DLC _

Neutrophils 79%

Lymphocytes 17%

Monocytes 4%

Eosinophils 0%

Basophils 0%

E S R (Westgern) 31 mm/1 Hour

ESF ہر بخار میں زیادہ ہوتا ہے۔

زیادہ پھیل گئی ہو تو اپریشن کرنا خطرناک ہو سکتا ہے۔

علاج بالادویہ

وہ نالیاں جو پھیل چکی ہیں ان کو دوبارہ ان کی اصلی حالت پر لانا ممکن نہیں ان پھیلی ہوئی نالیوں میں بلغم کے جمع ہونے سے سڑاند پیدا ہوتی اور تکلیف وہ نتائج بر آمد ہوتے ہیں۔ اس لئے تمام تر علاج بلغم کو نکالنے اور اس سے پیدا ہونے والی سوزش تک محدود ہے۔

سوزش کو ختم کرنے کے لئے

- TETRACYCLINE - SEPTRAN - AMPICILLIN - VELOSEF - -

ERYTHROCIN

دینا معمول ہے۔ اگر سوزش شدید نہ ہو تو

VIBRAMYCIN یا SUPRAMYCIN دی جاتی ہے۔

موسم سرما میں تکلیف بار بار ہوتی ہے۔ ایسے میں جراثیم کش ادویہ 4-3 ماہ تک لگاتار دی جاتی ہیں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ جراثیم ان میں سے کسی کے عادی ہو کر دوائی کو بیکار کر دیتے ہیں۔ دوائی بدل بدل کر دینا علاج کو زیادہ آسان کر دیتا ہے۔

کچھ عرصہ سے پنسلین کا ایک لمبے اثر والا ٹیکہ دستیاب ہے۔ یہ ٹیکہ PENIDURA - LA 15 سے 30 دن کے بعد لگایا جاتا ہے اور ایک ہی ٹیکہ سوزش کی شدت کو کم کر دیتا ہے۔ یہ ٹیکے اکثر لگانے پڑتے ہیں۔

جراثیم کو مارنے کے علاوہ مریض کی صحت پر خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ مچھلی کا تیل پلانے سے نالیوں کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ جراثیم کش ادویہ کے برے اثرات کو کم کرنے کے لئے VITAMIN - B & C کے مرکبات ضروری ہیں۔

اس لیے اور تکلیف دہ علاج کی نسبت طب نبوی سے علاج کرنا آسان اور زیادہ موثر ہے۔

شہد کی مکھیوں کے چھتہ میں پروپولس بیماریوں کے خلاف رکاوٹ کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ پروفیسر آگارڈ نے اس مشاہدے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس بیروزہ کو ان بیماریوں میں استعمال کیا جن کا ابھی تک علاج معلوم نہیں تھا۔ جیسے کہ خسرہ' کن پیڑے' کالی کھانسی' وغیرہ ان میں اسے شاندار کامیابیاں ہوئیں۔ اس دوائی کے ایک عجیب فائدہ کی اطلاع برطانوی اخبارات نے شائع کی۔

انگلستان کے علاقہ سرے کی ایک پندرہ سالہ بچی جوڑوں کی بیماری کی شدت سے معذور ہو چکی تھی۔ اس کے والد کو کسی نے بتایا کہ وہ شہد کی مکھی کے چھتہ سے جالا نکال کر اس کی گولیاں بنا کر بچی کو کھلائے۔ وہ لڑکی ایک ماہ میں چلنے پھرنے کے قابل ہوگئی اور جوڑوں کی اینٹھن اور درد جاتا رہا۔

جرمنی کے دوا سازوں نے اس دوائی پر کام کرتے ہوئے اس کے کیپسول' شربت اور ٹیکے تیار کیے ہیں۔ پاکستان کے عظیم سائنس دان ڈاکٹر رفیع چودھری کے صاحب زادے ڈاکٹر سرور چودھری نے اس دوائی کا فنی پس منظر ہمارے لئے جرمن زبان میں حاصل کیا اور اس کے ترجمہ میں مدد دی ہے۔ اب ان کی بیگم صاحبہ ڈاکٹر سعیدہ چودھری نے اس کے بارے میں امریکہ سے مزید معلومات مہیا کی ہیں۔

ایک ستر سالہ خاتون کے گھٹنوں کے جوڑ خراب ہو چکے تھے۔ لاہور کے متعدد ماہرین نے ان کو اسپرین کھانے اور شفا سے مایوس رہنے کا مشورہ دیا۔

ہم نے اس خاتون کے لئے PROPOLIS کے کیپسول تجویز کئے وہ تین ماہ سے ایک کیپسول روزانہ کھا رہی ہیں۔ تمام جوڑوں سے ورم اتر چکا ہے اور ان کے پٹھوں سے اکڑن ختم ہوگئی ہے۔ ابھی تک وہ نماز میں

پھیپھڑوں کا پھوڑا

LUNG ABSCESS

جسم کے کسی اور حصے کی طرح پھیپھڑوں میں بھی پھوڑا ہو سکتا ہے۔ عام پھوڑوں کی طرح یہ جسم کو گلا کر پیپ بناتا' زہریلے مادے پیدا کرتا اور جسم کے ایک اہم حصہ کو بیکار کر دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

انسانی زندگی کو قائم رکھنے میں سانس کی آمدورفت کا ایک اہم مقام ہے۔ سانس کے ذریعہ ہمیں آکسیجن میسر آتی ہے۔ اگر دماغ کو دو منٹ تک آکسیجن میسر نہ آئے تو وہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور باقی جسم کیلئے آکسیجن کی تین منٹ کی بندش موت کا باعث ہو سکتی ہے۔

پھیپھڑوں میں نمودار ہونے والے پھوڑے اس کی ساخت' کارکردگی اور حیات آفریں فعل کو ختم کر سکتے ہیں' یہ پھیپھڑوں کو گلانے کے ساتھ سوزش دماغ اور جسم کے دوسرے حصوں میں زہرباد پیدا کر کے موت کا باعث بن سکتی ہے۔

اسباب

1- گلے اور ناک سے سوزشی مادہ کی ترسیل' مریض کسی بھی ذریعہ سے جراثیم کو چوس

جاتا ہے تو اس کے ساتھ پیپ' جراثیم بھی شامل ہو کر ایک خطرناک صورت حال کا باعث بنتے ہیں۔

جراثیم کش ادویہ سے سوزش کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ برونکو سکوپ کی مدد سے پھوڑے کو صاف کیا جاسکتا ہے' لیکن وہ ٹوٹے پھوٹے کناروں والا جو گڑھا پیدا ہو گیا ہے اس کے بھرنے کا عمل بڑا سست ہوتا ہے۔ جب کبھی وہ مریض کی زندگی ہی میں بھر بھی گیا تو پھیپھڑے کی شکل مسخ ہو جائے گی۔ وہ اپنی خدمات سرانجام دینے کے قابل نہ رہے گا۔ اس گڑھے میں دوبارہ سے سوزش بار بار ہوتی رہتی ہے۔ مریض کب تک دوائیاں کھاتا رہے گا؟

پروفیسر مرزا انور ایسے متاثرہ حصے کو کاٹ کر نکال دیتے ہیں لیکن یہ صرف اسی وقت ممکن ہے جب پھوڑا کسی ایک حصے تک محدود ہو۔

علاج کے عام اصول یہ ہیں۔

1- مریض بالکل لیٹا رہے۔ غذا میں لحمیات اور وٹامین دے کر اس کی قوت مدافعت میں اضافہ کیا جائے۔

2- لمبے لمبے سانس لئے جائیں تاکہ نالیوں میں جمع ہوئی غلاظت باہر نکلے۔

3- کمزوری کی مناسبت سے بار بار خون دیا جائے۔

4- مریض کروٹ کے بل لیٹ جائے اور پھوڑے والے مقام پر بار بار تھپکیاں دے کر اس کے اندر کی آلائشوں کو باہر نکالا جائے۔

5- برونکو سکوپ کی مدد سے پھوڑے کی غلاظت نکال لی جائے۔

6- جراثیم کی کچھ قسمیں تازہ ہوا کو پسند نہیں کرتیں۔ مریض کو بار بار آکسیجن دی جائے۔ اس سے سانس کی تکلیف میں کمی کے ساتھ جراثیم کو ہلاک کرنے کی افادیت بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔

علاج بالادویہ

.اصل مسئلہ نمونیہ کے بروقت' درست اور مکمل علاج کا تھا' جب اس پر توجہ نہ دی گئی تو پھوڑا بن گیا۔ اس مرحلہ پر ان میں سے کوئی دوائی استعمال نہ کی جائے۔

BENZYL PENICILLIN کے 1. 2 MEGA UNITS گوشت میں ٹیکہ کی صورت میں دن میں تین مرتبہ دیئے جاتے ہیں۔ اس میں روزانہ ایک گرام سٹرپٹومائی سین بھی شامل کر لی جاتی ہے۔

ان کے علاوہ CLOXACILLIN 250mg کا ٹیکہ ہر چھ گھنٹہ بعد بھی دیا جاتا ہے۔

اسی مضمون میں ایک مریض کی پیپ کے معائنہ کے بعد کلچر رپورٹ میں دکھایا گیا ہے کہ اسے

ERYTHROCIN - KANAMYCIN - VELOSEF - MINOCIN سے بھی فائدہ ہو سکتا تھا۔ بدقسمتی سے اس مریض کی سوزش ختم ہوگئی۔ صحت بہتر ہو رہی تھی لیکن سینہ کا گڑھا مستقل اذیت کا باعث تھا۔ جس کے لئے اپریشن کا مشورہ دیا گیا۔

اپریشن میں پھیپھڑے کا کافی حصہ نکل گیا۔ جان بچ گئی لیکن توانائی واپس نہ آسکی۔

طب یونانی

اطباء قدیم کو نمونیہ کے علاج میں بارہ سنگھا کے سینگوں کے کشتہ پر بڑا اعتقاد تھا۔ اور اب تک یہ مقبول چلا آیا ہے۔

گوند ببول	(ایک ماشہ)
گوند کتیرا	(ایک ماشہ)

کبھار کینسر پھوٹ پڑتا ہے۔ کچھ خاندان ایسے ہیں جن میں کینسر قبول کرنے یا پیدا کرنے کا رجحان دوسروں سے زیادہ ہوتا ہے۔ جیسے کہ ذیابطیس میں یہ ضروری نہیں کہ ان کے تمام مریض کینسر کا شکار ہوں لیکن ان کو کینسر کا خطرہ زیادہ رہتا ہے۔۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی کو ابھی تک یہ معلوم نہیں کہ یہ کیوں پیدا ہوتا ہے؟ اور اس کو روکنے کی صورت کیا ہو سکتی ہے؟

علامات

عام طور پر کینسر کی کوئی واضح علامت نہیں ہوتی۔ ہم نے اس قسم کے سرطان کے جتنے بھی مریض دیکھے ہیں وہ ظاہری طور پر اچھے بھلے ہوتے ہیں۔ کتابی علامات کے مطابق وہ بڑھتی ہوئی کمزوری بھوک کی کمی وغیرہ کا شکار نہیں تھے۔

ایک صاحب کھانسی کے پرانے مریض تھے۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر سگریٹ پیتے تھے۔ تھوڑا سا پی کر سگریٹ بجھا کر آئندہ کیلئے رکھ لیتے تھے۔ کھانسی کے شربت پی کر ان کو آرام آ جاتا تھا۔ ایک مرتبہ جو شروع ہوئی تو پھر ٹھیک ہونے میں نہ آئی۔

ایکسرے کروایا گیا تو کینسر کافی پھیل چکا تھا۔

ان کی عام صحت بالکل درست۔ بھوک ٹھیک اور تھوک میں کوئی چیز مشاہدہ کے قابل نہ تھی۔

ہسپتال میں داخل ہوئے اور ہفتہ بھر میں چل بسے۔

ایک اور صاحب عام طور پر اچھے بھلے تھے۔ سینہ میں درد کی شکایت کرتے تھے۔ خود دوا فروش تھے۔ کسی نے اخلاقاً مفت ایکسرے کر دیا۔ اس میں پھیلا ہوا کینسر واضح نظر آ رہا تھا۔ ہسپتال گئے اور آٹھ دس دن میں راہی ملک عدم ہو گئے۔

اپریشن اس بیماری کا مکمل علاج نہیں۔ یہ ایک طرح سے عمر میں معمولی توسیع کی ایک صورت ہے۔ اکثر مریض اپریشن کے بعد پانچ سالوں سے زیادہ زندہ نہیں رہتے۔

بجلی سے علاج

ایکسرے کی شعاعوں یا ریڈیم سے علاج کے مراکز بڑے ہسپتالوں میں ہوتے ہیں۔ یہ علاج ان مریضوں کیلئے مخصوص ہے جس کا اپریشن ممکن نہیں ہوتا۔ بجلی لگانے سے مرض کی بعض علامات اور تکلیف میں وقتی طور پر کمی آجاتی ہے۔

ایک ڈسپنسری کے معائنہ کے دوران عملہ اکٹھے چائے پی رہا تھا۔ ایک لیڈی ڈاکٹر چائے پینے پر آمادہ نہ تھی۔ اس نے بتایا کہ وہ چھاتی کے کینسر کیلئے بجلی لگوا رہی ہے اور اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کے جسم کے اندر آگ لگی ہوئی ہے۔

جب جسم کے اندر اتنی شدت سے حدت محسوس ہو رہی ہو تو کسی گرم چیز کو برداشت کرنا ممکن نہیں رہتا

بجلی لگنے سے اور بھی تکالیف ہوتی ہیں۔ لیکن کسی اور علاج کے نہ ہونے کی بنا پر اس موہوم سی امید کو ترک کرنا بھی ممکن نہیں۔

دوائیں

آج کل کچھ دوائیں ایسی بازار میں آگئی ہیں جن کے بارے میں کینسر سے نجات کی شہرت ہے۔ ان میں سے کوئی بھی دوائی کینسر کو ختم کرنے کے قابل نہیں۔ البتہ

ہے۔ جس سے دق کے جراثیم براہ راست دیکھے جا سکتے ہیں۔

خون کا E S R ٹیسٹ ایک آسان ترکیب ہے۔ اگر اس کا جواب 10 MM سے زیادہ آئے تو جسم میں دق کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے خواتین میں یہ 20 MM تک نارمل گنا جاتا ہے۔

بدقسمتی سے یہ ٹیسٹ ہر بخار میں بڑھ جاتا ہے۔

پیچیدگیاں

چھاتی کے اندر سوزش یا وہاں پانی پڑ جانا کوئی آسان سا مسئلہ نہیں۔ اس پانی میں خون اور پیپ بھی شامل ہو کر خطرات میں اضافہ کا باعث بن سکتے ہیں۔

تپ دق جسم میں پھیل سکتی ہے۔ یہ اس کا زہریلا مادہ کمزور کرتے کرتے ہلاکت کا باعث بنتا ہے۔ پھیپھڑوں میں ورم آ جائے تو ان کا مکمل طور پر تندرست ہونا یا سانس لیتے رہنا ممکن نہیں رہتا۔ پھیپھڑے سکڑ کر بے کار ہو سکتے ہیں۔ یہ سوزش پاس آتے ہوئے دل اور اس کی جھلیوں کو آلودہ کر کے جان کا خطرہ پیدا کر سکتی ہے۔ جھلیوں میں پیپ پڑ کر یا ان کی حد میں خون کی نالیاں آ جائیں تو ان میں سوراخ کر کے شدید کمزوری اور خون کی کمی کا باعث ہو سکتی ہے۔

چھاتی میں سے پانی اگر جلد نہ نکالا جائے تو وہ بھی متعدد مسائل پیدا کر سکتا ہے۔ مگر آج کل بعض ماہرین کا خیال ہے کہ مریض کا علاج شروع کر دیا جائے اور پانی کی مقدار پر نظر رکھی جائے۔ اگر وہ روز بروز کم ہو رہا ہے اور سانس کی تکلیف میں کمی آ رہی ہو تو پھر پانی نکالنے والا طریقہ کچھ عرصہ کیلئے مؤخر کیا جا سکتا ہے۔

علاج

مریض عملی طور پر بستر پر لیٹا رہے۔ اگر کمزوری۔ بخار۔ اور درد زیادہ نہ ہو تو وہ

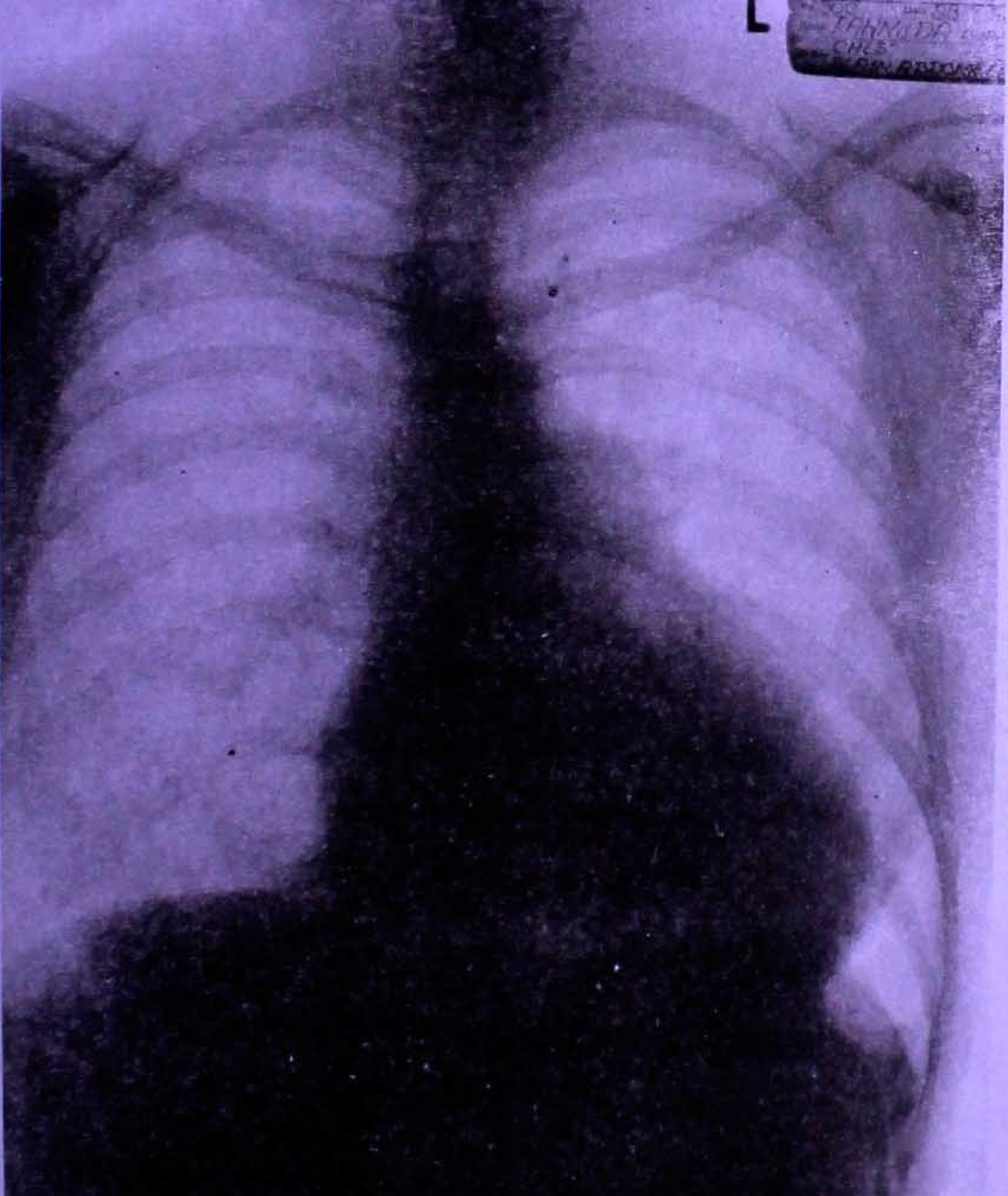

اس مریض کے پھیپھڑے بذات خود تندرست ہیں۔ لیکن دل کا بطن
Left Ventricle پھیل گیا ہے جس سے دل کا حجم بھی بڑھ گیا ہے۔
دل کے پھیلاؤ کی وجہ سے پھیپھڑوں میں خون کا ٹھہراؤ واقع ہو گیا ہے۔

اس کیفیت میں سانس کی تکلیف ہوتی ہے جو کہ دمہ کی وجہ سے نہیں بلکہ اسے
Cardiac Asthma کہتے ہیں اور مریض کو لیٹ کر سانس نہیں آتا اور وہ سہولت
کیلئے رات بھر بھی بیٹھا رہتا ہے۔

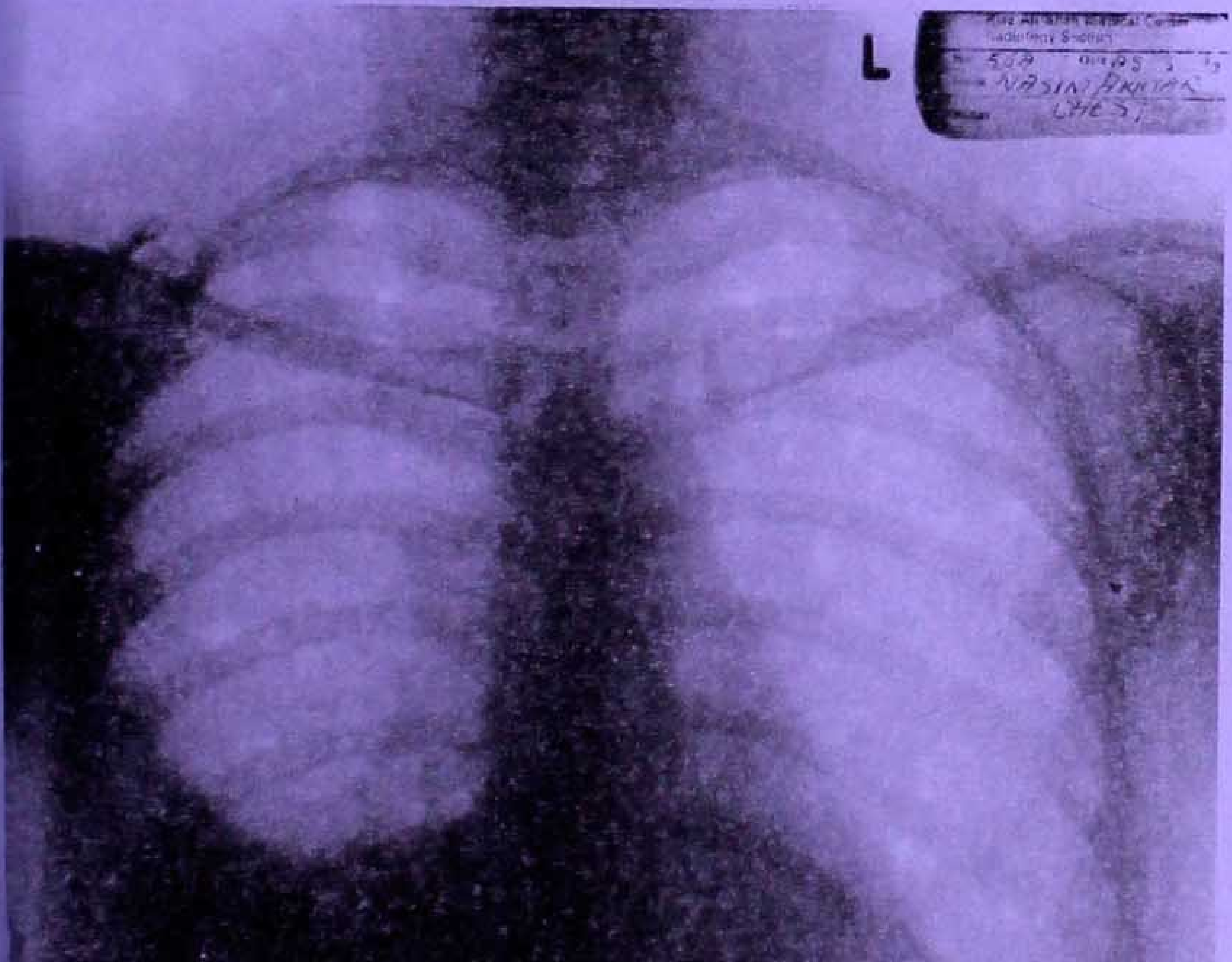

یہ پلورسی کے ایک ایسے مریض کا ایکسرے ہے۔ جس کے دائیں طرف پلورسی کے ساتھ چھاتی میں پانی بھی بھر گیا ہے۔ دائین طرف چھاتی میں ساتویں پسلی تک پانی بھرا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے پھیپھڑوں کو ٹھیک سے دیکھا نہیں جا سکتا۔

مریض جب بات کرتا ہے تو اس کے منہ سے نکلنے والی ہوا جراثیم آلودہ ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے قریب جانا خطرے کا باعث ہو سکتا ہے۔

حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کلم المجذوم و بینک و بینہ قدر رمح او رمحین

(ابن السنی۔ابو نعیم)

(جب تم کسی کوڑھی سے بات کرو تو اپنے اور اس کے درمیان ایک سے دو تیر کے برابر فاصلہ رکھا کرو)

ایک سے دو تیر کے برابر فاصلہ کا مطلب ایک سے ڈیڑھ میٹر کا فاصلہ ہے۔ مریض کے منہ سے نکلنے والے جراثیم اس مسافت تک مار نہیں کرتے' لیکن مریض اگر کھانس رہا ہو یا چھینک مارے تو وہ زور سے خارج ہونے والی ہوا کی وجہ سے جراثیم کو زیادہ دور تک پہنچا سکتا ہے۔ اس اضافی خطرے کا بندوبست کرتے ہوئے ہدایت فرمائی گئی کہ چھینک مارتے اور کھانستے وقت منہ کے آگے کپڑا یا ہاتھ رکھ لیا جائے تاکہ جراثیم دور تک نہ جاسکیں۔

وبائی علاقوں سے دور رہنے اور قرنطینہ کا اصول بھی اسلام ہی نے مرحمت فرمایا ہے۔

جب تم کسی علاقہ میں طاعون کی وباء کا سنو تو وہاں پر مت جاؤ اور اگر وباء پھوٹتے وقت تم وہاں موجود ہو تو پھر وہاں سے باہر مت نکلو۔

یہ ایک اور اہم حفاظتی نسخہ تھا۔ مثلاً بھارت میں طاعون کی وباء پڑی۔ اگر وہاں کے رہنے والے ادھر ادھر سفر کرتے رہتے یا دوسرے مقامات کے باشندے وہاں جاتے رہتے تو یہ وباء آس پاس کے تمام ممالک اور پاکستان میں بھی پھیل جاتی۔ یہ وہی صورت

ہوتی جو 1895ء میں ہانگ کانگ میں طاعون کی وباء کی صورت میں ہوئی تھی۔ یہ چین سے لے کر بمبئی تک پھیل گئی اور کم از کم ایک کروڑ افراد اس سے ہلاک ہوئے۔ بھارت جانے اور وہاں سے آنے پر پابندیوں کی وجہ سے وباء کا دائرہ وسیع نہ ہو سکا اور یہ فائدہ اس ارشاد نبوی ﷺ پر عمل کے نتیجہ میں ہوا۔

اب یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جب کسی علاقہ میں کوئی بیماری پھیلتی ہے تو کچھ لوگ اس کا شکار نہیں ہوتے۔ کیوں اس لئے کہ ان کے جسم میں اس کے خلاف قوت مدافعت ہوتی ہے۔ قوت مدافعت کا تصور بھی اسلام نے دیا ہے۔

حضرت علیؓ اور ابوسعیدؓ اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اصل کل داء البردۃ ○

(ابن السنی۔ ابونعیم۔ دار قطعنی)

(ہر بیماری کی اصل وجہ جسم میں ٹھنڈک ہے)

یعنی بیماری کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت یا IMMUNITY یہ صلاحیت خوراک سے حاصل ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں وقت پر کھانے کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا۔

خیر الغداء بواکرہ

(بہترین ناشتہ وہ ہے جو صبح جلدی کیا جائے)

جو لوگ وقت پر ناشتہ نہیں کرسکتے یہ بڑے فخر سے بتاتے ہیں کہ ہم بڑا ہلکا ناشتہ جیسے کہ ایک سلائس اور چائے کا کپ پی لیتے ہیں وہ ہمیشہ بیمار رہتے ہیں۔

رات کا کھانا بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اگر ایک شخص دوپہر کا کھانا ایک بجے کھائے اور رات کا کھانا نہ کھا کر اگلے روز صبح آٹھ بجے ناشتہ کرے تو اس نے کم از کم 17 گھنٹے فاقہ کیا۔ اس کے خون میں گلوکوس کی مقدار کم ہو جائے گی اور اس کے جسم میں

جب بچہ سال بھر کا ہو جائے تو اس کو ایک اور خوراک دی جائے

جب بچہ 5 سال کا ہو جائے اور سکول جانے لگے تو پھر ایک اور خوراک دی جائے جسے 2nd Booster کہتے ہیں۔

جن بچوں کو اس سے پہلے کالی کھانسی ہو چکی ہو ان کو یہ ٹیکہ نہ لگایا جائے۔ ان کو D. T. لگائی جائے۔ جس کی صرف دو خوراکیں دی جاتی ہیں۔

پولیو ویکسین

بچوں کے فالج سے بچانے والی یہ مفید ویکسین D P T کے ٹیکوں کے ساتھ انہی ایام میں دی جاتی ہے۔ بچے کو دوائی کے 3-2 قطرے پلا دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح یہ قطرے پانچ مرتبہ پلائے جاتے ہیں۔

اس ویکسین کو 4C - 0 پر رکھا جانا چاہیئے۔

خسرہ کا ٹیکہ

جس بچے نے اپنی ماں کا دودھ پیا ہو وہ عام طور پر 9 ماہ کی عمر تک خسرہ سے محفوظ رہتا ہے۔ خسرہ کا ٹیکہ بچے کو 9 ماہ کی عمر میں لگایا جاتا ہے۔ اس کی ویکسین بڑی نازک ہے۔ اسے فریج میں رکھنا چاہیئے۔ اگر ایک مرتبہ گھول کر اس کا محلول بنا لیا جائے تو پھر اس کی عمر دو گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اس سے زائد عرصہ کی بنی ہوئی دوائی خواہ برف میں بھی رکھی جائے بیکار ہو جاتی ہے۔

سرکاری مراکز پر بچوں کو جو ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ وہ صرف خسرہ کا ہے۔ بازار میں ایسے ٹیکے دستیاب ہیں جو خسرہ کے علاوہ کن پیڑوں کے لئے بھی مفید ہیں۔ اگر ممکن ہو بچوں کو بازار سے MMR کا ٹیکہ لا کر فوری طور پر لگوا دیا جائے اسے رکھنا ممکن نہیں ہوتا۔

55543	1988
2349	1989
21785	1990
617	1991
2967	1992
1967	1993

تپ دق TUBERCULOSIS

1974	66443
1975	92687
1976	95930
1977	66083
1978	88652
1979	263842
1980	316340
1981	324576
1982	326492
1983	117739
1984	91572
1985	111419
1986	149004
1987	179480
1988	194323
1989	170562
1990	156759
1991	194323
1992	658
1983	313

یہ درست ہے کہ 1990ء کے بعد تپ دق کے علاج میں تبدیلیاں آئیں۔ سریع الاثر ادویہ سے مریض جلد تندرست ہونے لگے۔ شرح اموات کم ہوگئی۔ بچوں کو B.C.G کے ٹیکے لگانے سے ان میں دق کے خلاف قوت مدافعت پیدا ہوئی اور وہ اس طرح

طب نبویؐ

بیمار بچہ غذائی کمی کی وجہ سے شدید کمزوری کا شکار ہوتا ہے۔ ایسے بچوں کی توانائی کو برقرار رکھنے کے لئے شہد بہترین غذا ہے۔

شہد بہترین غذا ہونے کے علاوہ کھانسی کا علاج' گلے کی خرابیوں کا مداوا اور جراثیم کے خلاف جسم کو قوت مدافعت مہیا کرتا ہے۔

مریض کو چمچہ سے چند قطرے شہد' دن میں کئی بار چٹایا جائے' شہد کی مقدار اتنی کم ہو کہ وہ منہ ہی میں حل ہو کر اندر چلا جائے۔

دیکھا گیا ہے کہ اکثر بچوں کو صرف شہد سے ہی شفا ہو جاتی ہے کسی دوسرے اضافہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔

قرآن مجید نے جنت میں پائی جانے والی بہترین چیزوں کے تذکرہ میں انار' کیلا اور ادرک کا تذکرہ فرمایا ہے۔ شہد کی شفا باشی کی خوش خبری بھی قرآن مجید سے ہی میسر ہے۔ ان میں سے ہر چیز کالی کھانسی سے شفا دیتی ہے۔

خشک ادرک کو پیس کر اسے شہد پر چھڑک دیا جائے۔ یہ کھانسی کی ہر قسم کیلئے شفا ہے۔

میٹھے انار کا پانی نکال کر اسے چولہے پر پکائیں۔ جب وہ گاڑھا ہو جائے تو مریض کو بار بار چٹایا جائے۔ یونانی طب کا ایک مرکب "جوارش انارین" کے نام سے آتا ہے۔ اس میں شہد ملا کر بار بار چٹانا مفید ہے۔

کیلے کے درخت کا پتہ سکھا کر توے پر رکھ کر جلایا جائے۔ اس راکھ کو شہد میں ملا کر بار بار چٹایا جائے۔

خسرہ حصبہ

MEASLES

خسرہ بچوں کے لئے ایک مصیبت ہے جو زمانہ قدیم سے چلی آ رہی ہے۔ یہ سانس کی نالیوں۔ گلے اور ناک میں سوزش کے ساتھ بخار کی شکل میں آتی ہے اور اچھے بھلے بچے کو بے حال کر جاتی ہے۔ پروفیسر اشفاق احمد خان نے WHO کے لئے دنیا کے اکثر ممالک میں خسرہ کی ایذا رسانیوں کا تحقیقی جائزہ لیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بیمار ہونے والوں میں سے کم از کم 25 فیصدی بچے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ جدید علاج اور معلومات سے شرح اموات میں کمی آئی ہے' لیکن بیماری کے دوران فاقہ کشی' بعد میں دل' کان اور دماغ میں اورام کے باعث بھی اموات ہوتی رہتی ہیں۔ اس لئے جب ان سب کو جمع کریں تو بات 25 فیصدی پر ہی ٹھہرتی ہے۔

مغربی ممالک میں خسرہ کو چیچک کی آسان سی شکل قرار دیا جاتا رہا ہے۔ 900ء میں ابوبکر الرازی نے بیماریوں کی تشخیص کرتے ہوئے ایک رسالہ تالیف کیا جس میں اس نے خسرہ کو چیچک سے علیحدہ بیماری قرار دیا۔ اور آج کے ماہرین بھی معترف ہیں کہ خسرہ کے بارے میں معلومات کا اصل ماخذ ابوبکر الرازی ہی رہے۔

یہ ایک متعدی بیماری ہے جو وائرس سے ہوتی ہے۔ بیمار بچے کی سانس میں ہزاروں وائرس ہوتے ہیں۔ یہ اس کی سانس کے ساتھ باہر نکلتے اور قریب کے بچوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ بچہ جب کھانستا اور چھینک مارتا ہے تو اس وقت باہر نکلنے والے وائرس زیادہ دور تک مار کر سکتے ہیں۔

خسرہ کے مریض کے تمام جسم پر دانے نکلتے ہیں۔ ان دانوں کے نکلنے کے چار دن پہلے اور چار دن بعد یہ مریض دوسروں کو بیمار کرنے کی بدترین استعداد رکھتا ہے۔ اس کے بعد یہ مریض بچہ دوسروں کے لئے خطرناک نہیں رہتا۔

مریض کے استعمال شدہ رومال، چوسنی، چمچہ، گلاس، پیالی بھی بیماری دے سکتے ہیں، لیکن تھوک خشک ہونے کے ساتھ وائرس بھی ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس لئے مریض کے استعمال کے فوراً بعد ہی اس کے مستعملات خطرناک ہوتے ہیں۔

جس بچے کو ایک دفعہ خسرہ نکل آئے، اسے دوسرا حملہ شاذونادر ہی ہوتا ہے۔ بیماری کا ایک حملہ آئندہ پوری زندگی کے لئے محفوظ کر دیتا ہے۔ بچوں کو بعض اوقات خسرہ کے ایک حملہ کے کچھ عرصہ بعد اسی قسم کی دوسری بیماریاں ہوتی ہیں۔ جن کو اکثر لوگ خسرہ قرار دیتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ یہ ممکن ہے کہ بچے کی پہلی بیماری ہی خسرہ نہ ہو اور اسے خواہ مخواہ خسرہ قرار دیا گیا یا بعد میں ہونے والی بیماری خسرہ نہ تھی۔

یہ بیماریاں عام طور پر

Q - fever یا **Scarlet Fever** یا **Mononucleosis** یا **Typhus**

Paratyphoid یا **Rubella** یا **Rocky mountain spotted fever**

وغیرہ میں سے کوئی ایک ہو سکتی ہے۔

مریض کے پاس جانے کے 16-8 دن بعد بیماری کی علامات شروع ہو جاتی ہیں۔ بچہ اگر کمزور ہو تو وائرس کے جسم کے اندر جانے کے چند دن بعد ہی بیماری شروع ہو جاتی

ہے۔ بڑی عمر میں بیماری شروع ہونے کا وقفہ قدرے زیادہ ہوتا ہے۔

علامات

بیماری کی ابتدا بخار سے شروع ہوتی ہے۔ اکثر بچوں میں یہ بخار زیادہ نہیں ہوتا' لیکن 102F تک جا سکتا ہے۔ شدید نزلہ' کھانسی کے ساتھ آنکھیں سرخ ہونے کے ساتھ روشنی کو پسند نہیں کرتیں۔

دوسرے دن منہ کے اندر' ہونٹوں کی اندرونی طرف نیلگوں دانے نکلتے ہیں جن کے اردگرد گلابی حاشیہ ہوتا ہے۔ ان کی تعداد زیادہ نہیں ہوتی۔ اگر یہ بڑے بڑے ہوں تو تعداد میں کم ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی یہ تالو اور گلے میں بھی نکل آتے ہیں۔

پہلے چار دنوں کے اندر پیٹ میں جلن' متلی اور اسہال ہونے لگتے ہیں۔ گلا بیٹھ جاتا ہے آواز بھاری ہو جاتی ہے۔

پانچویں دن تمام جسم پر دانے نکل آتے ہیں۔ سرخ دھبے پہلے کانوں کے پیچھے نکلتے ہیں پھر سر کے بالوں کے ساتھ کناروں پر۔ رخساروں کی پچھلی سمت' چند گھنٹوں میں یہ چھوٹے چھوٹے دھبے سارے جسم پر پھیل جاتے ہیں۔ ان کا رنگ گہرا ہونے لگتا ہے اور کئی دھبے آپس میں مل کر بڑا سا سرخ داغ بنا لیتے ہیں۔

خسرہ اگر شدید ہو تو آنکھوں میں سرخی کے ساتھ چہرے پر ورم آ جاتا ہے تمام جسم پر سوزش اور ورم آ جاتے ہیں۔

کچھ دنوں میں دھبوں کا رنگ ہلکا پڑنے لگتا ہے۔ یہ عمل چہرے سے شروع ہو کر نیچے کی طرف جاری ہوتا ہے۔ پہلے یہ بھورے پڑتے ہیں۔ پھر ان پر چھلکا اترنے لگتا ہے۔ کچھ مریضوں میں داغ ایسے لگتے ہیں جیسے کہ ان کے نیچے خون جمع ہو گیا ہے' لیکن یہ بھی ایک سے دو ہفتوں میں ختم ہو جاتے ہیں۔

ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ IMMUNO- GLOBULIN کا ٹیکہ بچے کے وزن کے ایک کلوگرام کیلئے 0.25ml کی مقدار کے حساب سے لگا دیا جائے۔

یہ ٹیکہ صرف ان بچوں کے لئے مفید ہے جو مریض سے قریبی تعلق میں آئے اور عام حالات میں ان کو خسرہ ہونے کا امکان موجود ہے لیکن یہ ٹیکہ تعلق میں آنے کے تین دن کے اندر لگا دیا جائے۔ تین دن گزرنے کے بعد ٹیکہ بے کار ہو گا۔ ٹیکہ لگانے کا مطلب یہ نہیں کہ اسے آئندہ خسرہ کا ٹیکہ لگانے کی ضرورت نہیں۔ فوری بچاؤ کے اس عارضی طریقہ کے 8-12 ہفتوں کے درمیان اس بچہ کو خسرہ سے بچاؤ کا باقاعدہ ٹیکہ لگا دیا جائے۔ اس طرح وہ زندگی بھر کیلئے اس اذیت سے محفوظ ہو جائے گا۔

طب نبویؐ

طب جدید میں خسرہ کا علاج نہیں ہے۔ علاج کا زیادہ تر دارومدار علامات کی شدت کم کرنے پر ہے۔ جو کہ قابل اعتماد طریقہ نہیں۔ اور ایک بچے کی زندگی کو بچانے کے لئے یہ طریقہ غیر یقینی ہے۔ طب نبوی اس مصیبت میں امید کی روشنی رکھتی ہے۔

1- منہ کے آبلوں اور کمزوری کیلئے گرم پانی میں شہد۔ بار بار دیں۔ یہ کمزوری کو دور کرتا، پھیپھڑوں کو توانائی مہیا کرتا اور سوزش کا علاج ہے۔

2- بچہ اگر زیادہ کمزور ہو تو اسے PEKING ROYAL JELLY کا آدھ ٹیکہ روزانہ پلایا جائے۔ اگر میسر آ جائے تو اس کی جگہ ROYAL JELLY کا شربت بھی دیا جا سکتا ہے۔

3- خسرہ کے خلاف شہد کی مکھی کے چھتے میں ایک زبردست ہتھیار PROPOLIS کی صورت میں موجود ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے یہ دوائی بیرونی ممالک میں تو مل جاتی ہے لیکن پاکستان میں نایاب ہے۔

گلے کا خناق

یہ اس کی عام ترین قسم ہے۔ سوزش، حلق، لوزتین میں وارد ہوتی ہے۔ شروع سے ہی ایک چمکدار، پتلی سفید جھلی گلے میں نمودار ہوتی ہے جو دنوں میں سخت ہو جاتی ہے۔ اگر اسے اتارنے کی کوشش کریں تو اطراف سے خون بہتا ہے۔ یہ جھلی گلے اور سانس کی نالیوں کو بند کر سکتی ہے۔

چھوٹے بچے گلے میں خراش اور درد کا اظہار نہیں کر سکتے، لیکن منہ سے زیادہ مقدار میں تھوک خارج ہوتا ہے۔ بخار 102 F تک ہو جاتا ہے۔ جراثیم کے زہر کی وجہ سے کمزوری اور بے قرار ہوتے ہیں۔

تالو اور حلق کا خناق

جراثیم کا زہر حلق سے براہ راست جذب ہو سکتا ہے۔ اس لئے گلے میں بننے والی جھلی بڑی لمبی بنتی ہے۔ یہ لوزتین کے علاوہ حلق کی دوسری اہم چیزوں پر چپک جاتی ہے۔ ناک کی نالیاں جہاں گلے میں کھلتی ہیں وہ بند ہو جاتی ہیں اور مریض کے لئے نگلنے کے علاوہ سانس لینا بھی ممکن نہیں رہتا۔

ابتداء میں جھلی شفاف اور نرم ہوتی ہے، لیکن ایک دو دن میں سخت اور مضبوط ہو جاتی ہے۔ آس پاس کی چیزیں ورم کر جاتی ہیں۔ سانس میں بدبو آ جاتی ہے کبھی کبھی ناک سے خون بھی بہنے لگتا ہے۔

سانس کی آمدورفت میں رکاوٹ کی وجہ سے مریض بڑی کوشش اور تکلیف سے سانس لیتا ہے۔ آکسیجن کی کمی موت کا باعث بن سکتی ہے۔ ورنہ موت جراثیم کے زہروں سے بھی ہو سکتی ہے۔ بیماری کی شدت ختم ہونے کے 7 ہفتے بعد تک جسم کے بعض حصوں میں فالج ہو سکتا ہے۔ بعض بچوں میں لقوہ بھی دیکھا گیا ہے۔

گندے اوزاروں سے بچے کی ناف کاٹنے یا ختنہ کرنے کے بعد وہاں سے جراثیم

کی قوت مدافعت میں اضافہ ہوا تو بیماری کا زیادہ اچھی طرح مقابلہ کر کے علالت کے عرصہ کو کم کر سکتا ہے۔ جدید ادویہ بلاشبہ مفید ہیں۔ اور ان چیزوں کے ساتھ ان کو دیا جا سکتا ہے۔ بلکہ ان کے یہاں مریض کی توانائی کو قائم رکھنے۔ پیچیدگیوں کو روکنے اور عرصہ علالت کو کم کرنے کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔

Marfat.com

پیٹ میں درد، متلی اور قے کے ساتھ بھوک اڑ جاتی ہے۔ کھانا نہ کھانے اور آنتوں میں سوزش سے قبض ہو جاتی ہے۔ ہوا نکلنی بند ہو جاتی ہے اور اسہال ہو سکتے ہیں۔ اس مرحلہ پر علامات میں گڑبڑ کی وجہ سے تپ محرقہ کا شبہ بھی پڑ سکتا ہے۔

سر درد کے ساتھ سوزش دماغ کی جھلیوں کو بھی متاثر کر سکتی ہے۔ مریض بے ربط گفتگو کرتا ہے جو کہ پاگل پن کے قریب قریب ہوتی ہے۔ گھبراہٹ اور بے قراری بڑی شدت سے محسوس ہوتے ہیں اور یہ کیفیات تندرستی کے بعد بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔ بخار اگرچہ 102F کے قریب رہتا ہے، لیکن ہونٹ نیلے اور دل پر برے اثرات سے حرکت قلب بند ہونے کا امکان موجود رہتا ہے۔

انفلوئنزا کے وائرس نمونیہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، لیکن مریض کی کمزوری۔ سانس کی نالیوں میں ورم اور خیزش سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دوسری قسموں کے جراثیم بھی حملہ آور ہو جاتے ہیں اور نمونیہ کی بدترین شکلیں اس لئے بھی دیکھنے میں آتی ہیں کہ مریض کی قوت مدافعت کو بیماری پہلے ہی ختم کر چکی ہے۔ اس لئے دوسرے جراثیم کو بھی حملہ آور ہونے کا موقعہ مل جاتا ہے۔

دل کے عضلات اور والو ہمیشہ متاثر ہوتے ہیں۔ اگرچہ بیماری کا حملہ ختم ہونے کے بعد اکثر اوقات یہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے لیکن کبھی مریض بخار سے نجات پانے کے بعد دل کے مستقل مریض بن جاتے ہیں۔

کان بہنے لگ جاتے ہیں۔ جوڑ ورم کر جاتے ہیں اور ان میں دردیں شروع ہو جاتی ہیں۔ گردوں کے خراب ہو جانے کا امکان بھی موجود ہے۔

انفلوئنزا کی اصل دہشت وہ تکالیف ہیں جو وہ اپنے جانے کے بعد جسم میں چھوڑ جاتا ہے۔

(MEASLES - MUMPS - RUBELLA) کے خلاف مفید ہے۔

بعض ماہرین کو کن پیڑوں سے بچاؤ کا ٹیکہ لگانے پر اعتراض ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ٹیکے سے حاصل ہونے والی مدافعت کا عرصہ متعین نہیں۔ جب اس کا اثر ختم ہو گا تو مریض بچپن سے نکل کر بلوغت میں داخل ہو گا۔ اگر اس عمر میں کن پیڑے نکلیں تو وہ زیادہ خطرناک ہو سکتے ہیں۔ جبکہ بچپن میں زیادہ خطرناک نہیں ہوتے۔ اس لئے ہر بچے کو یہ آسان سی بیماری بچپن ہی میں ہو جائے تو زیادہ اچھا ہے۔

یہ ٹیکہ حاملہ عورتوں۔ دائم المریض بچوں اور CORTISONE کے مرکبات کھانے والے بچوں کو نہ لگایا جائے۔

علاج

کن پیڑوں کا حملہ اگر زیادہ شدید نہ ہو تو کوئی خاص علاج نہیں کیا جاتا۔ درد اگر زیادہ ہو تو اسپرین' پونستان' ڈسپرین میں سے کوئی دوائی دی جا سکتی ہے۔

لاہور کے بھاٹی دروازہ کے اندر ماموں بھانجے کا کنواں بڑا مشہور تھا۔ لوگ بیمار بچوں کو اس کنوئیں پر لے کر جاتے تھے اور ورم والی جگہ پر کنوئیں کی گیلی گیلی مٹی کا لیپ کر دیتے تھے۔ سوزش کی تپش میں ٹھنڈے کیچڑ سے کمی آ جاتی تھی۔ یہ کمال تو کسی بھی کنوئیں کی مٹی سے کیا جا سکتا ہے۔

بچوں کو برتن بنانے والے کمہاروں کے پاس بھی لیجایا جاتا ہے۔ وہ مٹی کوٹنے والی تھاپی اس کے گال پر پھیرتے ہیں۔

میرے سکول کے راستہ میں ایک کمہار کچے برتن بنایا کرتا تھا۔ اس کا سارا کاروبار سڑک پر تھا۔ کئی دفعہ دیکھا گیا کہ لوگ اس کے پاس کن پیڑوں والے بچوں کو تھاپی پھروانے کے لئے لے کر آتے۔ کمہار ان پر لکڑی

سالوں سے صرف زکام کے علاج اور بچاؤ کے طریقوں پر تحقیقاتی کام کر رہے ہیں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ ان میں سے کوئی ایک بھی زکام سے بچاؤ یا علاج کا کوئی قابل اعتماد طریقہ بتانے کے قابل نہیں ہوا۔

زکام سے بچاؤ کیلئے طبیب اعظمؐ نے یہ زبردست ترکیب عطا فرمائی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

غسل القدمین بالماء البارد بعد الخروج من الحمام امان من الصداع۔

(ابو نعیم)

(غسل کرنے کے بعد حمام سے نکلنے کے بعد اپنے دونوں پیروں کو ٹھنڈے پانی سے دھونا' زکام سے محفوظ رکھتا ہے)

صداع کے لفظی معنی سر درد ہیں لیکن عام بول چال میں صداع سے مراد سر درد اور زکام لیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ زکام میں بھی مفید ہے۔

کچھ متعدی بیماریاں ناک کے ذریعہ پھیلتی ہیں۔ ان سب سے بچاؤ کے طریقے یکساں ہیں۔ چونکہ یہ مریض کی سانس سے پھیلتی ہیں۔ اس لئے سانس کی ہوا سے دور رہنا ایک یقینی بچاؤ ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کلم المجنوم و بنیک و بینہ قدر رمح لو رمحین۔

(ابن السنی۔ ابو نعیم)

(جب تم کسی کوڑھی سے بات کرو تو اپنے اور اس کے درمیان 2 - 1 تیر کے برابر فاصلہ موجود رہے)

کے کچھ اجزا اس تیل کے ذریعہ جسم میں داخل ہو کر زکام سے بچاتے ہیں۔

زکام سے بچاؤ کے جدید طریقوں کا جائزہ لینے کے بعد یہ دلچسپ انکشاف ہوتا ہے کہ طب جدید اس کو روکنے کے قابل نہیں اس کے مقابلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے محفوظ رہنے کے متعدد نسخے عطا فرمائے ہیں۔ ان میں سے ہر نسخہ مفید اور موثر ہے۔

علاج

زکام ایک عام بیماری ہے۔ اس لئے لوگ اس کے علاج میں اپنے طور پر کافی محنت کرتے آئے ہیں۔ عام حالات میں یہ گھریلو نسخے استعمال ہوتے ہیں۔

- گرم ریت میں چنے بھون کر ان کی بھاپ لی جاتی ہے گرم گرم چنے رومال میں رکھ کر ان کو سونگھا جاتا ہے۔
- Egg Philip ایک مشہور نسخہ ہے۔ جس میں گرم دودھ میں کچا انڈا۔ برانڈی اور شہد ملا کر پیا جاتا ہے۔ اس نسخہ میں برانڈی کے مضر اثرات زیادہ ہیں۔
- دودھ میں کھجوریں' کشمش' چاروں مغز' بادام' ناریل ملا کر پکایا جاتا ہے اس مرکب میں پیتے وقت مکھن ملایا جاتا ہے۔
- سوجی کے حلوہ میں خشخاش بھون کر کھایا جاتا ہے۔
- سوجی کے حلوہ میں پوست کا پانی ملا کر کھایا جاتا ہے۔
- سبز چائے کے قہوہ میں بادیان خطائی' الائچی سبز' کے ساتھ دار چینی ابال کر بڑا مقبول مشروب ہے۔ چائے کے ساتھ دار چینی کا رواج یوروپ میں بھی ہے اسے Cinnamon Tea کہتے ہیں۔
- بادام' چاروں مغز' کالی مرچ ملا کر گھوٹا جاتا ہے اس میں دودھ ملا کر خوب گرم کیا

الرجی کے عنوان سے ملنے والی تمام Anti Histaminics زکام کے علاج میں استعمال ہوتی ہیں۔

کھانسی کے تمام شربت الرجی کو روکنے والی دوویہ سے بنتے ہیں۔ اس لئے کھانسی کا ہر شربت زکام میں دیا جاتا ہے۔

پرانے ڈاکٹر مچھلی کا تیل زیادہ پسند کرتے تھے اور یہ حقیقت ہے کہ مچھلی کا تیل زکام کو روکنے اور اس کی شدت کو کم کرنے میں لاجواب تھا۔ اب اُس کو لکھنا فیشن نہیں رہا اور نخرے باز مریض اس کی بو کو ناپسند کرتے ہیں اور بدقسمتی یہ کہ اسے درآمد کرنے والوں نے اس کی قیمت افسوس ناک کر دی ہے۔ 10 روپے میں ملنے والی شیشی اب 125 روپے کی ہے۔

زکام کے علاج کے سلسلہ میں برانڈی کو بڑی شہرت رہی ہے۔ گرم پانی میں برانڈی ملا کر یا برانڈی کو گرم کر کے دینے کا رواج رہا ہے۔ برانڈی سے تکلیف میں فوری کمی آ جاتی ہے۔ لیکن یہ بیماری میں اضافہ کا باعث ہوتی ہے۔ نالیوں میں سوزش کی وجہ سے دوسری بیماریوں کے جراثیم حملہ آور ہو سکتے ہیں۔ برانڈی چونکہ جسم کی قوت مدافعت کو کم کرتی ہے۔ اس لئے برانڈی کے استعمال کے بعد بیماری لمبی اور پیچیدگیوں کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

طب یونانی

اطباء قدیم نے زکام کو نزلہ گرم اور نزلہ سرد کی قسموں میں بیان کیا ہے۔

نزلہ گرم میں آنکھیں اور رخسار سرخ ہوتے ہیں۔ خارج ہونے والی رطوبت گاڑھی اور تیز ہوتی ہے۔ ناک' گلا اور سینہ میں جلن محسوس ہوتی ہے۔

نزلہ سرد میں جسم سرد ہوتا ہے۔ گرمی اور سوزش محسوس نہیں ہوتے۔ بہنے والا مادہ کبھی گاڑھا اور کبھی پتلا ہوتا ہے' لیکن اس میں تیزی نہیں ہوتی۔

کو 2 تولہ شربت بنفشہ ملا کر پلائیں۔

اس سلسلہ میں ایک جوشاندہ مشہور ہے۔

بہی دانہ	عناب	پستان
3 ماشہ	5 دانہ	9 دانہ

تخم خطمی	گاؤزبان	گوند کیکر	گوند کتیرا
2 ماشہ	2 ماشہ	1 ماشہ	1 ماشہ

ان کو پانی میں جوش دے کر اس کو خمیرہ خشخاش ایک تولہ یا شربت بنفشہ 2 تولہ کے ہمراہ دیں۔

نزلہ بارد کے لئے یہ جوشاندہ بڑا مقبول ہے۔

گل بنفشہ	تخم خطمی	تخم خبازی	گاؤزبان	عناب	مصری
7 ماشہ	7 ماشہ	7 ماشہ	5 ماشہ	5 دانہ	2 تولہ

پانی میں جوش دے کر خمیرہ گاؤزبان عنبری 7 ماشہ کے ہمراہ دیں۔

انفلوئنزا

گل بنفشہ	گل نیلوفر	خاکسی (پوٹلی میں باندھ کر)
7 ماشہ	7 ماشہ	5 ماشہ

بہی دانہ	عناب	سپستان
3 ماشہ	5 دانہ	9 دانہ

کو بیس تولہ پانی میں جوش دے کر شہد مغز کدو اور شیرہ تخم کاہو 3 ماشہ ملا کر شربت نیلو فر 2 تولہ کے ہمراہ صبح، شام پلائیں۔

نزلہ تریاق ایک مفید دوائی ہے۔ اس کے علاوہ خمیرہ خشخاش، لعوق سپستان، برشعشا

مشہور دوائیاں ہیں۔ طب یونانی میں اچھی دوائیں ہونے کے باوجود زکام کے علاج میں منشیات کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ مغزیات میں بادام، چلنوزہ، چاروں مغز زیادہ پسندیدہ ہیں۔

طب نبوی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکام سے محفوظ رہنے کے قابل عمل اور کارآمد طریقے عطا فرمائے۔

حضرت انس بن مالکؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

علیکم بالمرزنجوش فانه جید للخشام

(ذھبی۔ ابن القیم)

(تمہارے لئے مرزنجوش موجود ہے۔ یہ زکام کیلئے بڑی موثر دوائی ہے)

محدثین نے بیان کیا ہے کہ مرزنجوش کے درخت کے پتے سونگھنے سے بھی ناک میں جما ہوا نزلہ نکل جاتا ہے۔ یہ ناک کو کھولتے ہی نہیں بلکہ اس کی جھلیوں کی ورم اتار دیتے ہیں۔ یہ ایسے پائے کا دافع اورام ہے کہ پرانی دردوں پر اس کا لیپ کریں تو سوجن اتر جاتی ہے۔ اس کے پتوں کو کوٹ کر چوٹوں کے نیل پر لگایا جائے تو ورم اتارنے کے ساتھ نیل کو بھی ختم کر دیتے ہیں۔

اس کے پتوں کو پانی میں پکا کر یہ جوشاندہ شہد ملا کر پلایا جائے تو کھانسی اور زکام ختم ہو جاتے ہیں۔

مرزنجوش ایک خوشبودار درخت ہے جسے اردو میں مروا۔ ہندی میں سترا اور علم نباتات میں ORIGANUM MAJORANA کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ہومیوپیتھک

ORTHOPNOEA کہلاتی ہے۔

ہمارا موجودہ موضوع پھیپھڑوں کی نالیوں میں انقباض کی وجہ سے پیدا ہونے والی سانس کی تکلیف ہے جسے BRONCHIAL ASTHMA کہتے ہیں۔ چونکہ اس میں سانس میں تکلیف ہوتی ہے اس لئے اسے "ضیق النفس" بھی کہتے ہیں۔ مگر یہ اصطلاح یہ واضح نہیں کرتی کہ سانس میں تکلیف دل کی وجہ سے ہے یا پھیپھڑوں میں رکاوٹ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ عربی میں اسے ربو کہتے ہیں۔

بیماری کی ماہیت

پھیپھڑوں میں سانس کی نالیاں درختوں کی طرح پھیل کر بھری پڑی ہیں۔ پہلی بڑی نالی کے ذریعہ ناک اور گلے سے ہوا جب نیچے جاتی ہے تو یہ نالی دو حصوں میں تقسیم ہو کر دائیں اور بائیں پھیپھڑوں کو علیحدہ علیحدہ چلی جاتی ہے۔ آگے جا کر ہر نالی شاخیں بناتی ہوئی آخر میں ایک تھیلی کی صورت میں ختم ہوتی ہے۔ جسم کا گندا خون ان تھیلیوں سے مسلسل گزرتا رہتا ہے۔ گندے خون سے کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس نکل کر باہر جانے والی سانس کے ساتھ نکل جاتی ہے اور اندر آنے والے سانس کے ذریعہ آکسیجن نالیوں کے راستے خون میں داخل ہو جاتی ہے۔ خون کی صفائی کا عمل پھیپھڑوں میں نالیوں کے آخر میں واقع تھیلیوں کے ذریعہ انجام پاتا ہے۔

دمہ کی وجہ سے نالیوں میں ورم آجاتا ہے۔ ہر نالی میں عضلات کے ساتھ اندر کی طرف لعاب دار جھلی لگی ہوتی ہے۔ سب سے پہلے ورم اس جھلی میں آتا ہے اور اس کے ساتھ عضلات بھی سکڑ کر نالی کو تنگ کر دیتے ہیں۔ اگرچہ اس بیماری کے متعدد اسباب ہیں مگر ان سے قطع نظر جھلیوں میں ورم کی نوعیت عام سوزش کی مانند ہوتی ہے۔ جو کہ ناک سے لے کر گلا اور سانس کی تمام نالیوں میں پھیل جاتی ہے اسی سے

ESR = 32 mm Ist hour

Sd/Muhammad Arif

یہ رپورٹ بتاتی ہے کہ خون میں EOSINOPHILS کی تعداد اعتدال سے بڑھ گئی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جسم کے کسی حصہ میں دیدان جاگزین ہیں۔ جیسے کہ پیٹ میں کیڑے یا پھپھوندی کی وجہ سے پھیپھڑوں میں سوزش جسے FUNGAL SPORES کی وجہ سے قرار دیا جاتا ہے۔ ان تمام بیماریوں میں خون میں سفید دانوں کی قسم Eosinophils میں اضافہ 24 - 20 فیصدی تک جا سکتا ہے اور ساتھ ہی دمہ کے شدید دورے پڑ سکتے ہیں۔

لاہور میں علم طب کے ایک بڑے محترم استاد خان بہادر ڈاکٹر محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ ہوا کرتے تھے۔ ان کو دمہ کی شکایت ہوگئی' میڈیکل کالج میں سینہ امراض کی ایک خصوصی کانفرنس میں دوسروں کو سکھانے کے لئے انہوں نے اپنی بیماری کے کوائف سناتے ہوئے فرمایا!

میری سانس کی تکلیف اتنی بڑھ گئی تھی کہ میرے دونوں بیٹے (جو کہ ڈاکٹر تھے) سارا دن میری ٹانگ میں ADRENALINE کی سوئی ڈالے بیٹھے رہتے تھے۔ دمہ کے دورے پڑتے ہی جاتے تھے۔ اس دوران ایک ڈاکٹر دوست کسی کانفرنس میں شرکت کے لئے انگلستان گئے۔ وہ اپنے ساتھ میری بیماری کی روئداد اور لیبارٹری کی رپورٹیں لے گئے۔

انہوں نے انگلستان کے ماہر ڈاکٹروں سے ڈاکٹر یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیماری کے بارے میں مشورہ کیا۔ ان سے مشاورت کے بعد ڈاکٹر صاحب نے لاہور یہ ایکسپریس ٹیلی گرام دیا۔

"TREAT TROPICAL EOSINOPHILIA"

انگریز ڈاکٹروں نے ان کے خون میں سفید دانوں کے تناسب میں تبدیلی سے ایک بیماری

ہوتا ہے جسے DE-SENSITISATION کہتے ہیں۔

جہاں تک بیان کا تعلق ہے مسئلہ یقینی اور قطعی نظر آتا ہے لیکن انجام ایسا نہیں۔ ہم نے بہت کم لوگوں کو پورا کورس مکمل کرنے کے بعد مکمل طور پر صحت یاب ہوتے دیکھا ہے۔

De Sensitisation کا عمل طویل ہونے اور اس کی افادیت مشتبہ ہونے کی وجہ سے لوگ الرجی کا علاج گولیوں اور ٹیکوں اور خاص طور پر کورٹی سون سے کرتے ہیں۔

TROPICAL EOSINOPHILIA

سب سے پہلے مریض کا پاخانہ ٹیسٹ کیا جائے، اکثر اوقات اس میں مختلف قسم کے دیدان ہو سکتے ہیں۔ جن کے لئے مناسب ادویہ دے کر ان کو ختم کر دیا جائے۔ اس میں اکثر بخار بھی ہوتا ہے مریض کو کمزوری زیادہ محسوس ہوتی ہے اور ایکسرے پر کچھ بھی نظر نہیں آتا۔

پرانے استاد اس کے علاج میں سنکھیا کے وریدی انجکشن NAB 0.3 gm ہفتہ وار دیا کرتے تھے اکثر فائدہ ہو جاتا تھا لیکن مشکل یہ تھی کہ سنکھیا کے اپنے برے اثرات بے شمار تھے۔ یہ علاج عام ڈاکٹر کے بس کی بات نہ تھی۔ پھر ان کی جگہ CARBARSONE اور ACETYL ARSONE کی گولیاں آگئیں۔ دو گولیاں روزانہ ایک ماہ تک دی جاتی ہیں۔

حال ہی میں DIETHYLCAR BAMAZINE کی ایک قسم BANOCIDE کے نام سے آئی ہے یہ دوائی اس بیماری کے لئے خصوصی طور پر مشہور ہے۔ مفید ہونے کے علاوہ برے اثرات سے پاک ہے۔

اکثر مریضوں کو فائدہ ہوتا ہے، لیکن کچھ عرصہ بعد دمہ کے دورے پھر سے شروع

4- سانس کی نالیوں کو کھولنے والی ادویہ میں سے

EPHIDRIN - ADRENALINE

مقبول ہیں۔ ان کا ٹیکہ جلد کے نیچے لگایا جاتا ہے۔

SALBUTAMOL کا ٹیکہ مفید ہے' AMINO PHYLLIN اگر آہستہ آہستہ ورید میں دیا جائے تو زیادہ پسندیدہ ہے۔

5- اگر بخار ہو تو جراثیم کش ادویہ کا ٹیکہ لگایا جائے۔

ان ہدایات پر عمل کی بہترین جگہ ہسپتال ہے۔ جہاں پر تمام چیزیں موجود ہوں گی اور اگر ضرورت پڑے تو' سانس دلانے کے لئے نالیاں ڈالی جا سکتی ہیں۔

طب یونانی

ہمارے ملک کی قدیم طب دمہ کے علاج' کھانسی کو درست کرنے اور نالیوں سے چپکی ہوئی بلغم نکالنے کے لئے مفید اور زود اثر ادویہ سے مالا مال ہے۔ افسوس ہے کہ اس علم کو جاننے والوں کی اکثریت اپنی ادویہ کے اثرات سے ناواقف رہی ہے۔ جوشاندہ ایک قدیم اور مشہور نسخہ ہے۔ لیکن طب کی اکثر کتابوں میں جوشاندہ کے سلسلے میں جو ادویہ تجویز کی گئی ہیں وہ عجیب و غریب ہیں۔ ہم نے علم طب کے ایک جید استاد حکیم کبیر الدین مرحوم کی بیاض کبیر سے استفادہ کرنے کی کوشش کی۔ دمہ کے لئے تجویز کرتے ہیں۔

1- گاؤزبان	(5 ماشہ)	گل گاؤزبان	(5 ماشہ)
عناب	(5 ماشہ)	ابریشم مقرض	(3 ماشہ)
آرد گندم	(5 ماشہ)		

ان کو پانی میں ملا کر خوب ابال کر جوشاندہ بنایا جائے' چھان کر مریض کو صبح' شام پلایا

کے سلسلہ میں جو کچھ بھی دیا جاتا ہے وہ خون کے ذریعہ پھیپھڑوں میں جاتا ہے۔ جبکہ دھونی کے ذریعہ دھواں سانس کی نالیوں میں براہ راست جا کر نالیوں کے ورم کو کم کرتا اور ان میں موجود جراثیم کو ہلاک کر دیتا ہے۔ حب الرشاد سانس کی نالیوں کو کھولتی ہے۔ لوبان بھی نالیوں کی سکڑن کو دور کرتا ہے۔

دمہ کے مریضوں کیلئے صعتر فارسی' مرکی' حب الرشاد اور لوبان میں سے کوئی دو یا تمام ادویہ کی گھر میں دھونی دینا بیماری کی شدت کو کم کرتی ہے۔ اور گھروں کو کیڑوں مکوڑوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

حب الرشاد کے پتوں کا قہوہ LEMON GRASS کے نام سے مقبولیت پکڑ رہا ہے۔ یہ نالیوں کو کھولنے کے علاوہ وزن کو کم کرنے میں بھی بڑا مفید ہے۔

دمہ کا عملی علاج

طب نبوی سے میسر آنے والے تحائف کے تفصیلی تذکرہ سے یہ واضح ہو گیا کہ اس متبرک ذریعہ سے اس بیماری کے علاج کے لئے حاصل ہونے والی مفید ادویہ کی ایک کثیر تعداد میسر ہے۔ جن میں سے وقت' ضرورت اور مریض کی حالت کے مطابق انتخاب کیا جا سکتا ہے۔

ہم نے پچھلے پندرہ سالوں میں اپنے مریضوں کے لئے جو علاج کئے ان کو نسخہ کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ ترکیب سمجھ میں آ سکے۔

(1) نہار منہ اور دن میں 5 - 3 مرتبہ ابلتے پانی میں بڑا چمچہ شہد۔
(پانی حسب طلب' لیکن اسے چائے کی طرح گرم گرم پیا جائے)

(2) سوتے وقت زیتون کے تیل کا بڑا چمچہ (یہ تیل سپین کا بنا ہوا نہ ہو)

(3) ہر کھانے کے بعد 3 دانے خشک انجیر۔

پہنچائے گئے ہیں۔ جو کہ سینہ کے اندر کے مسائل کے لئے شفاء کا ذریعہ ہیں)

سینہ کے اندر کی چیزیں ایک وسیع صورت حال ہے۔ اس سے مراد دل اور پھیپھڑوں کی بیماریاں بھی ہو سکتی ہیں اور ذہنی مسائل بھی لئے جا سکتے ہیں۔ یعنی قرآن مجید دل کی بیماریوں اور سانس کی تکالیف کو حل کرنے کے علاوہ گھبراہٹ' اضطراب اور وسوسوں کا علاج کرنے پر بھی قادر ہے۔

سینے کے مسائل کا حل کرنے کے دعوی کے بعد نفسیاتی اسباب سے دمہ کے کسی مریض کے لئے ماہر نفسیات کے پاس جانے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اسے قرآن مجید سے ہی مکمل اطمینان اور شفا میسر آ سکتی ہے۔ نفسیاتی اسباب سے سینہ میں گھٹن کا تذکرہ قرآن مجید نے خود فرمایا ہے۔

ولقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون۔ فسبح بحمد ربک وکن من الساجدین۔ واُعبد ربک حتی یاتیک الیقین۔

(الحجر- 99-97)

(یہ بات ہمارے علم میں ہے کہ لوگوں کی باتوں سے تمہارے سینے میں گھٹن پیدا ہوتی ہے۔ تم خدا کی پاکیزگی بیان کرتے اور اس کی عبادت کرنے والوں میں شامل رہنا۔ اپنے رب کی عبادت اس طرح کرنا کہ تمہیں یقین ہو کر وہ تمہاری اس گھٹن کو دور کر دے گا)

ہم کو اس آیت کریمہ کے فوائد کے بارے میں ایک بزرگ نے بتایا کہ یہ سینہ سے گھٹن کو دور کرنے میں کمال کی چیز ہے۔ ان کے اپنے بیٹے کو دل کا دورہ پڑا تو انہوں نے صبح' شام اسی کو پڑھ کر دم کیا۔ لڑکا چند دنوں میں ٹھیک ہو گیا۔

ہم نے پچھلے پندرہ سالوں میں اپنے ہزاروں مریضوں کو دمہ اور دل کے دورے

سہرا روسی سائنس دانوں پر باندھتے تھے۔ انہوں نے ٹیلیفون سے لیکر ہوائی جہاز تک کے روسی موجد متعین کر رکھے تھے۔ اسی طرح بھارتی پنڈت ایٹم بم کو بھی ہندو دیو مالا کے پر مانو بم' کی شکل قرار دے کر اپنے مذہب کو زمانے سے ہم آہنگ قرار دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں ان کا تازہ ترین شاہکار تپ دق کی تاریخ ہے۔ ایک ودوان کا دعوی ہے کہ 2500 سال پہلے "یجر وید" میں تپ دق کا تذکرہ موجود ہے اور آیور ویدک طب میں اس کا باقاعدہ علاج بھی موجود ہے۔

موجودہ زمانے تک کسی وید کو دق کا کامیاب علاج کرتے تو دیکھا نہیں گیا۔ البتہ کمزوری کے مارے ان مظلوموں کو ہڑتال۔ سنکھیا اور گندھک کے کشتے کھلا کر بیماری کو اس کے انجام پر لاتے ضرور دیکھا گیا ہے۔

چین کی قدیم طب آج بھی ہر طرح سے جامع اور مفید ہے۔ 3000 سال قبل مسیح کے چینی تذکروں میں پھیپھڑوں کی کھانسی اور بخار کے تذکرے ملتے ہیں۔ جن سے تپ دق مراد لی جا سکتی ہے۔

یونان کے فلسفی اطباء میں بقراط صحیح معنوں میں طب کے علم کا بانی اور جسم انسانی کے مطالعہ سے لے کر بیماریوں کے علاج میں ہر جگہ شاندار کمالات کی شہرت رکھتا تھا۔ اس نے 430 ق۔م میں تپ دق کی باقاعدہ تشخیص کرتے ہوئے اسے PTHISIS کا نام دیا جس کا مطلب ایک ایسی گلتی سے ہے جو جسم کو سکیڑتی اور اسے گلا دیتی ہے۔

بقراط کا خیال تھا کہ پھیپھڑوں میں زخم پیدا کرنے کے بعد یہ بخار پیدا کرتی ہے اور ایک ایسی مہلک بیماری ہے جس سے زیادہ خطرناک کوئی چیز نہیں ہوتی۔ اس کی رائے میں یہ 18 سے 35 سال کی عمر کے درمیان ہوتی ہے اور جان لے کر ہی ٹلتی ہے۔ اس کے خیال میں مریض کی حالت کو خراب کرنے میں اسہال کو زیادہ دخل ہے جبکہ کھانسی دوپہر اور آدھی رات کو زیادہ ہوتی ہے۔

ڈاکٹر کو علاج کا موقعہ دیا۔

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بیماری اور ان کی وفات کا تجزیہ کریں تو صاف نظر آتا ہے کہ انہوں نے اپنی جان پاکستان حاصل کرنے کیلئے قربان کر دی۔ وہ سوئٹزر لینڈ کے کسی سینی ٹوریم میں سال بھر آرام اور علاج کیلئے بسر کرنے کی حیثیت رکھتے تھے۔ لیکن انہوں نے قوم کو اس کا مقصد دلوانے کیلئے اپنی جان دے دی۔ میری رائے میں وہ ملک و قوم کیلئے شہید ہوئے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی دھرم پتنی کملا کو اپنے پارسی سیکرٹری فیروز گاندھی کی ہمراہی میں سوئٹزر لینڈ بھیج دیا۔ کملا نہرو تو بچ نہ سکیں لیکن فیروز گاندھی نے کملا کی بیٹی اندرا گاندھی سے شادی کر لی۔ اسی ہندو ماں اور پارسی باپ کی اولاد راجیو گاندھی پیدا ہوئے۔

رسالہ "ساقی" دہلی کے مدیر شاہد احمد دہلوی مرحوم صاحب طرز ادیب اور شاستری سنگیت کے استادوں میں سے تھے۔ ان کی دوستی اجمیر ہائی کورٹ کے جج جسٹس مرزا عظیم بیگ چغتائی سے تھی۔ مرزا صاحب اردو ادب کے منفرد ادیب اور مزاحیہ ادب کے تاجدار مرزا عظیم بیگ چغتائی کے نام سے معروف تھے۔ انہی کی دلچسپی سے ہندوستان کا پہلا سینی ٹوریم اجمیر کے قریب قائم ہوا۔ شاہد احمد بیان کرتے ہیں۔

مرزا عظیم بیگ چغتائی تپ دق کا شکار ہوگئے۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ یہ بیماری متعدی ہے تو انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ بیگم چغتائی ایک وفادار، مخلص اور خدمت گزار خاتون تھیں۔ وہ جانتی تھیں کہ ان کے میاں نے ان کو بیماری سے بچانے کیلئے طلاق دی ہے۔ اس لئے انہوں نے خاوند کا گھر چھوڑنے سے انکار کر دیا، لیکن ان کے عزیزوں نے ایسے قیام کو بے غیرتی قرار دے کر میکے پہنچا دیا۔

مرزا عظیم بیگ نے اپنی رفیقہ حیات کو بیماری سے بچانے کے لئے اسے اپنے آپ

تپ دق کے جراثیم کسی جگہ کو گلا کر وہاں پیپ پیدا کر کے پھوڑا بنا سکتے ہیں ان کے پھوڑے کو COLD ABCESS کہتے ہیں۔ کیونکہ دوسرے پھوڑوں کی طرح اس میں گرمائش نہیں ہوتی۔ اس کا درجہ حرارت باقی جسم کی طرح بلکہ اس سے بھی کم ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو ٹھنڈا پھوڑا کہتے ہیں۔

آج کا کوئی بھی سرجن اس بڑے پھوڑے کو کھول دیتا ہے کیونکہ پیپ کی اتنی مقدار کو اندر اندر خشک نہیں کیا جاسکتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت سرجری کے جدید ترین اصولوں کے مطابق تھی۔ قرآن مجید واضح کرتا ہے کہ ان کو ہر وہ علم سکھا دیا گیا تھا جو ان کو پہلے سے نہ آتا تھا۔ اس لئے ان کی سرجری کا مظاہرہ غلط نہیں ہو سکتا کیونکہ ان کو یہ علم علیم حکیم نے سکھایا تھا۔

تپ دق کے جراثیم کے جسم میں داخل ہونے سے بیماری کی علامات کے ظاہر ہونے کے درمیان ایک طویل عرصہ ہے۔ یہ چھ ماہ سے 3 - 2 سالوں تک ہو سکتا ہے' لیکن چھوٹے بچوں کو Acute Miliary Tuberculosis جلد ہوتی ہے۔ اور سوکھے ہوئے بچوں کو جلد ہی ختم کر دیتی ہے۔

بچوں کی شدید دق

بچہ پہلے سے کمزور ہوتا ہے۔ بیماری کے ساتھ سوکھا کی شکل نظر آتی ہے۔ ہلکا پھلکا بخار' اس میں کبھی کمی اور کبھی زیادتی آ جاتی ہے۔ جگر بڑھ جاتا ہے۔ سانس مشکل سے آتا ہے۔ آکسیجن کی کمی سے ہونٹ نیلے پڑ جاتے ہیں۔ خشک کھانسی زیادہ تنگ کرتی ہے۔ سر میں درد اور اعضاء میں اینٹھن دل کی رفتار بڑھ کر گھبراہٹ اور اختلاج قلب' آنکھوں میں داغ نظر آتے ہیں۔

اس صورت حال کے بعد گردن توڑ بخار کی سی کیفیت ہو سکتی ہے۔ پھیپھڑوں

پوڈر کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

7- بھوک اگر کم ہو تو ہر تین گھنٹوں کے بعد کچھ کھلا دیا جائے۔ بازاری کھانے' مٹھائیاں اور ثقیل اشیاء سے پرہیز کیا جائے۔

8- صبح کا ناشتہ جلدی کیا جائے۔ رات کا کھانا بھی سونے سے دو گھنٹے پہلے دیا جائے۔ اگر مریض چل پھر سکتا ہے تو رات کے کھانے کے گھنٹہ بھر بعد چہل قدمی کرے۔

9- مریض اگر عورت ہے تو اسے بچہ نہ ہونا چاہئے۔

10- مسلمان مریض کی بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ اس لئے بیماری سے دہشت کی بجائے اسے اللہ کے ذکر اور دوسروں کی خیر خواہی میں صرف کیا جائے۔

11- بیمار کو نماز اور وضو میں بڑی مراعات ہیں۔ اس لئے وہ نماز ضرور پڑھے اپنے لئے اور دوسروں کیلئے دعا کرے کیونکہ اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اور تیمار داروں کو ثواب حاصل ہوتا ہے۔

تشخیص

تپ دق کی علامات بڑی واضح اور نمایاں ہیں۔ اگر کسی مریض میں ان میں سے اکثر موجود ہوں تو اسے دق کا مریض قرار دیا جا سکتا ہے۔ مگر اس فیصلہ میں چند ایک مشکلات ہیں۔ کچھ مریضوں میں علامات واضح نہیں ہوتیں۔ ان کو مسلسل بخار کی بجائے تھکن' کمزوری کے ساتھ معمولی کھانسی ہوتی ہے۔ سگریٹ پینے والوں میں کھانسی معمول کی بات ہے۔ ایسے میں تشخیص کیلئے اضافی عمل کی ضرورت پڑتی ہے۔

جب ایک دفعہ متعین کر لیا جائے کہ کسی شخص کو دق ہو گئی ہے تو علاج کی کامیابی اور پھیپھڑوں کے زخموں کے بھرنے کی رفتار کا جائزہ لینے کیلئے بھی چھاتی کے اندر کے حالات سے باخبر ہونا ضروری ہے جس کے لئے ایکسرے اور خون کا ESR معلومات

تپ دق کا ہر مریض پہلے سے دل برداشتہ اور پریشان ہوتا ہے۔ اس کے رنگ برنگے ٹیسٹ کروا کر اس کی اذیت میں اضافہ کرنا ظلم ہے۔ ڈاکٹر بلوچ نے تشخیص اپنی ذاتی صلاحیت سے کر دی۔ ایکسرے نے ان کی تشخیص کو درست قرار دیا۔ کیا یہ آسان کام دوسرے نہیں کر سکتے؟

علاج

تپ دق کا علاج ہمیشہ سے مشکل بات رہی ہے۔ طب یونانی میں سرطان زہر مہرہ خطائی۔ مرجان (مونگا) شربت اعجاز۔ شربت انجبار اور گدھی کے دودھ پر زور دیا جاتا رہا ہے جبکہ ڈاکٹر مچھلی کے تیل کو مختلف شکلوں میں دیتے آتے ہیں۔ ہسپتالوں میں مچھلی کے تیل کا ایک COD LIVER OIL EMULSION اس نسخہ سے تیار کرکے ہر مریض کو پلایا جاتا تھا۔

COD LIVER OIL(مچھلی کا تیل)	ONE DRACHM
PULV. ACACIA(کیکر کی گوند)ARABICA	15 GRAINS
WATER TO MAKE	ONE OUNCE

اکثر ہسپتالوں میں یہ دوائی T.B. TONIC کے نام سے مستعمل تھی۔

مریض کے پھیپھڑوں میں زخم ہوتے ہیں۔ پھیپھڑے چونکہ ہر وقت پھیلتے اور سکڑتے رہتے ہیں۔ اس لئے ترکیب یہ نکالی گئی کہ باہر سے مصفا آکسیجن مریض کے پھیپھڑوں کو ملفوف کرنے والی جھلی کے اندر داخل کر دی جائے۔ اس گیس سے پھیپھڑوں کے زخموں پر دباؤ پڑے گا اور وہ ایک دوسرے کے قریب ہو کر بھر جائیں گے۔ اس عمل کو ARTIFICIAL PNEUMOTHORAX یا AP کہا جاتا تھا۔ پھیپھڑوں میں ہوا بھرنے کا عمل ہفتے میں کم از کم ایک مرتبہ اور بیماری کی شدت کے

ACUTE MILIARY TUBERECULOSIS تپ دق کی ایک شدید قسم

ہے۔ جو چھوٹے بچوں اور کمزور افراد پر بجلی بن کر گرتی ہے۔ اور چند دنوں میں ہلاک کر دیتی ہے۔ پروفیسر شہباز منیر راجہ صاحب نے اس کے لئے یہ علاج تجویز کیا ہے۔

(1) CAP . RIFAMPIAH 600mg

ایک کیپسول روزانہ صبح ناشتے سے پہلے (12 ماہ)

(2) TAB INH 100 mg.

تین گولیاں روزانہ صبح ناشتہ کے بعد (12 ماہ)

(3) TAB. ETHAMBOTOL 400.mg

تین گولیاں روزانہ (3 ماہ)

(4) TAB PZA - 500 mg

تین گولیاں روزانہ صبح ناشتے کے بعد (3 ماہ)

(5) DELTA CORTIL 5 mg tab

ابتدا میں ناشتہ کے بعد 8 گولیاں۔ روزانہ 4 ہفتہ

پھر ہر تیسرے دن ایک گولی کم کرتے جائیں

(6) SYRUP DIJEX M.P

دو بڑے چمچے صبح، شام، 3 ماہ رات سوتے وقت

(7) PYRIDOXIN tab

ایک گولی روزانہ

(بھوک نہ لگنے کی شکایت پر)

(8) PERIACTIN Syp

ایک چمچ صبح، دوپہر، شام

ے علاج میں پیپ نکالنا ایک ضروری امر ہوتا ہے۔ چھاتی کے اندر کے زخموں سے پیپ نکالنے کے عام طریقے کام نہیں دیتے۔

اس غرض کیلئے BRONCHOSCOPE گلے کے راستے اندر داخل کر کے سانس کی نالیوں کو براہ راست دیکھا جا سکتا ہے۔ بلغم نکالی جا سکتی ہے۔ پیپ خارج کی جا سکتی ہے اور تشخیص میں شبہ ہو تو وہاں سے کوئی ٹکڑا کاٹ کر باہر نکالا جا سکتا ہے۔ جس کو لیبارٹری سے ٹیسٹ کروا کر بیماری کی نوعیت کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔

زخم اگر پھیپھڑے کے باہر کی طرف ہوں تو چھاتی کی دیوار کے راستے ایک آلہ THORACOSCOPE ڈال کر پھوڑے کو صاف کیا جا سکتا ہے۔ اس کی آلائشیں دور کی جا سکتی ہیں۔ متاثر حصہ کا کوئی ٹکڑا نکال کر اس کو لیبارٹری سے ٹیسٹ کروایا جا سکتا ہے۔

ایک مریض کی BRONCHOSCOPY کی گئی اور سانس کی نالی سے جھلی کا ایک ٹکڑا کاٹ کر ٹیسٹ کیلئے لیبارٹری بھیجا گیا۔ اس کی یہ رپورٹ ملی۔

QURESHI PATHOLOGICAL LABORATORY
29-E-Noon Avenue, Muslim Town, Lahore.

HISTOPATHOLOGY REPORT — DATE 14-12-94

PATIENTS NAME RASHID AHMED — AGE\SEX 30 M

HISTORY & DIAGNOSIS
COUGH-PYREXIA

SOURCE OF SPECIMEN CHEST WARD, MAYO HOSP.

PHYSICIAN SUBMITTING SPECIMEN DR. Dr. ANWAR MIRZA

MICROSCOPIC DESCRIPTION
HISTOLOGICAL EXAMINATION REVEALS A SECTION OF LUNG WITH MULTIPLE CASEATING GRANULOMATA. THE GRANULOMATA CONTAIN TYPICAL LANGHAN'S TYPE GAINT CELLS. ON Z.N. STAINING' THE TISSUS REVEAL ACID FAST ORGANISMS IN GRANULOMATA-

MICROSCOPIC DIAGNOSIS
PULMONARY TUBERCULOSIS

EXAMINATION AND REPORT BY
PROF. DR. GHULAM RASUL QURESHI
M.B.B.S (PB.) (U.S.A)
FELLOW COLLEGE OF AMERICAN PATHOLOGISTS.
FELLOW AMERICAN SOCIETY OF CLINICAL PATHOLOGISTS.

سینی ٹوریم کا علاج

جرمن ڈاکٹر بریمر نے محسوس کیا کہ تپ دق کے مریض اگر کسی ٹھنڈی جگہ رکھے جائیں اور انہیں کھلی ہوا کے ساتھ متوازن غذا مہیا کی جائے تو ان کے تندرست ہونے کا امکان زیادہ ہے۔ اس نے 1859ء میں شیلیشیا کے پہاڑوں میں گر برڈروف کے گاؤں کے نزدیک ایک کھلا ہسپتال قائم کیا۔ جسے بعد میں سینی ٹوریم کا نام دیا گیا۔

امریکہ کے ڈاکٹر ایڈورڈ ٹروڈو کو تپ دق ہو گئی۔ اس نے تندرست ہونے کے بعد نیویارک کے علاقہ SARANACK LAKE میں 1884ء میں 25 سال کی عمر میں ایک سینی ٹوریم قائم کیا۔ اس ادارہ میں کام کرتے ہوئے اس کی اپنی بیماری بھی ٹھیک ہوئی اور دوسروں کو بھی فیض حاصل ہوا۔

ڈاکٹر بریمر اور ٹروڈو کی کامیابیوں سے یورپ اور امریکہ میں تپ دق کے علاج کیلئے سینی ٹوریم قائم ہونے شروع ہو گئے۔ امریکہ کی نیشنل کونسل برائے دق نے ان کو مفید قرار دیا اور کرسمس کے موقعہ پر پورے ملک میں TB ٹکٹ فروخت کئے۔ اور یہ سلسلہ ہر جگہ مقبول ہوا۔

ہندوستان کے دق سینی ٹوریم

امریکہ کی نیشنل کونسل برائے دق نے سینی ٹوریم جاری کرنے کیلئے کرسمس پر 50,000,00 ڈالر کا چندہ ٹکٹ فروخت کر کے حاصل کیا۔ ان کی پسندیدگی کے بعد جرمنی۔ ناروے۔ سویڈن وغیرہ یوروپی ممالک میں دق کے مریضوں کے لئے صحت افزا مقامات پر سینی ٹوریم قائم ہو گئے۔

اس کے جلد ہی بعد ہندوستان میں بھی سینی ٹوریم قائم ہوئے جو مخیر حضرات نے اپنے ذاتی سرمایہ سے قائم کئے۔ امرتسر میں رائے بہادر گوجر مل کیسرا دیوی سینی ٹوریم

LEFT AGAINST MEDICAL ADVICE

اس طرح ہسپتال کے ریکارڈ میں کبھی کسی کی موت کا اندراج نہ ہوتا۔ تقسیم ملک سے پہلے میو ہسپتال لاہور نے یہ شیلڈ دو مرتبہ جیتی۔ کیونکہ ان کے سب سے زیادہ مریض شفایاب ہوئے۔

خان بہادر ڈاکٹر سعید احمد خان نے گورنمنٹ ٹی بی سینی ٹوریم۔ ڈاڈر (مانسہرہ) اپنی نگرانی میں تعمیر کروایا اور برسوں اس کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ رہے۔ انہوں نے اپنے ایک رفیق کار کا حال یوں بیان فرمایا۔

ایک ڈاکٹر کو تپ دق ہوئی تو وہ علاج کے لئے مدراس کے مدناپلی سینی ٹوریم میں داخل ہو گیا۔ پھیپھڑوں کو سکیڑنے کے لئے انہوں نے ایک آپریشن کے ذریعہ ان کی چھ پسلیاں نکال دیں۔ چھاتی کی تکلیف میں کمی آ رہی تھی کہ جراثیم آلود تھوک نگلنے کی وجہ سے دق کا اثر آنتوں پر ہو گیا۔

مریض کو جب اسہال شروع ہوئے تو ڈاکٹروں نے محسوس کیا کہ اب یہ بچنے کے نہیں۔ اس لئے انہوں نے ان کو مختلف طریقوں سے ہسپتال سے بھگانے کی صورت بنانی شروع کی۔ ڈاکٹر صاحب سمجھ گئے کہ اب یہ لوگ علاج سے عاجز ہیں اور وہ یہ نہیں چاہتے کہ ان کا کوئی مریض ہسپتال میں مر کر ان کا ریکارڈ خراب کرے۔

ڈاکٹر صاحب نے مایوسی کے اسی عالم میں اپنے پروردگار سے فریاد کی جس نے ان کو خواب میں ایک دوائی' زیتون کا تیل اور الٹرا وائیلٹ شعاؤں کی بشارت دی۔ دوائی تو یہ بھول گئے (غالباً قسط ہو گی) اور زیتون کا تیل بازار سے منگوا کر ہر صبح سنگترے کے عرق میں ملا کر اس کے دو اونس پینا شروع کر دیا۔ ہسپتال والے الٹرا وائیلٹ کے حق میں نہ تھے۔ مگر ان کے اصرار پر وہ ان کو لگنی شروع ہو گئیں۔ دو ہفتے میں اسہال بند ہو گئے اور

ان الذلت الجنب سل

(ذات الجنب اصل میں دق اور سل ہے)

اور یہی کچھ جدید ترین تحقیقات کا نچوڑ ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دق کے علاج میں زیتون کا تیل' قسط الجری اور ورس کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ ایک روایت میں قسط یا ورس یا قسط اور ورس بھی ملتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایک ہی اثر کی دو دوائیں اگر جمع کر لی جائیں تو فائدہ بڑھ جاتا ہے جسے آج کی طب میں SYNERGISM کہتے ہیں - طب یونانی میں تو یہ بات اطباء کو عرصہ سے معلوم تھی اس لئے نسخوں میں ایک ہی اثر کی متعدد ادویہ شامل کی جاتی تھیں۔ ہومیو پیتھک طریقہ علاج کے قدردان ہمیشہ سے ایک دوائی کے قائل تھے مگر اب جرمنی اور امریکہ سے متعدد دوائیں ایسی آرہی ہیں جن میں کئی عناصر شامل ہوتے ہیں۔

زیتون کے تیل سے تپ دق کے شافی علاج کا واقعہ ہم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب کی زبانی عرض کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر سعید احمد خان گورنمنٹ ٹی بی سینی ٹوریم۔ ڈاڈر۔ ضلع مانسہرہ (سرحد) کے سالوں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ رہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے دق کے علاج کیلئے جب بھی نسخہ لکھا اس میں زیتون کا تیل ضرور شامل کیا اور کبھی ناکامی نہیں ہوئی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی اور ڈاکٹر سعید احمد صاحب کے مشاہدات کے بعد یہ نسخہ ترتیب دیا گیا۔

قسط الجری	100 گرام
شہد	50 گرام
روغن زیتون	50 گرام

جنگل میں لے جا کر جنگلی شہد اور ٹڈے کھلائے جس سے سپاہی تنومند ہو گئے اور انہوں نے دشمن کو شکست دے دی۔

قسط البحری کے ساتھ میتھی کی شمولیت کا جواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو اہم ارشادات سے حاصل ہے۔ قاسم بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ مروی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میتھی سے شفا حاصل کیا کرو۔ (ابن القیم)

اسی بات میں ایک حدیث کو محدثین نے مختلف انداز میں بیان کیا ہے۔

میری امت کے لوگ اگر میتھی کے فوائد کو صحیح طور پر جان لیں تو وہ سونے کے عوض تول کر لینے میں تردد نہ کریں۔ (محمد احمد ذہبی)

میتھی کی اتنی اہمیت کو جاننے کے بعد کرنل چوپڑا اور ند کارنی کی تحقیقات سے بھی یہی پتہ چلا کہ اب تک مچھلی کے تیل کے جن فوائد کا تذکرہ کرتے آئے ہیں وہ سب کے سب میتھی میں موجود ہیں۔ بلکہ میتھی اس سے اس لئے افضل ہے کہ اس میں دیگر اجزاء کے علاوہ وٹامن B - C بھی موجود ہیں جو کہ مچھلی کے تیل میں نہیں ہوتے۔

کھجور کو قرآن مجید نے کمزوری کے لئے بہترین قرار دیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زہروں کا تریاق بتایا ہے۔ اس لئے دق کے مریضوں کو اگر دواؤں کے ساتھ کھجور دی جائے تو اس سے توانائی میں اضافہ کے ساتھ بیماری میں بھی فائدہ ہو گا۔ دق کی اکثر علامات جراثیم کی زہروں کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ ان زہروں کا اثر کھجور زائل کر دے گی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا شادی سے پہلے بہت دبلی تھیں۔ جب دواؤں سے ان کا وزن نہ بڑھا تو ان کو کھجوریں اور کھیرے کھلائے گئے جس سے ان کے وزن میں اضافہ ہو گیا۔

دق کے علاج میں بیماری سے نجات کا ایک پیمانہ مریض کا وزن ہوتا ہے۔ ہسپتالوں میں ہر مریض کا باقاعدگی سے وزن کیا جاتا ہے اور اس کے چارٹ پر درج کیا

1- گیرو - سنگ جراحت - دم الاخوین - بسد سوختہ

ان میں سے ہر ایک ماشہ ماشہ لے کر پیس لیں۔ خمیرہ گاؤزبان یا خمیرہ خشخاش میں ملا کر کھلائیں اس کے ساتھ

بہی دانہ (3 ماشہ)

عناب (5 دانہ)

پستان (4 دانہ)

کو پانی میں ابال کر چھان کر مصری ملا کر پلائیں۔

بعض اطباء اولیں نسخہ میں

مرجان سوختہ (1 ماشہ)

سرطان سوختہ (1 ماشہ)

گوندببول (1 ماشہ)

گوند کیرا (1 ماشہ)

رب السوس (1 ماشہ)

بھی شامل کرتے ہیں۔

2- خون کی زیادتی کو روکنے کیلئے یہ نسخہ مفید ہے۔

تخم خرفہ 12 تولہ

نوشادور 6 ماشہ

کو مٹی کے برتن میں ڈال کر اس کا منہ ملتانی مٹی سے بند کریں۔ پھر اس کو ایک پہر تک جنگلی اوپلوں کی آگ دیں۔ باہر نکال کر اس سفوف کی چھ رتی شربت انجبار کے ہمراہ کھلائیں۔

3- گندھک آملہ سار۔ ایک ماشہ پیس کر شربت اعجاز دو تولہ یا خمیرہ خشخاش چھ

مصر کے زمانے میں طاعون کی وباء پھیلتی رہی ہے۔ ایک اندازہ کے مطابق یروشلم کی وباء میں 1,50,000 افراد ہلاک ہوئے اور یہ قبل از مسیح زمانے کی بات ہے۔ یونان کے دارالحکومت ایتھنز میں حضرت مسیح سے 430 سال قبل کی ایک وباء کا سراغ ملتا ہے۔ اٹلی میں روم اور اس کے گردونواح میں 264ء میں ایک زبردست وبا پھیلی جو جہاز رانوں کے ذریعہ دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی پھیل گئی۔

چودھویں صدی میں یوروپ اس وباء کی زد میں آیا اور یہ پورے براعظم میں پھیل گئی۔ 51 - 1334ء کے درمیان 4,5,,000 اشخاص ہلاک ہوگئے۔

لندن میں ایک وباء 1603ء میں شروع ہوئی جس نے بعد میں یوروپ کا سفر اختیار کیا اور 2,50,00,000 افراد ہلاک ہوئے۔ جبکہ لندن شہر میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد چار لاکھ سے زائد تھی۔ اس شہر کی خوش قسمتی سے اسی زمانے میں وہاں پر ایک بہت بڑی آگ لگ گئی۔ اس آگ میں آدھے سے زیادہ شہر جل کر خاک ہو گیا' لیکن اس کے ساتھ چوہے' پسو' گندگی کے ذخیرے بھی جل گئے اور پلیگ ختم ہوگئی۔ 1800ء کے بعد پوری دنیا میں خاموشی چھائی رہی اس کا جمود 1894ء میں ٹوٹا جب ہانگ کانگ میں طاعون پھیل گئی۔ چونکہ یہ ایک مصروف بندرگاہ تھی اور دنیا بھر سے جہاز آتے اور جاتے تھے اس لئے تھوڑے ہی عرصہ میں ملاحوں اور جہازی چوہوں کے ذریعہ یہ دنیا بھر میں پھیل گئی ہانگ کانگ کے بعد سب سے بڑی آبادی ہندوستان تھا جو فوری طور پر زد میں آگیا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس وباء میں 10,000,000 افراد ہلاک ہوئے جن میں زیادہ تر ہندوستان کے شہری تھے۔

حیرت کی بات ہے کہ ہانگ کانگ کی پلیگ ہندوستان میں تباہی مچاتی رہی' لیکن آسٹریلیا ہر مرحلہ پر آج تک محفوظ چلا آیا ہے۔

1947ء میں Edward Camus نے ایک ناول PLAGUE - 1947 لکھا۔

خون کو پتلا کرنے والی WARFARINE یا ENTU میں گندم کے دانے ملا کر ایک نسخہ تیار کیا جاتا ہے۔ پہلے یہ جرمنی کی بائیر کمپنی نے RACUMIN کے نام سے بنایا۔ اب MOSUL وغیرہ کے نام سے اور چیزیں آگئی ہیں۔ ان دانوں کو پلیٹ میں ڈال کر گھر کے کونوں میں رکھ دیا جاتا ہے۔ چوہے تجرباتی طور پر کسی ایک کونے سے کھاتے ہیں۔ جب ان میں سے کسی کو کچھ نہیں ہوتا تو دوسرے بھی اسی کونے سے کھانے لگتے ہیں۔ جب پلیٹ خالی ہو جائے تو اس کو پھر سے بھر دیا جاتا ہے۔ چوہے اس خوش ذائقہ (زہر ملی ہوئی) خوراک کو بار بار کھاتے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی لے آتے ہیں۔ تین چار مرتبہ کھانے کے بعد اس گھر کے تمام چوہے بیک وقت مرجاتے ہیں۔ زہر کے اثرات کی وجہ سے ان کو جب بے قراری ہوتی ہے تو وہ پانی پینے کیلئے باہر نکلتے اور مرجاتے ہیں۔ اس طرح ان کے بلوں سے لاشیں نکالنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

پسو تلف کرنا

چوہوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ان کو مکمل طور پر تلف کرنا ممکن نہیں۔ لاہور کی اکبری منڈی اور ریلوے سٹیشن پر مال گوداموں میں چوہوں کی تعداد گنتی سے زیادہ ہے۔ ان کی جسامت بلی کے برابر ہوتی ہے اور بلیوں اور لوگوں سے نہیں ڈرتے۔ ان کے لئے پنجرے بھی بیکار ہیں۔ چوہے ضرور کم کرنے چاہئیں لیکن زیادہ توجہ اگر پسوؤں پر دی جائے تو نتائج زیادہ اچھے نکلتے ہیں۔

1980ء میں حکومت پنجاب کے محکمہ صحت نے مجھے اطلاع دی کہ لاہور میں اچھرہ اور مزنگ کے علاقوں میں پسوؤں کی تعداد خطرے کی حد تک آگئی ہے۔

اصولی طور پر پوری توجہ چوہے مارنے پر دینی چاہئے تھی۔ میں نے

سمعتم به فلا تدخلوا علیه' و اذا وقع و انتم بها فلا تفر دا منہ۔

(مسلم)

(طاعون اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والا ایک عذاب ہے۔ جسے اس نے اپنے بعض بندوں پر نازل کیا۔

اس ارشاد مبارک میں پتے کی (جب تم کسی علاقہ میں اسکی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ اور اگر تم اس جگہ پہلے سے ہی موجود ہو تو پھر وہاں سے باہر مت نکلو) یہ اہم بات عطا فرمائی کہ تندرست آدمی وباء زدہ علاقہ میں جا کر خود کو خطرے میں نہ ڈالے اور اس کے برعکس جو وہاں رہ رہا ہے وہ وہاں سے باہر نہ نکلے۔ اس طرح بیماری ایک علاقہ تک محدود رہ جائے گی۔ یہ جدید قرنطینہ (Quarantine) کی بہترین شکل ہے۔ ہم نے اس بیماری کی تاریخ میں دیکھا کہ ایک جگہ وبا پڑی اور وہاں پر لوگ بلا روک ٹوک جاتے رہے اور بیماری دوسرے علاقوں میں پھیل گئی۔ ہانگ کانگ سے بمبئی کا فاصلہ 9000 میلوں سے زائد ہے' لیکن ایک مصروف بندرگاہ اور کاروباری مرکز ہونے کی وجہ سے لوگ وہاں کھلے بندوں آتے جاتے رہے اور 1895ء کی وباء وہاں سے نواحی علاقہ چین اور جزائر شرق الہند میں پھیلی اور وہاں سے بمبئی تک چلی گئی۔ دو کروڑ سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے۔ اس مبارک حدیث پر اگر عمل کیا جاتا تو ہانگ کانگ میں نقصان کرنے کے بعد وہ آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی۔ جب آگرہ میں وبا پڑی تو شہنشاہ جہانگیر نے اصل نکتہ کو سمجھے بغیر اس آفت زدہ شہر میں داخلے کو ممنوع قرار دے دیا۔ اور اس کے درباری بچ گئے۔

باہر سے آنے والوں کو ان کے اپنے مفاد میں یہ مشورہ دیا گیا کہ وہ آفت زدہ شہر میں داخل نہ ہوں جبکہ شہر والوں کو اپنے جراثیم کو دوسروں تک پہنچانے سے روکا گیا۔ اس ممانعت کو زیادہ زور دار الفاظ میں یوں بیان فرمایا گیا۔